ومن يتوكل على الله فهو حسبه

الحمد لله که از تصنیفات حقایق آگاه معرفت دستگاه مولوی شیخ محمد عبید الله دام الله فیوضه کتاب بے نظیر و بے مانند المسمّی به

تحفة الهند

بفقیر محمد هاشم علی بالفرمایش محب باوقار نیکوکار خلیق عجیب و نادر منشی محمد عبد القادر صاحب

مطبع هاشمی واقع میرٹھ طبع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر اوس پاک ذات کا کس زبان سی ادا ہوسکی کہ جسنی رنگارنگ خلقت کو پیدا کرکی آدمی کو سبسے اشرف بنایا
اور اوسکو روشن چراغ عقل کا ایسا عنایت فرمایا کہ جسکی وسیلہ سی حق کو ناحق سی جدا کرکی اپنی مالک کے معرفت
حاصل کری اور اگر اس نورانی چراغ کو گرد اور غبار خواہش نفسانی سی بچاکر اسکی روشنی مین طرح طرح کی دینون
اور مذہبون پر نظر کری اور غور اور فکر اور انصاف سی دیکھی تو بیشک جھوٹی دینون اور کھوٹی مذہبون سی بیزار
اور سچا دین حاصل کرکی مرضی پروردگار کا مطیع ہوجاوی اور چونکہ بسبب ہونی بنیاد انسان کی غفلت پر جدا ہونا
اس سچی موتی یعنی عقل کا تاریکی نفسانیت سی بہت مشکل ہے ہواسطی بموجب حکمت کاملہ اپنی کی حضرات انبیا
علیہم السلام کو سب کا مرشد اور راہ نما بناکر بھیجا تاکہ دین پاک کو سب گندی دینون سی جدا کرکی عام و خاص کو رہنمای
کرین اور ہر ایکو شرک اور کفر سی نکال کر مومن اور دیندار بناوین خصوصاً ہماری پیشوا سید المرسلین رحمۃ للعالمین
حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری جہان کی ہدایت کی لئی بھیجا کہ ہم سبکو باپ اور دادا کے
رسمون کے اندھیری سی نکال کر سیدھی راہ پر ہدایت کی اور مان باپ سی زیادہ مہربانی فرماکر ادنا اونا نفع اور نقصان
دین اور دنیا کا بتادیا قربان ہون اوس مربی مہربان کی نہ کوئی ایسا ہوا ہی نہو گا اللہم صل وسلم علیہ و علی آلہ و
ازواجہ واصحابہ اجمعین اسکی بعد کہتا ہی بندہ محمد عبید اللہ عفی عنہ متا منشی گوٹی مل متوطن قصبہ پایل کا کہ یہہ فقیر لڑکپن
مین اپنی باپ کے جیتی جی گرفتار دین بت پرستی کا تھا اتنی مین رحمت الٰہی نی ہاتھ پکڑکر کھینچا یعنی دین اسلام کے
خوبیان اور ہندوؤن کی دین کی قباحتین میری دل پر کھل گئین اور دل و جان سی دین اسلام کو اختیار کیا اور اپنی
آپ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان برداروں مین گن لیا اور پھر دوبارہ عقل خداداد نی مشورہ دیا

کہ

ہ دین اور مذہب کے تحقیق مین کہ ہمیشہ کا آرام یا ہمیشہ کا عذاب اسی پر موقوف ہی غفلت کرنا اور بی تحقیق صرف باپ
ور دادا کی رسم سی گمراہی کی جال مین پہنسی رہنا کمال نادانی ہی پس یہہ خیال کرکی مشہور اور رواجی دینون کا
حال دریافت کرنی لگا اور بدون رعایت کسی دین کے ہر مذہب مین فکر اور خوض کیا ہندون کی دین کو بخوبی تحقیق کیا
ور اونکی بڑی بڑی پنڈتون سی گفتگو کی اور دین نصاریٰ کی اعتقاد کو بخوبی معلوم کیا اور دین اسلام کے کتابین
بہی دیکہین اور عالمون سی بات چیت کی اور سب دینون کو بنظر انصاف بغیر لگاو کسی دینکی سوچا اور خوب چہانا
سب کو غلطی اور گمراہی پر پایا سوای دین اسلام کی کہ خوبی اسکی اچہی طرح ظاہر ہوگئی پیشوا اس دین کی جناب
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خوبیون اور اخلاق کی ساتہہ موصوف ہین کہ زبان اوسکی بیان سی
عاجز ہی اور اعتقادیات اور عبادات اور معاملات اور اخلاق جو اس دین کی اندر ہین جو کوئی معلوم کرتا ہی تہوڑے
جان لیتا ہی سبحان اللہ کیا ہی دین ہی کہ کوئی بات اسکی ایسی نہین ہی کہ جسمین معبود حقیقی کیطرف توجہ نہو الحاصل
اللہ کی عنایت سی حق او ناحق مانند دن اور رات اور اوجالی اور اندہیری کی جدا جدا ہوگیا ہر چند کہ بہت مدت
سی دل ساتہہ نور اسلام کی منور اور موہنہ ساتہہ کلمۂ شہادت کی معطر تہا لیکن نفس اور شیطان نی عیش و آرام
دنیای بی بنیاد کی زنجیرون مین جکڑ رکہا تہا اور مدت تک حال ظاہری رسوم کفر سی خراب رہا آخر جذبہ توفیق الٰہی
کا بزبان حال فرمانی لگا کہ اس گوہر بی بہا کو کب تلک پردہ کی صدف مین اور اس عطر راحت افزا کو کہان تک
حجاب کی صندوقچہ مین رکہی گا اس موتی کو گلی کا ہار بنانا ہی چاہئی اور اس عطر کی خوشبو سی فائدہ اوٹہانا
چاہئی اور علمای باطل نی بہی فتوا دیا کہ دین اسلام کو چہپانا اور لباس اور وضع کفار کا رکہنا جہنم کو پہنچاتا ہے
سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو چونسٹہہ ہجری مین دن مبارک عید الفطر کی آفتاب اسلام اس فقیر کا ابر حجاب سی نکلکر
جلوہ گر ہوا اور بہای مسلمانون کی ساتہہ عید کی نماز ادا کی فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ
اور مدت سی یہہ خیال تہا کہ واسطی فایدہ عام کی بیان حقیقت دین اسلام اور ملت ہنود مین کچہ لکہا جاوی کہ
جو کوئی صاحب عقل انصاف کے نظر سی دیکہی حق اور باطل اوسپر کہل جاوی سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو اڑسٹہہ ہجری
مین یہہ رسالہ مختصر مسمی بہ تحفۃ الہند تمام ہوا اور لودہیانہ کی چہاپہ خانہ مین چہاپا گیا لیکن چونکہ اسمین بعضی
الفاظ اور عبارات مشکل تہی اور ہر کسی کی سمجہہ مین نہ آتی تہی اور حالات عجیبہ بعضی بزرگون کی جیسی برادر مکرم
شیخ عبد القادر صاحب وغیرہ کہ بعد طبع اس رسالہ کی دولت اظہار اسلام کو پہنچی تہی اسمین درج کرنی منظور تہی
سو باشارہ بعضی یاران صمیمی مثل مولانا و اولانا جناب مولوی شیخ محمد حسین صاحب متوطن قصبہ بنت اور شفیق رفیق
جناب میر احمد صاحب متوطن پور قاضی اور جناب فیضمآب حافظ محمد اسمعیل صاحب متوطن قصبہ جہنجانہ وغیرہم کی اس کتاب کے

بعضی مشکلات کو آسان کرکی اور بعضی عبارات بدون فوت ہونی مطلب کے کم زیادہ کرکی اور بعضی مضمون اور قصی
عجائب کہ خوبی اونکی دیکہنی سی علاقہ رکہتی ہی اسمین شامل کرکی مطبع مصطفائی دہلی مین باہتمام مصدر اخلاق مجمع
اشفاق فرید عصر وحید زمان محمد حسین خان صاحب سلمہ الرحمن کہ علوم دین کی ترویج مین بہت مصروف رہتی
مین سنہ بارہ سو بہتر ہجری مین بار دیگر بہزار صحت مطبوع ہوا تہا جو کہ نسخے قلیل طبع ہوئے تہی اور طالب اوسکی کثیر
تہی بقول شخصی یک انار صد بیمار تب برادر محمد عبد القادر نی کہ جنکی اوصاف صفحہ ۱۴۴ مین مذکور ہین اپنی فرمایش سی مطبع ہاشمی
باہتمام محمد ہاشم علی کی سنہ ۱۲۷۷ ہجری مین بار سوم بہزار صحت الفاظ و حروف مطبوع کرایا اور یہہ رسالہ مرتب ہی چار باب اور ایک خاتمہ پر
پہلا باب اعتقاد کی بیان مین **دوسرا باب** عبادات مین **تیسرا باب** معاملات **چوتہا باب**
ہندون کی اعتراضون کی جواب مین **خاتمہ** بیچ بیان خوبیون دین اسلام کے اب دانایان صاحب شعور سی امیدوار
ہون کہ تعصب اور طرف داری کو ایکطرف کرکی بدون رعایت کسیکی اس کتاب مین غور اور فکر سی نظر کرین جب حقیقت
حال کہلجاوی تو حق کی قبول کرنی اور ناحق کی چہوڑنی مین دیر نفرماوین اور صرف باپ اور دادا کی پیروی سے
گمراہی کی جنگل مین آوارہ نرہین خیال کرنا چاہیئی کہ حق تعالی نی گوہر شب چراغ عقل کا آدمی کو صرف اپنی پہچان
کی لئی بخشا ہی تو اس صورت مین لازم ہی کہ دین کی اختیار کرنی مین کسیکی تقلید کا گرفتار نرہی بلکہ جسطرح دنیا
کی کامون مین کہ جلد فنا ہونیوالی ہی کمال فکر اور دور اندیشی کی ساتہہ کاروبار کرتا ہی اور جس صورت مین
تہوڑا سا نقصان اپنا جانتا ہی تو اوس صورت مین کسی اپنی اور بیگانی کی نہین سنتا ویسی ہی بلکہ زیادہ اوس
سی دین کی کامون مین بہی کہ اوسکا فائدہ ہمیشہ رہنی والا ہی نہایت تحقیق اور خوض بجالاوی اور اندہون
اور باولون کی طرح دین کی راہ مین نہ چلا جاوی مبادا کہ اس غفلت اور نادانی سی ہمیشہ کی عذاب مین گرفتار
ہووی ؎ غم دین خور کہ غم غم دین است ؛ ہمہ غمہا فروتر ازینست ؛ غم دنیا مخور کہ بیہودہ ست ؛ ہیچ کس
درجہان نیاسودہ ست ؛ اکثر ہندون کو کہتی سنا ہی کہ اپنا دہرم اگرچہ رائی سمان یعنی رائی کی دانہ برابر اور دوسرے
کا دہرم پربت سمان یعنی پہاڑ کی برابر ہو تب بہی اپنا دہرم نہ چہوڑنی لیکن تعجب یہہ ہی کہ یہہ قاعدہ صرف دین
اور دہرم کے مقدمہ مین جاری کرتی ہین اور دنیا کی اکثر کامون مین بزرگون کی پیروی کا خیال نہین ہوتا یعنی اگر کسیکا
باپ اور دادا مفلس اور خوار اور محتاج اور گمنام ہوئی تو اولاد کو ہرگز یہہ لحاظ نہین ہوتا کہ باپ اور دادا کی متابعت
کرکی دولتمندی اور نام آوری کو چہوڑ دین بلکہ جسطرح بن پڑی مال و دولت کی حاصل کرنی مین نہایت محنت اور
کوشش کرتی ہین اور دین کے امر مین ہرچند کہ اپنی مذہب کا ناحق ہونا اور دین اسلام کا حق ہونا سورج کیطرح روشن ہوجاوی
اوسوقت جہوٹا عذر بزرگونکی پیروی کا پیش لاتی ہین سبحان اللہ اس عقل و شعور کو کیا کہا چاہیے

اسکی کہ ان لوگون نی دنیا کو بڑی دولت اور عاقبت کو ناچیز سمجھہ رکہا ہی حال آنکہ موجب مذہب ہندون کے بہی بلکہ تمام دین والونکی نزدیک دنیا کا عیش و آرام عاقبت کی نعمتون کی آگی کچہہ حقیقت ہی نہین رکہتا ؎ دنیا ہجیست کار دنیا ہمہ ہیچ ۔ ای ہیچ ز بہر ہیچ در ہیچ مپیچ ۔ اللہ تعالی فرماتا ہی وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَـيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی اور یہہ دنیا کا جینا تو یہی ہی جی بہلانا اور کہیلنا اور پچہلا گہر جو ہی سو وہی ہی جینا اگر یہہ سمجہہ رکہتی ہون آور مطلب کے شروع سی پہلی کئی التماس بیچ خدمت دیکہنی والون اس رسالہ کی کرتا ہون **پہلا التماس** ہندون کی بزرگونکی روایات اور حکایات کہ ہر کتاب مین لکہی گئی ہین ایسی اور بہت قصی انکی پوتہیون مین موجود ہین یہان تہوڑی سی بطور نمونہ کی لکہی گئی لیکن وقت گفتگو اور مناظرہ کی بعضی ہندو بعضی اون حکایات سی صاف انکار کر جاتی ہین اور اکثر اہل اسلام کہ انکی کتابون سی واقف نہین ہین اونکی جواب مین چپ ہو جاتی ہین اسواسطی مناسب یہہ ہے کہ وقت گفتگو کی اول سر دفتر بدون اظہار قصد بحث او مناظرہ کی اون حکایات کو ہندو سی پوچہا جاوے تو صاف صاف سچ کہدینگی جب وی اقرار کر لین پہر جو گفتگو منظور ہی سو کرین اور اکثر ہندو کہ اپنی مذہب سے بہی واقف نہین ہین اسواسطی بہی اون باتون سی انکار کردیتی ہین **دوسرا التماس** جس جگہہ اس کتاب مین کوئی برا کام ہندو کے بزرگون کی نام منسوب ہے اوسپر یقین ہے نہ کر بیٹہین کیونکہ احتمال ہی کہ شاید انکی بزرگو مین بعضی اشخاص مقبول بارگاہ الہی کے ہون اور یہہ باتین کہ اونکی نسبت انکی پوتہیون مین لکہی ہین صرف جہوٹ ہون اور ہو سکتا ہی کہ اس ملک مین حق تعالی کیطرف سی بعضی انبیا بہی مبعوث ہوی ہون (بہیجی گئی ہون) لیکن بہر حال جبدن سے حضرت خاتم النبیین سید المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئی ہین پچہلی دین سب منسوخ ہو گئی **تیسرا التماس** جب کبہی ہندو سی دین کے بات مباحثہ کرنا منظور ہو تو اوسمین یہہ بات منظور نظر عالی رکہین کہ سچی دین کے حقیقت اور خوبی ظاہر ہو جاوے اور بہولا ہوا ہدایت پاوی اور مباحثہ سی کوئی غرض نفسانی یا الفلقہ زبانی منظور نہو اور گفتگو مین نرم کلامی کو اختیار کرین اور غصہ ظاہر نکرین بلکہ اگر دوسرا سخت کلام کری آپ صبر کرین اور اونکی بزرگون کو حقارت اور گالی گلوج سی یاد نکرین کہ اسمین کچہہ فائدہ نہین بلکہ کئی طرح کا ضرر متصور ہی **چوتہا التماس** اس کتاب مین بعضی فصلونکا مطلب موقوف ہی بعضی فصلون دوسری پر سو چاہئی کہ اول سی آخر تلک ترتیب وار اس کتاب کو سچی اعتقاد ملاحظہ فرماوین **پانچوان التماس** اکثر حکایات اور قصص کو مینی مختصر کرکی لکہا ہی تا کہ کتاب دراز نہو جاوے لیکن اصلی مطلب کو گم ہونی نہین دیا اسبات کو مد مقصد جانین **چہٹا التماس** غرض اس رسالہ کی تصنیف سے فقط ہندو مذہب کا رد ہی کا نہین ہے بلکہ واسطی فائدہ مسلمان بہائیونکی اکثر مسایل ضروری دین اسلام کی بہی اسمین بیان ہوجی ہین سو چاہئی کہ جو شخص اہل علم

اسکی مضمون سی واقف ہون دوسری مسلمانونکو کہ ان پڑہی ہین اسکی مضمون سی واقف کرین انشاء اللہ تعالی ثواب
عظیم پاوینگی اور اس کتاب مین ایسے عمدہ مسایل ضروری بیان ہوئی ہین کہ خوب اونکی دیکہنی سی تعلق رکہتی
ہی **ساتوان التماس** اس کتاب مین بعضی جگہہ پر واسطی ضیافت طبع ناظرین کی گفتگوی ظرافت امیز
بہی کی گئی ہی اس گستاخی کو معاف فرماوین اور جہان کہین حکایات ہنود مین بیان فسق وفجور وغیرہ کای
ایسی مضمون کو عورتون کی بہری مجلس مین نہ سناوین **آٹہوان التماس** درود شریف پڑہ کر اس مسکین کے
حق مین اور میری استادون اور دوستون اور ساری مسلمان مرد اور عورتون کی حق مین دعا فرماوین کہ
حق تعالی بطفیل حبیب اپنی کی دنیا اور اخرت کی عذاب سی محفوظ رکہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب کوئی
شخص اپنے بہائی مسلمان کی واسطی دعا کرتا ہی تو فرشتہ کہتا ہی کہ تیری واسطی بہی ایسا ہی ہو **مثنوی**
بماند سالہا این نظم وترتیب ٭ زما ہر ذرہ خاک افتد بجای ٭ غرض نقشی ست کز ما یاد ماند ٭ کہ ہستی را نمی
بینم بقای ٭ مگر صاحبدلی روزی برحمت ٭ کند در کار این مسکین دعای ٭ **نوان التماس** اس کتاب مین
اگر کہین خطا معلوم ہو اصلاح فرماوین **دسوان التماس** بر ظاہر ہی کہ دنیا مین اگر ہزارہا برس عمر پائی آخر ایک
دن ضرور دنیا کو چہوڑنا ہی پڑی گا سو سب بہای مسلمانونکو چاہیی کہ موت کو یاد رکہین اور آسایش جہان گذران کو
چہوڑین اور عاقبت کی سفر کا توشہ درست کرین اور اوقات اپنی بیچ ادای نماز وروزہ وغیرہ عبادات مالی وبدنی
اور بجاآوری تمام احکام شرع شریف کے خرچ کرین اور تلاوت قران شریف بامعنی اور مطالعہ کتب اور استماع وعظ
اور کثرت تسبیح اور استغفار اور درود مین مشغول رہین اور خدا کی مخلوق کو امر معروف ونہی منکر کرتی رہین اور
واسطی تہذیب اخلاق کے مضمون کتاب احیاء العلوم اور کیمیای سعادت ومنہاج العابدین وغیرہ پڑہتی سنتی رہین
اور اتباع سنت نبوی کو ہر چیز پر مقدم رکہین کہ اس برابر کوی دولت نہین خصوص اس زمانہ مین کہ اکثر لوگون نی سنت
کو بدعت اور بدعت کو سنت سمجہہ رکہا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ
أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ یعنی جو کوئی میری سنت کو مضبوط کر کی پکڑی جس وقت مین کہ میری امت بگڑ جاوی
تو اوس شخص کے لئی سو شہید کا ثواب ہی سو چاہیی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وعدہ کو سچا سمجہکر سب سنتون
کی زندہ کرنی مین خصوص رانڈونکی نکاح مین بہت سعی کیا کرین اور بہاجی وغیرہ رسوم بد شادی وغیرہ سی دور کرین
اور موت کو یاد رکہین اور جو علمای نفسانی اور طالب دنیا ہون اونکی بات پر اعتماد نرکہین اور اپنی دنیا کی سب کام مین
مثلا بیاہ شادی مرنی وغیرہ مین اتباع سنت نبوی کو ہاتہہ سی نچہوڑین اور جو رسم باپ وردادا کی سنت نبوی سی
ثابت نہو اوسکو ترک کرین اور حضرت کی اہلبیت اور اصحاب اور جمیع اولیاء اللہ اور تمام صلحا سی محبت رکہین والسلام علی

من

سن اتبع الہدی **باب پہلا اعتقاد کی بیان مین** اسمین اٹہہ فصلین ہین **فصل پہلے**

خدایتعالی کی پہچان مین ہم سب مسلمان اسبات پر یقین رکہتی ہین کہ پیدا کرنیوالا اور مالک ساری جہان کا ایک
ہی اللہ اوسکا نام پاک ہی کوئی اوسکا شریک نہین کیونکہ اگر کئی حاکم دنیا کی ہون تو جہان کا بندوبست بگڑجاوے
اور سب بڑائیان اور کمال اوسکو ہین اور وہ سب عیبون سی پاک ہی کیونکہ عیب والا لایق خدا ہونی کی نہین
ہوتا اور وہ کسی کام مین کسیکا محتاج نہین نہ کسی جن اور آدمی کا نہ کسی فرشتہ کا کیونکہ جو خود دوسری کا محتاج
ہو تو ساری جہان کا پیدا کرنا اور سبکے حال کی خبر رکہنی اور سبکے فریاد سُنی اور سب کو رزق پہنچانا اور سبکے
حاجت روا کرنی اوس سی کیونکر ہوسکی اور سب اللہ کے محتاج ہین کوئی چیز کسی وقت مین اوس سی بی پروا نہین
ہر کسیکو ہر وقت مین اوسکیطرف حاجت ہی اور خدای تعالی ہر وقت مین ہر چیز کو جانتا ہی خواہ وہ چیز اندہیری
مین ہو خواہ اوجالی مین خواہ زمین پر خواہ آسمان مین خواہ پہاڑ کی چوٹی پر خواہ سمندر کی تہ مین اور ازل سی ابد
تک ہر چیز کا احوال جسطرح جسوقت جس مکان مین جو کچہہ گذرا اور گذریگا خدای تعالی کو سب معلوم ہی یہانتک
کہ ہر کسی کی دلکی بہید بہی جانتا ہی کسواسطی کہ اگر کسی چیز کو نہ جانتا تو لائق خدای کی نہوتا اور اوسکا جاننا آدمیون
اور جنون اور فرشتون کی جاننی کی مانند نہین ہی کیونکہ ان سب کو جو کچہہ معلوم ہوتا ہی سو اللہ تعالی کے
بتلانی سی معلوم ہوتا ہی اور عقل اور حواس کی وسیلہ سے معلوم ہوتا ہی اور کسیوقت مین کوئی چیز معلوم ہوتی
ہی کسیوقت مین نہین معلوم ہوتی ہر وقت مین ہر چیز نہین معلوم ہوتی اور حق تعالی کو سب کچہہ آپہی سی بغیر بتلانی
کسی کی اور بغیر وسیلہ عقل اور حواس کے معلوم ہی اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا ہی اور ہر چیز کو ہر وقت بدون آنکہون
کی دیکہتا ہی کوئی چیز کسیوقت مین اوسکی نظر سی باہر نہین یہانتک کہ اندہیری رات مین چیونٹی کی پانوکو
بہی دیکہتا ہی اور سب کچہہ بغیر کانونکی سنتا ہے یہانتک کہ چیونٹی کی پانونکی آواز بہی سنتا ہی اور ہر کام پر
قدرت رکہتا ہی جو چاہی سو کری فقط اوسکی ارادی سی اور ایک حکم کُن سی سارا جہان پیدا ہوا ہی اور چاہی
ایک حکم سی سبکو فنا کردی اور جو کسی کام کو نکرسکتا تو خدائی کی لائق نہوتا اور اوسکی قدرت ایسی نہین جیسی
آدمیون اور جنون اور فرشتون کے قدرت ہی کسواسطی کہ یہہ سب اللہ کے محتاج ہین آپسی کچہہ نہین کرسکتی اور انکی قدرت
ضعیف کسیوقت مین چلتی ہی کسیوقت مین نہین چلتی اور اللہ تعالی کی قدرت قوی ہر وقت چلتی ہی اور خدای تعالی
نی نہ کسیکو جنا ہی اور نہ کسینی اوسکو جنا اور نہ کسی کا بہای ہی اور نہ کسی سی ناتا رکہتا ہی غرض کہ خدا تعالی کی مانند اور کوئی
چیز نہین ہے خدای تعالی بیچون اور بیچگون اور بی شبہ اور بی نمون ہی اور جو کوئی کہی کہ خدایتعالی کا آنکہونسی دیکہنا
تو اس جہان مین ثابت نہین ہوا پہر تمنی خدای تعالی کو کسطرحسی پہچانا ہی سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ ہمنی

ع
سن لفظ عربی کا ہی
اسکی معنی ہین ہوا
۱۲

اللہ تعالی کو اوسکی مخلوقات کو دیکھکر پہچانا ہی مثلا رنگی ہوی کپڑی کو دیکھکر رنگریز کو جان لیتی ہین کہ ایک شخص
اسکا رنگنی والا ہی اور خط کو دیکھکر اوسکی لکھنی والیکو پہچان لیتی ہین کہ ایک شخص اسکا لکھنی والا ہی کیونکہ
بنا لکھنی والی کی لکھنا نہین ہو سکتا اور تخت کو دیکھکر بڑہئی کو پہچان لیتی ہین کہ کوی شخص کاریگر اسکا بنانی والا
پہر آدمی اس سب مخلوقات مثلا زمین آسمان چاند سورج ستاری خاک پانی ہوا آگ درخت دریا پتہر لکڑی حیوان
انسان دل مینہہ پہول پہل گرمی سردی خشکی تری بیماری تندرستی وغیرہ کو دیکھکر انکی پیدا کرنیوالی کو کیونکر
نہین پہچانیگا دوسری ہم کسی کام کا ارادہ کرتی ہین اور وہ کام اکثر اوقات ہماری خواہش کی موافق نہین ہوتا
پہر ہماری اوس مراد کو کون پلٹ دیتا ہی سو وہ پلٹ دینی والا خدا تعالی ہی اور آدمی یہہ خیال کری کہ تہوڑی
سی مدت کی آگی اسکا نام اور نشان دنیا مین نتہا پہر پہلی منی کا قطرہ ہوا اوس سی آدمی بنا یہہ کسنی بنا دیا اگر
جانتا ہی کہ اپنا بنانی والا آپ ہی تو یہہ خیال کری کہ اسوقت مین کہ موجود ہی اپنی بدن پر یہہ ایک بال نہین پیدا
کر سکتا پہلی کہ اسکا نام اور نشان نتہا اپنی آپ کو کیونکر پیدا کر لیا ہوگا سو معلوم ہوا کہ اسکا پیدا کرنیوالا یہہ آپ
نہین کوئی اور ہی سوای اسکی بس وہی خدا ہی جسنی سب کچھہ پیدا کیا اور اگر آدمی اللہ تعالی کی مخلوقات کو بدیدہ
غور و فہم دیکہا کری تو اللہ تعالی کی وجود کی شناخت خوب حاصل ہو اور بموجب دین ہندونکی خدا تعالی کی
بیان [illegible] نہایت درست ہی چنانچہ کچھہ بیان اسکا اسی باب کی ساتوین فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور کچھہ
بیان یہان بہی ہوتا ہی جاننا چاہی کہ از روی دین ہندونکی خدا دو طور پر ہی ایک نرگن یعنی جسکو کچھہ صفت
نہین دوسرا سرگن یعنی صفتون والا اور کہتی ہین کہ نرگن وسوقت ہوتا ہی جب تمام مخلوقات فنا ہوتی ہی
اور اوسکی اسحالت کا بیان کچھہ نہین ہو سکتا اور سرگن اوسوقت ہوتا ہی جب اسکا پیدا کرنیکا ارادہ ہوتا ہی اور
مایا کی جنبش ہوتی ہی تو تین گن یعنی رج اور ست اور تم اوسمین ظاہر ہوتی ہین رج کی جہت سی برہما کی صورت
مین ظاہر ہوکر خلقت کو پیدا کرتا ہی اور ست کی جہت بشن کی صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو پالتا ہی اور تم
کی روسی مہادیو کی صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو فنا کرتا ہی اور مفصل یہہ بیان اس باب کی ساتوین فصل
مین ہوگا انشاء اللہ تعالی تو گویا برہما اور بشن اور مہادیو یہہ تینون دیوتی بقول ہندون کی مظہر اور
نائب خدا بلکہ ایک خدا کی تین خدا اور بالکل حاکم اور مختار ساری جہان کی ہین اسمقام مین ایک بات کو سمجہنا
چاہی کہ اول تو سوای اللہ کی اور کوئی جہان کا مختار ہی نہین اور نہ خدا کا منقسم ہونا جائز ہی اور
اگر فرض کیا جاوی کہ یہہ تینون نائب خدا اور مختار کل ساری جہان کی ہین تو عقل سلیم کی نزدیک نہایت
ضروری کہ یہہ تینون عادل اور منصف اور اچہی صفتون سی موصوف اور بری صفتون سی پاک ہ

ہون لیکن ہندون کی دین سی ان تینون کی اوصاف ایسی ظاہر ہوتی ہین کہ جو شخص کہ بہت ہی کم عقل ہو وہ بہی
انکی بیعقلی پر ہنسی چنانچہ اوسمین سی بہت ہی کم بطور نمونہ کی لکہی جاتی ہین **مہابہارت** مین لکہا ہی کہ
اَتری منی کی جورو بہت نیک تہے یہہ تینون یعنی برہما بشن مہادیو اوسکی عصمت مین رخنہ ڈالنی کو اوسکی دروازہ
پر بہیکہ مانگنی گئی وہ بیچاری بہیکہ دینی کو باہر آئی یہہ صاحب فرمانی لگی کہ ہم کیا بہوکہی ہین کہ ایسی بہیکہ لینگی
ہان اگر ہمکو اپنی گہر مین لیجا کر اور ننگی ہو کر ہمکو کہلانا کہلاوی تو ہم ٹہیری رہین وہ بیچاری اپنی خصم سی اجازت
لیکر ان تینون کو اپنی گہر مین لیگئی جب کہانا کہلانی لگی اوس عورت نی انکی بدن پر پانی چہڑکا یہہ تینون
چہوٹی لڑکی بن گئی انتہی اس سی معلوم ہوا کہ یہہ تینون بدمعاش اور دغاباز اور شہوت پرست اور عاجز
ایسی ہتی کہ ایک عورت کی جادو سی لڑکی بن گئی بہلا ایسا شخص کہین خدا اور نائب خدا اور دنیا کا مالک
ہو سکتا ہی اور **گانزنگ مہاتم** اور **پدم پوران** مین لکہا ہی کہ ایکدفعہ اندر دیوتا مہادیو کی درشن کو
کیلاش پربت پر گیا وہان جا کر کیا دیکہتا ہی کہ ایک شخص بدصورت سرخ چشم بڑی بڑی دانتون والا بیٹہا ہی
اندر نی اوس سی پوچہا شو کہ شو یعنی مہادیو کہان ہی اوسنی اندر کی بات کا کچہہ جواب نہ دیا بلکہ سخت کوئی ہی
پیش آیا اندر نی خفا ہو کر اوسکی گردن پر گرز مارا وہ گرز اوسیوقت راکہہ ہوگیا اندر حیران رہگیا اور حقیقت مین وہ
شخص بدصورت آپ ہی مہادیو تہا مہادیو نی چاہا کہ اندر کو جلا کر راکہہ کر ڈالی اتنی مین برہسپت کہ ساری دیوتا کا
پیرومرشد ہی وہان حاضر ہوا اور اندر کی سفارش کرنی لگا اور بہت عاجزی سی اندر اور برہسپت نی مہادیو کو
بہت سراہا تب مہادیو نی اندر کا گناہ معاف کیا اور کہا کہ جو تمہاری مراد ہی مجہسی مانگو ان دونون نی کہا
کہ ہم یہہ چاہتی ہین کہ یہہ غصہ کی آگ تمہاری آنکہون مین بہڑک رہی ہی اسکو دبا لیجئی مہادیو نی کہا کہ یہہ
آگ دب نہین سکتی لیکن مین اسکو کہین اور جگہہ پر پہینک دیتا ہون پہر مہادیو نی اوس غصہ کی آگ کو سمندر مین
جہان گنگا ندی ملتی ہی وہان پہینک دیا وہ آگ وہان پڑتی ہی ایک لڑکی کی صورت بن گئی اور اوس لڑکی نی
رونا شروع کیا اوسکی آواز کی ہیبت سی زمین اور آسمان مین بہونچال پڑگیا برہما وہان آیا سمندر نی برہما کی تعظیم
بجالا کر اوس لڑکی کو برہما کی گود مین رکہدیا اور کہا کہ اسکا نام آپ ہی رکہہ دیجئی اوس سعادتمند لڑکی نی برہما کی ڈاڑہی
ایسی زور سی پکڑی کہ برہما کی آنکہون سی جل یعنی پانی نکل پڑا چونکہ اوسوقت برہما کی آنکہون سی جل نکلا تہا اوس
لڑکیکا نام جلندہر رکہا اور شکر دیوتا کو کہ ساری دیتون کا گورو ہی بلا کر کہا کہ جلندہر کو سب دیتون کا راجا بنا دی اور
برندا نام عورت سی کہ کال نیمی دیتون کی سردار کی بیٹی ہی اوسکا بیاہ کر دی شکر نی بموجب حکم برہما کی ایسا ہی کیا
اور جلندہر اوسیوقت جوان قوی ہیکل بن گیا اور زمین کی ساری راجاؤن اور بہادرون سی زیادہ تہا کوئی

دیت اور دیوتا اوسکی مقابلہ کا نہ تہا تب اوسکو بہت سا گہمنڈ اور غرور پیدا ہوا اور اندر کو سرگ سی نکال دیا اسبات
سی ساری دیوتاؤن نی غمناک ہوکر یہہ حال برہما سی عرض کیا برہما نی اونکو بشن کی پاس بہیجا بشن کو
جلندہر کا ہلاک کرنا منظور ہوا نارد دیوتا کہ بشن کا دل ہے اوسنی بشن کا یہہ ارادہ دریافت کرکی یہہ سوچا
کہ جلندہر بغیر مہادیو کی اور کسیکی ہاتہہ سی مارا نہین جاویگا پہر نارد نی حیلہ کیا کہ جلندہر سی جاکر کہا کہ سب
اسباب بادشاہت کا تیری گہر مین موجود ہی لیکن پاربتی مہادیو کی جورو کہ نہایت خوبصورت ہی جبتک وہ تیری
ہاتہہ مین نہ آوی تو کچہہ لطف نہین ہی جلندہر نی مہادیو سی پاربتی مانگی لیکن نہ ملی تب لڑائی کا قصد کیا چنانچہ
مہادیو اور اونکی صاحبزادی جلندہر مین سخت لڑائی ہوئی برہما اور بشن اور تمام دیوتا مہادیو کی مدد کو پہنچی پر جلندہر
کی اگی سب عاجز ہوئی پہر بشن نی اپنی دل مین سوچا کہ برندا جلندہر کی جورو بہت نیک اور جتی ہی جبتک اوس کے
عصمت مین خلل نہ آویگا جلندہر نہین مریگا پہر بشن نی اپنی آپ کو جلندہر کی صورت بناکر اوسکی جورو سی فعل بد کیا
اس حیلہ سی اوسکا جت توڑ دیا تب جلندہر مہادیو کی ہاتہہ سی مارا گیا جب برندا جلندہر کی جورو کو بشن کا یہہ فریب
معلوم ہوا اوسنی بشن کو سراپ یعنی بددعا دیکر کہا کہ تو پتہر بن جا بشن اوسکی سراپ سی پتہر بن گیا جسکو سالگرام
کہتی ہین اور گنڈک ندی مین جا پڑا چنانچہ اب اوس ندی مین سی پتہرون کو لاکر پوجتی ہین القصہ برندا جلندہر
کی جورو اوس غم سی آگ مین جلکر راکہہ ہوگئی اور اوسکی راکہہ سی تلسی کا درخت جم آیا چونکہ بشن نی برندا کی وصل سی
بہت مزا لوٹا تہا اور برندا پر عاشق ہوگیا تہا اوسکی جل مرنی سی بہت اوداس ہوا اور بیتاب ہوکر اوسکی بہسم یعنی
راکہہ پر آبیٹہا اور بیقرار ہونی لگا دوسری دیوتاؤن نی یہہ حال دیکہکر تلسی کی پتی اوسکی سر پر رکہی چونکہ تلسی بہی
بشن کی معشوقہ کی راکہہ سی ظاہر ہوئی تہی اوس سی بشن کی دلکو تسلی ہوی چنانچہ اب تلک جو لوگ بشن کو پوجا
کرتی ہین سالگرام پتہر کو بشن کا روپ سمجہہ کر پوجتی ہین اور تلسی کی پتی اوسپر چڑہاتی ہین یہہ قصہ مختصر اتمام ہوا اس
داستان سی معلوم ہوا کہ جناب مہادیو صاحب بڑی خوش اخلاق تہی کہ باوجودیکہ مہمان کی خاطرداری میزبان
پر لازم ہوتی ہی اندر اونکی زیارت کو گیا اوسکو جہڑک کر بیعزت کردیا کیا خوب کہا ہی کسی شاعر نی **فرد** یک ترش
روی برای دفع صد مہمان بس است ٭ چین ابرو چوب دربان است صاحب خانہ را ٭ اور عاجز اور مغلوب الغضب
ایسی تہی کہ اپنی غصہ کی آگ کو روک نہ سکی اور برہما ایسا عاجز تہا کہ ایک لڑکی سی اپنی ڈاڑہی چہوڑا نہ سکا بلکہ چیشم
پر آب ہوا اور بشن نی دغا اور زنا کیا اور ایک عورت کی عشق مین عاجز اور بیقرار ہوا اور اوسکی بددعا سی پتہر بن گیا
چنانچہ اب تلک تلسی کی پتی سالگرام پر رکہکر اوسکی پوجا کرتی ہین یہہ اوس کی زنا کی نشانی ہی کہ ہندون کی
عبادت مین داخل ہی اور نارد جو کہ بشن کا دل ہی جلندہر کو بہکا کر مہادیو کی عورت کا سوال کروایا ٭

بیچاری مہادیو کی عزت کو بٹا لگایا اور برہما اور بشن اور مہادیو یہہ تینون کہ بقول انکی ساری جہان کی مالک
و مختار ہین ایک جلندہر کی قتل کرنی سی عاجز ہوگئی پہر ایسی فریبی نفسانی اور عاجز شخصون کو نائب خدا بلکہ خدا
اور مختار کل سمجہنا محض جہالت و ضلالت ہی اور سوای بدبختی ازلی کی کیا تصور کیا جاوی اور سنو کہ انکی بعضی
اہل تواریخ لکہتی ہین کہ ایکبار پاربتی مہادیو کی بیوی بٹنا ملکر نہانی لگی اور اپنی بدن کی میل سی ایک پتلا بیٹا
بنایا جسکا نام گنیش ہی اور اوسکو گہر کی دروازہ پر بٹہایا تا کسی کو اندر نہ جانی دی اتنی مین مہادیو باہر سی
آئی گنیش نی اونکو اندر جانی سی منع کیا مہادیو نی خفا ہوکر اوسکا سر کاٹ کر دور پہینکدیا پاربتی اوسکی غم
سی بہت روی اور کہنی لگی کہ اوسکو زندہ کرو مہادیو نی ہرچند گنیش کی سر کو تلاش کیا کہین نہ ملا ناچار ایک ہاتہی
کا سر کاٹ کر گنیش کی جسم سی ملاکر زندہ کردیا اور اوسکو یہہ بر یعنی انعام دیا کہ جو کوئی شخص کچہہ کام کیا کری پہلی
تیرا نام لیوی اور جو کوئی کسی دیوتا کی پوجا کری پہلی تیری پوجا کرلی نہین تو اوسکی وہ پوجا قبول ہو اس سی بہی
مہادیو کا ظالم اور ناقص العلم ہونا ثابت ہوا پہر ایسا شخص خدا او مختار کل کیونکر ہوسکی اور شو پوران مین
لکہا ہی کہ سب سی پہلی بشن کی ناف سی کنول کا پہول نکلا اوسمین سی برہما پیدا ہوا برہما اور بشن آپسمین جہگڑنی
لگی برہما نی کہا تجہکو مینی پیدا کیا ہی بشن نی کہا مینی تجکو پیدا کیا ہی اتنی مین آسمان سی ایک دہوان ظاہر ہوا
اوس دہوئین مین سی برہما کو خطاب ہوا کہ تو برہما اور یہہ بشن ہی جسکی ناف سی کنول نکلا اور اوس سی تو ظاہر ہوا اب
تو خلقت کو پیدا کر جب برہما نی اوس دہوین کیطرف غور سی نگاہ کی تو اوسمین سی ایک لنگ یعنی آلت نظر آئی
برہما ہنس کی شکل بنکر اوس لنگ کے پیمایش کی لئی اوپر کو اوڑا اور بشن سوٗر بنکر پاتال کو گیا دس ہزار برس تک
دونون دوڑی گئی پر اوس لنگ کا انتہا نہ پایا تب برہما نی جان لیا کہ میرا مالک اور پیدا کرنیوالا یہی ہی اوسوقت
سی اوس لنگ کی پوجا شروع کی کہ آج تک ہوتی ہی اس سی معلوم ہوا کہ برہما اور بشن ایسی جاہل تہی کہ آپسمین
جہگڑنی لگی اور ہر کوئی اپنی آپکو دوسری کا پیدا کرنیوالا جاننی لگا اور پہر برہما نی اپنی خالق کو پہچانا تو اسطرح
پہچانا کہ ایک بڑی آلت کو بسبب درازی اوسکی کی اپنا خالق سمجہہ لیا اور دونو ملکر اوس آلت کی مقدار
دریافت کرنی سی عاجز ہوگئی اور آلت کا دریافت کرنا اور اوسکی ناپنی مین اہتمام کرنا عقلمندون کا کام نہین
بلکہ مسخرون اور بڑی بیحیاؤن کا کام ہی غرض ایسی شخصونکو مظہر خدا بلکہ خدا کہنا محض گمراہی ہی اور طرفہ تر
یہہ ہی کہ بعضی شاسترون مین ان تینون کی ہجو لکہی ہی چنانچہ پدم پوران مین لکہا ہی کہ برہما ہنکار یعنی
متکبر اور مہادیو کا تامس یعنی شہوتی ہی ایک بشن پوتر یعنی پاک صاف ہی اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ
کہ بشن نی جلندہر کی جورو سی زنا کیا سبحان اللہ پوتر ایسا ہی چاہئی اور اسکندہ پوران مین

لکہا ہی **اشلوک** بشنو درشن ماتری نی شو دُرُوہ پرجا پتی * شو درو نات نند سید ہو نرکن یانت وا ارشن * یعنی بشن کی درشن سی شو یعنی مہادیو خفا ہوتا ہی اور مہادیو کی خفگی سی بلا شک بری دوزخ مین جاتا ہی اور **بیدانت** شاستر کہ بقول انکی سب شاستروں سی افضل ہی اوسمین یون لکہا ہی کہ ابدیا یعنی نادانی کا سنبندہ یعنی پیوند خدا سی ہوا تب مخلوقات بن گئی یعنی معاذ اللہ خدا نی آپ کو جیو یعنی حیوان سمجہہ لیا اور بقول **سانکہہ** شاستر کی جہان کا پیدا ہونا خدا سی نہین بلکہ پرکرتی سی ہی چنانچہ اسکا بیان ساتوین فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور بقول **میمانسا** شاستر کی بہی خدا خالق نہین بلکہ پیدا ہونا جہانکا کرم یعنی اعمال سی جانتی ہین اور بعضون کی نزدیک کال یعنی زمانہ سی پیدا ہونا جہان کا ہی اور بعضون کے نزدیک سبہاو یعنی خاصیت سے ہی غرض خلاصہ انکی اکثر شاستروں کا یہہ ہی کہ خدای تعالی خالق کسی چیز کا نہین ہے سبحان اللہ عجب بات ہی کہ اللہ صاحب کو جو سب کا مالک ہے محض معطل اور بیکار جانتی ہین اتنا نہین بوجہتی کہ اگر اللہ تعالی معطل ہو تو ساری جہان کی خبر کون رکہی اور بقول انکی خدا تعالی کا ہونا اور نہونا برابر ہوا اور خدا سی کسیکو کچہہ نہ نفع پہنچی نہ نقصان پہر اوسکی خدا ہونی سی کیا فائدہ اور لوگونکو بری کامونسی بچنا اور اچہی کامون کا کرنا کچہہ ضرور نہوا کیونکہ جو ساری جہانکا مالک ہے وہ تو بقول انکی کچہہ کرتا ہی نہین نہ نیکون کو جزا دیوی نہ بدونکو سزا پہر کسیکو اوسکا خوف کیا رہا اور کسیکو اوس سی امید کیا رہی اور دوسرے جاننا چاہئے کہ خدا تعالی کا پہچاننا بدون پہچاننی اوسکی مخلوق کے نہین ہوسکتا کیونکہ جو کاریگر انکہونسی نہ دیکہا ہو تو اوسکی کام کو دیکہہ کر اوسکا پہچاننا ہوتا ہی اسیطرح خدای تعالی کا دیکہنا آنکہونسی اس جہان مین ثابت نہین ہوا آخر اوسکی مخلوقات کو دیکہکر پہچانا گیا ہی پہر جبکہ کوئی چیز اوسکی پیدا کی ہوئی نہو تو اوس کو پہچانی کسطرح اور عجب یہہ ہی کہ جو ساری جہانکا مالک دانا بینا شنوا خالق مدبر حی قیوم ہی اوسکو معطل جانتی ہین اور جہانکا پیدا ہونا سمجہتی ہین پرکرتی سی جو بقول انکی اندہی اور بیعقل ہی چنانچہ اسی باب کے ساتوین فصل مین اسکا مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی یا سمجہتی ہین کرم سی جو فاعل اوسکی مخلوقات مین اور وہ انکا فعل ہی یا سمجہتی ہین کال یعنی وقت سی جو وہ بہی بی شعور اور بیجان ہی اور خدا پاک سی نادانی کی نسبت کرنی اور اسیکو جہان کی پیدایش کا سبب سمجہنا بلکہ حیوان کو خدا کہنا کیسی نادانی ہی معاذ اللہ اگر خدا نادان ہو تو جہان کا کام کسطرح چلی کوئی نادان خدا کو نادان نکہی گا یہان مضمون سی امید انصاف ہی کہ بغور تمام قیاس فرماوین کہ بموجب ہماری دین کی اللہ صاحب کے صفتین کسطور پر بیان ہوئی ہین اور بموجب دین ہندون کے.

(interlinear glosses: جاننی والا ۱۲ · دیکہنی والا ۱۲ · سننی والا ۱۲ · تدبیر کرنیوالا ۱۲ · تہامنی والا ۱۲ · پیدا کرنیوالا ۱۲ · زندہ ۱۲ · یعنی عمل ۱۲)

(margin notes:) ۱۷ پیدا کرتی وہ ... | ... | الف ... | ۱۸ ... | ... | ... | ... یعنی ... ۱۲

کیا کچھ بیان وا ای بتا ای ہی ہماری نزدیک اللہ تعالی ایسا علیم ہی کہ ہر وقت ہر چیز کو جانتا ہی اور ہندوان نی اوسکی سا تہہ نادانی کا پیوند جا بز رکھا ہماری نزدیک سبکا خالق اور نفع نقصان بخشنی والا سوا خدا کی اور کو جاننا شرک ہی اور ہندوان نی خدا کو معطل ٹہیرایا استغفر اللہ استغفر اللہ الہی ہماری ہزار ہزار توبہ اور پناہ تیری اہبات سی کہ ہم تجہہ عالم الغیب الشہادۃ سی نادانی کی نسبت کرین یا تجکو معطل سمجہین اور سوا تیری کسی اور کو جہانکا پیدا کرنیوالا اور نفع نقصان بخشنی والا سمجہین اور سوا تیری اور سی خوف اور امید رکہین ای پروردگار توہی ہی سبکا مالک اور خالق اور زندہ کرنیوالا اور مارنی والا اور عزت دینی والا اور ذلت دینے والا اور جزا دینی والا اور سزا دینی والا تو جو چاہی سو کری کوئی تیرا شریک نہین سب تیری بندی اور تیری آگی عاجز ہین اگر ہندو اس مقام مین اس اعتراض کا یہہ جواب دین کہ بعضی عبارت بید اور شاستر کی سی معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالی سب کچھہ جانتا اور بغیر کانون کی سنتا اور بغیر آنکہون کی دیکہتا اور خلقت کو پیدا کرتا ہی اور جہا بہات کی آدپرب یعنی پہلی باب مین حق تعالی کی صفت مین یون لکھا ہی کہ برہما اور مہادیو اور بشن اور اندر سب کو اوسنی پیدا کیا ہی اور وہ ہمیشہ سی ادر ہوگا اور فنا نہین ہوتا اور سب جگہہ محیط ہی اور کریم بخشندہ اور ضعیفونکو قوی کرنیوالا ہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ بہی تو تمہاری ہی بید اور شاستر سی ثابت ہوا ہی کہ خدا کچھہ نہین کرتا چنانچہ ابہی اسکا بیان گذرا ہی اور مفصل بیان اسبات کا اسبابی ساتوین فصل مین دیکہہ لو تو یہہ اختلاف تمہاری ہی دین مین ہوا پہر جب شاستروں سی خدا کا معطل ہونا ثابت ہی اگر تم اونکو مردود سمجہو تو البتہ یہہ بات تمہاری قابل سماعت ہو اور تم سب شاستروں کو سچی حق کہتی ہو سیو اسطی یہہ الزام تمپر باقی رہا اور تمہاری اکثر شاستروں کا خلاصہ تو یہی ہی کہ خدا خالق نہین ہی اگر کوئی ایک آدہا قول اسکی برخلاف ہوا تو کیا ہوا اور دوسری اونکی دین مین لکھا ہی کہ جب کوئی شخص باغی اور متکبر سرکشی شروع کرکی دیوتا وغیرہ کو تکلیف دیتا ہی تو خدا تعالی ایک شکل اختیار کرتا ہی یعنی ایک جسم مین اوترتا ہی اسواسطی اوسکو اوتار کہتی ہین سو بعضی کہتی ہین کہ چوبیس ۲۴ مرتبہ خدا نی جسم اختیار کیا از انجملہ دس اوتار ونکو بہت اشرف جانتی ہین اور کہتی ہین کہ اون مین سی چار اوتار ست جگ کی زمانہ مین ہوی ہین **پہلا مچہہ اوتار** کہتی ہین کہ سنکا سر دیت برہما کی چارون بید و کو چرا کر نکل گیا اور سمندر مین غائب ہوا برہما لاچار ہوکی بہگوان سی عرض کیا بہگوان نی مچہلی کی صورت اختیار کرکی سمندر کی تہ مین جا کر سنکہا سر دیت کو مار کر بیدون کو اوس کی پیٹ سی نکالکر برہما کی حوالہ کیا **دوسرا کچہہ اوتار** کہتی ہین کہ دیوتاؤن نی چودہ رتن نکالنی کی لیی چاہا کہ سمندر کو دہی کی طرح بلو دین مندراچل نام پہاڑ کی رئی اور باسک ناگ کی اوس مین رسی ڈالکر سمندر کو بلونی لگی مندراچل

پہاڑ جو بہت گران تہا پاتال کو جانی لگا دیوتا اوسکو سنبہال نہ سکی لاچار ہوکر بہگوان سی عرض لیا بہگوان نی آپ
کچہوہ کی صورت پر ہوکر اوس پہاڑ کی نیچی اپنی پیٹہہ رکہی تب دیوتاؤن نی حسب دلخواہ چودہ رتن سمندر سی نکالی
اور وہ چودہ رتن یہہ ہین امرت یعنی آبحیات ہلاہل یعنی زہر بدہرا یعنی شراب لچہمی یعنی لشمی جورو کام دہن
گای سیت ہکہی یعنی سات موہنہ والا گہوڑا سورج کی سواری کا چندرما یعنی چاند رنبہا پاتر یعنی عورت ناچنی والی
جو اندر کی آگی مجرا کرتی ہی کلپ برچہ یعنی درخت جو سرگ مین ہی کوستت منی یعنی جواہر دہنونتر بید نام طبیب
کا ہی ایراپت نام فیل دہنک یعنی کمان جو بشن کی ہاتہہ مین ہی سنکہہ جسکو ہندو لوگ پوجا مین بجاتی ہین

تیسرا بارہ اوتار کہتی ہین کہ ایک دیت ساری زمین کو معہ ساکنان زمین کی بوریہ کیطرح پر لپیٹ کر پاتال
کو لیگیا بہگوان خوک کی صورت اختیار کرکی پاتال مین جاکی اوس دیت کو مارکی زمین کو اوسکی ہاتہہ سی چہوڑا لایا

چوتہا نرسنگہ اوتار کہتی ہین کہ ہرن کسب دیت نی لوگون سی کہا کہ تم میری عبادت کرو پرہلاد اوسکا
بیٹا خدا پرست تہا ہرن کسب نے لوہی کا ستون آگ مین سرخ کرکی ارادہ کیا کہ پرہلاد کو اوس سی باندہے
بہگوان نی اوسیوقت ایسی جانور کی شکل پر کہ آدہا اگلا بدن اوسکا شیر کا اور آدہا پچہلا بدن اوسکا انسان کا تہا
ظاہر ہوکر ہرن کسب کو ہلاک کیا اور کہتی ہین کہ یہ تین اوتار ترتیا جگ مین ہوی ہین

پہلا باون اوتار کہتی ہین کہ بہگوان نی بموجب التماس دیوتاؤن کی بقدر باون اونگلی کی جسم اختیار کرکی راجا بل کو کہ
بہت عادل و خوش خصال تہا چہل یعنی مکر کی ساتہہ سلطنت سی خارج کیا چنانچہ اس چہل یعنی مکر کو
بہگوان کی مناقب مین داخل کرتی ہین

دوسرا پرسرام اوتار کہتی ہین کہ راجا سہسر باہو چہتری نی
جمدگن برہمن پرسرام کے باپ کو کہ اوسکا ہمزلف تہا قتل کردیا بہگوان نی کہ اوسکا بدلا لینی کو جمدگن کی گہر
پیدا ہوا تہا ایک تبر ہاتہہ مین لیکر ایک خون کی بدلی ساری جہان کی چہتریون کو قتل کرڈالا اور چہتریون کا
تخم جہان مین چہوڑا اور اون مقتولون کی عورتون سی برہمنون نی جماع کیا اونسی جو اولاد باقی رہی
وہی اب کہتری اور چہتری کہلاتی ہین

تیسرا رامچندر اوتار کہ واسطی قتل راون دیت کی راجا
دسرت کی گہر تولد ہوا اور سیتا رامچندر کی بیوی کو راون دیت پکڑ کر لیگیا رامچندر نے ہنومان کی مدد سے
اوسکو ہلاک کیا اور اپنی بیوی کو چہوڑا لایا اور بالمیک کے رامائن مین لکہا ہی کہ سورپ نکہا راون کی بہن
نی رامچندر سی اپنا بیاہ کرنا چاہا رامچندر نے کہا کہ میرا بیاہ ہولیا ہی میری بہائی لچہمن کا نہین ہوا تو
اوسکی پاس جا حالانکہ لچہمن کا بیاہ بہی ہوچکا تہا اور مخفی لچہمن سی کہلا بہیجا کہ اس عورت کی ناک اور
کان کاٹ لی لچہمن نے ویسا ہی کیا کہتی ہین کہ اسی سبب سے راون اور رامچندر مین فساد برپا ہوا تہا

اور

اور لکھا ہی کہ رامچندر نی کہ عوام الناس اور برہمنون کو قتل کیا اور اپنی بیوی کو راون سی چھوڑا کر پھر اپنی گھر مین
داخل کیا وہ اس سبب سے ایسا ناپاک ٹھیرا کہ اجودھیا کی لوگ اوس سی پرہیز کرنی لگی اور دوا وتار دواپر جگ مین
ہوئی ہین ایک **کرشن اوتار** کہتی ہین کہ بھگوان نی واسطی قتل کنس نام متھرا کی راجا کی باسدیو کی گھر
دیوکی کی پیٹ سی کہ کنس کی چچیری بہن تہی تولد ہو کر کنس کو قتل کیا اور حکومت متھرا کی راجا اگرسین کو
دی کہتی ہین کہ اس اوتار نی عورتون سی بہت ہنسی اور کھیل کیا ہی **دوسرا بودہا اوتار**
اور وہ آدمی کی صورت صندل سی تراشی ہوی اب تک جگن ناتھ مین موجود ہی جب پرانی ہو جاتی ہی پھر
نئی بنا دیتی ہین کہتی ہین کہ جو کوئی ساری عمر مین اوس مورت کا درشن کرلی اوسکی تمام عمر کی گناہ عبادت
بن جاتی ہین اور اس مقام مین ہندو ایک دوسرے کی چھوتی سی پرہیز نہین کرتی اور کہتی ہین کہ ایک اوتار آخر
زمانہ کلجگ مین سنبل شہر مین وشن دت برہمن کی گھر پیدا ہو گا جسکو کلکی اوتار کہتی ہین اور حلا بنح ہین
کہ اوسکی ہونی سی تمام خلقت کہ کلجگ کی تاثیر سی بگڑ گئی ہوگی پھر درست ہو جاوی گی اور ست جگ کا
زمانہ شروع ہو گا فقط خلاصہ مذہب ہنود کا بیچ بیان شناخت حق تعالی کی پورا ہوا اب ذرا انصاف کرنا
چاہئی کہ اول تو خدای تعالی کا ظاہر ہونا کسی حیوان کی جسم مین درست ہی نہین کیونکہ جسم حیوانی اول
نطفہ اور مضغہ ہو کر ما کی پیٹ مین رہتا ہی اور خون حیض کھاتا ہی اور پھر وہان سی براہ معہود پیدا ہوتا ہی
اور پھر بھوکھ پیاس نیند اور قضا حاجت وغیرہ حادثات کا پابند اور عاجز ہوتا ہی اور ایسی باتون سی حق تعالی
کی قدوسیت مین فرق آتا ہی اور پھر ایسی جسمون مین اوترنا کہ صورت نہایت کریہ ہی جیسی خوک وغیرہ
اور پھر جسم انسانی مین آکر ظلم اور فسق اور فجور اور دغابازی اور عجز اور جہالت اور شہوت پرستی اور
نفسانیت کے کلام کرنی جیسی اوپر بیان ہوئی ہین اور لکڑی کی جسم مین اوترنا یہہ باتین تو اللہ کی شان سے
نہایت ہی بعید مین بھلا یہہ سب باتین کہ ہندوون کی دین مین ہین عقل اور قیاس کے نزدیک مستحسن ہین یا وہ
باتین مستحسن ہین کہ بموجب دین ہماری کی حق تعالی کی شناخت مین مذکور ہوئی ہین جو لوگ کہ تھوڑی
سی بھی عقل رکھتی ہین اس بیان کو سنکر وہ بھی سمجھ جاوینگی کہ دونون دینون مین کونسا سچا ہے

دوسرے فصل فرشتون کی بیان مین ہماری مسلمانون کی نزدیک فرشتی اللہ کی بندے
ہین نور سی پیدا ہوی نہ مرد ہین نہ عورت نہ کچھہ کھاتی ہین نہ پیتی اللہ کا ذکر اونکی زندگی ہی اور پاک
ہین گناہ نہین کرتی جس جس کام پر اللہ نی قایم کر دئی اوس پر قایم ہین کبھی اللہ کی نافرمانی
اور فساد نہین کرتی اور گنتی اونکی سوای اللہ کی کوئی نہین جانتا اور خدای تعالی نے

اونکو بہت قوت اور زور دیا ہی اور ہندوون کی دین سی فرشتونکا حال کچہہ نہین کہلتا ہے مگر کہتی ہین کہ ایک قسم
مخلوقات کی دیوتی ہین اور وے مرد بہی ہین اور عورت بہی جنکو دیوتی اور دیویان کہتی ہین اور جانتی ہین کہ دنیا
کی کام اونکی تابع ہین اندر دیوتا سُرگ کا راجا مینہہ برسانی والا جَم راج یعنی دہرم رای نرک کا داروغہ
کا انصاف بعد مرنی کی کرنیوالا نارد دیوتا بشن کا دل چتر گُپت متصدی دفتر نویس لوگونکی اعمال
لکہنی والا برہسپت دیوتا سب دیوتاون کا گورو اور سوای انکی اور بہت دیوتی ہین اور سانکہہ شاستر مین
لکہا ہی کہ دیوتی آٹہہ قسم پر ہین پَراجاپتی اَیندر پِتَر گاندہرب جچہہ
راچہس براہمے پیساچ اور تین دیوتاون کو سب سی افضل جانتی ہین ایک برہما
دوسرا بشن تیسرا مہادیو اور ان تینون کو نائب خدا بلکہ ایک خدا کی تین خدا جانتی ہین اور پدم پوران
مین لکہا ہی کہ تین دیویان سب دیویون سی افضل ہین اور ان تینون دیوتاون کی مددگار ہین ایک
مہا کالی کہ مہادیو کی مددگار ہی وطن اوسکا ہنگلاج مغرب کیطرف نزدیک کراچی بندر کی اور ظہور اوسکا کلکتہ
اور جوالا مکہی وغیرہ اٹہتالیس کوس مین کلکتہ سی جانب اٹک دوسری مہالچہمی کہ بشن کی مددگار
وطن اوسکا بند ساحل متصل مرزاپور کی اور ظہور اوسکا چاندی اور سونی وغیرہ مال و دولت مین تیسری
سارستی کہ برہما کی مددگار ہی وطن اوسکا کشمیر اور ظہور پہوہہ کی نزدیک نہر کی صورت ہین اور کہتی ہین کہ ان
تین دیویون سی نو کروڑ دیویان موجود ہوئی ہین اور کہتی ہین کہ دیوی دیوتی کہاتی پیتی بہی ہین چنڈی
پاٹ سی معلوم ہوتا ہی کہ چنڈی دیوی نی شراب پی ہی اور دیوتاون کا پاک ہونا گناہ اور فساد اور خدا کی
نافرمانی سی شرط نہین جانتی کیونکہ بقول انکی دیوتاون سی ایسی بُری کام صادر ہوئی ہین کہ ادنی ہر عاقل کو
عار آتی ہی چنانچہ کچہہ بیان اسکا انشاء اللہ تعالی اسی باب کی چوتہی فصل مین برہما کی تعریف مین آویگا اور
مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہی کہ راجا اپرچر شکار کی لئی گیا اور جنگل مین اپنی بیوی کو یاد کیا تو اوس کی
منی نکل پڑی راجا نی اوس نطفہ کو ایک پتی مین رکہکر باز کی ہاتہہ اپنی بیوی کی پاس بہیجدیا راہ مین ایک
اور باز اس پتی کو طعمہ سمجہکر اس باز سی آلپٹا پتی مین سوراخ ہو گیا راجا کا نطفہ وہان سی نکلکر پانی مین ایک
مچہلی کی موہنہہ مین جا پڑا اور یہہ مچہلی ایک اپسرہ یعنی بہشت کی عورت تہی کہ برہما کی دعا سی مچہلی بن گئی تہی
الغرض بعد دس مہینی کی ایک مچہوی نی اس مچہلی کو پکڑکر جب شکم چاک کیا ایک لڑکا اور ایک لڑکی
اوسکی پیٹ سی نکلی مچہوا او نکو راجا اپرچر کی پاس لیگیا راجا نی اوس لڑکی کو اپنا بیٹا بناکر رکہا اور لڑکی
مچہوی کو دیدی اوسنی اوس لڑکی کا نام ستوتی رکہا جب جوان ہوئی نہایت صاحب جمال اور راست گو تہی

اوراوسکی

اور اوسکی بدن سی مچہلی کی بو آتی تہی اسواسطی اوسکو مچہہ گندہا بہی کہتی تہی اوسکی باپ نی ایک چہوٹی کشتی اوسکی حوالہ کی اور وہ مسافرون کو بدون لینی مزدوری کی دریا سی پار کیا کرتی ایک بار پراشر رکہنہ وہان اپہنچا اور اوس لڑکی پر عاشق ہوا جماع کا قصد کیا لڑکی نی کہا کہ برہمن وغیرہ جب ہمکو اس فعل بد مین دیکہینگی کیا کہینگی پراسر نی ایسا منتر پڑہا کہ ابر ظاہر ہوا اور اندہیرا ہو گیا اوسنی لڑکی کا ہاتہہ پکڑا لڑکی نی کہا مین کنواری ہون میری بکارت زائل ہو جاوی گی تو فضیحت ہوگی پراسر نی کہا تیری بکارت پہر بدستور ہو جاوی گی اور تو مجہسی کچہہ اور بہی مانگ لڑکی نی کہا میری بدن کی بدبو دور ہو جاوی پراسر نی دعا کی اوس کی بدن سی ایسی خوشبو آنی لگی کہ ایک جوجن یعنی چار کوس تک پہنچتی تہی پہر اوس کا نام جوجن گندہا مشہور ہوا القصہ اوس مستجاب الدعوات شہوت پرست نی اوس ستونتی سی جماع کیا اور اوسکی نطفہ سی اوسیوقت ایک لڑکا پیدا ہوا اور جلد جوان ہوا اور جنگل کو عبادت کی لیے چلا گیا اور اپنی مان سی کہہ گیا کہ وقت مشکل کی مجکو یاد کرنا اور اوس لڑکی کا نام بید بیاس ہی یعنی بید کو جدا جدا کرنیوالا کہتی ہین کہ بید کو چار حصی اوسینی کیا ہی جب اوس لڑکی سی اوس مچہوہ وغیرہ نی پوچہا کہ تیری بدن سی خوشبو کیسی آتی ہی اوسنی کہا مینی ایک عابد مستجاب الدعوات کو دریا سی پار کیا تہا اوسنی میری حق مین دعا کی یہہ اوس کی برکت ہی چنانچہ پہر اس لڑکی کا نام جوجن گندہا رکہا گیا اتفاقاً ایک راجا اس لڑکی پر عاشق ہوا اور اوسکی باپ سی اوسکو چاہا اوسنی کہا ایک شرط سی تجکو دیتا ہون کہ اسکی اولاد تیری ولیعہد ہو راجا نی یہہ منظور نہ کیا اور وزیر سی کہا کہ مناسب نہین ہی کہ میری ایک بیٹا گنگا کی پیٹ سی موجود ہو اوسکی ہوتی ملاح کی اولاد کو حکومت اور ریاست سپرد کردن لیکن راجا کی دل مین عشق کی آگ بدستور بہڑک رہی تہی راجا کی بیٹی نی جو گنگا کی پیٹ سی پیدا ہوا تہا اور نام اوسکا بہیکہم تہا اس حال سی واقف ہو کر ستونتی کی باپ کی پاس آ کر اس عہد سی کہ ستونتی کے اولاد صاحب ریاست ہو ستونتی کو ملاح سی لیکر اپنی گردن پر اوٹہا کر لایا باپ کی حوالہ کی اوس سی دو بیٹے پیدا ہوئی راجا کی مرنی کی بعد ستونتی کا بڑا بیٹا حاکم ہوا اوسکی بعد چہوٹا بیٹا مسند پر بیٹہا بہیکہم نی بنارس کی راجا کی دو بیٹیون کو زبردستی پکڑ لا کر اوسی بیاہ دین لیکن اوسکی اولاد نہوئی جب مر گیا ستونتی نے بہیکہم سی کہا کہ تیری بہائی کی دو جوروین موجود ہین تو اونسی صحبت کر تا کہ نسل باقی رہی بہیکہم نی منظور نہ کیا آخرش یہہ بات ٹہری کہ ستونتی نی بید بیاس کو جنگل سے بلا کر فرمایا کہ تو اپنی بہائی کی بیویون سی جماع کر تا کہ اولاد باقی رہی بیاس نی منظور کیا پہلی ایک عورت کی پاس گیا اوسنی بیاس کی صورت دیکہی بال سرخ اور سیاہ اولجہی ہوئی آنکہین مشتعل داڑہی اور موچہین سرخ وہ عورت دہشت مین آ گئی

آنکہی اور آنکہین بند کرلین بیاس نی اوس سی جماع کیا اور اپنی مان سی کہا کہ اس عورت سی لڑکا پیدا ہوگا
صاحب نصیب زورآور عقلمند بادشاہ لیکن اس عورت نے مجھکو دیکھکر آنکہین بند کرلین وہ لڑکا اندہا ہوگا چنانچہ
اوس سی راجا دہرتراشٹ پیدا ہوا کہ اندہا تہا پہر بیاس موجب حکم ستونتی کی دوسری عورت کے پاس گیا بیاس
کی صورت سی اوس عورت کو ایسی دہشت ہوئی کہ رنگ زرد ہوگیا بیاس نے اوس سی جماع کیا اور کہا کہ
اس عورت کا رنگ میری دہشت سے زرد ہوگیا اسکا بیٹا پانڈ یعنی سپید رنگ زردی آمیز ہوگا اس عورت سے
راجا پانڈ پیدا ہوا پہر ستونتی نی اسی عورت کو بیاس سی جماع کروانا چاہا اس عورت نے بیاس کے ڈرانی صورت کے خوف سے
اپنی باندی کو اپنی پوشاک پہراکر بیاس کے خدمت مین حاضر کیا اوس باندی نی بیاس کی بہت تعظیم کی بیاس
نی اوس سی جماع کیا اوس سی راجا بدر پیدا ہوا ایک روز راجا پانڈ شکار کی لئی باہر گیا جنگل مین ایک بزرگ
اور اوسکی بیوی ہرن کی صورت اختیار کرکی جماع کررہی تہی راجا پانڈ نی اوسکی تیر مارا اوسنی راجا کی حق مین
بددعا کی کہ تو جب جماع کری ہلاک ہوجاوی راجا پانڈ نی گہر مین آکر اپنی عورتون سی یہہ قصہ کہا اور کہا کہ مین
اب جماع نہین کرسکتا اور مینی سنا ہے کہ لاولد بہشت مین نہین جاتا پہر اپنی جورو کنتی سی کہا کہ جسطرح ہو سکی
میری لئی اولاد حاصل کر پس کنتی نی کہین کہین سی تین بیتی حاصل کئی ایک جدہشتر دہرم دیوتا سی سبحان اللہ
جو دہرم یعنی خیر و صلاح بگاڑنی جوروسی مشغول ہو تو ادہرم یعنی شر و فساد کیا کچھ کریگا دوسرا بہیم سین پون
دیوتا سی تیسرا ارجن اندر دیوتا سی راجا پانڈ اس بات سی خوش ہوا اور کہا جیسی تونی اولاد حاصل کری ہی
اسیطرح مادری کی لئی بہی اولاد حاصل کر اور مادری اسکی دوسری جورو تہی چنانچہ اسنی کمار دیوتا سی دو
بیتی مادری کی پیدا ہوئی ایک نکل دوسرا سہدیو اور یہہ پانچ بہائی پانڈو کہلاتی ہین کہ اس نوبت بغیرت
کی اولاد مین سبحان اللہ بہشت کی داخل ہونیکا یہی سبب ہے کہ اولاد ولد الزنا حاصل کری گویا انکی دین مین
بہشت کی کنجی زنا ہی اور ان پانچون کی ایک جورو تہی دروپدی نام سات سات دن ہر ایک بہائی اپنی اپنی
نوبت پر اوس سی کامرانی کرتا تہا اور اوسی کتاب کی آدپرب مین لکہا ہی کہ بہیکم اپنی باند یعنی سوتیلی ماں
ستونتی سی کہنی لگا کہ ایک عابد تہا اوسکی جورو کا نام تہا ممتا ایک روز اوس عابد کا بہائی برہسپت دیوتا اوسکی
جورو سی جماع کرنیکو آیا اوسنی کہا مجھکو تیری بہائی سی حمل ٹہیر رہا ہی اور اوسکا لڑکا جو میری پیٹ مین ہے
بید پڑہتا ہی اور سنا ہی تیرا نطفہ ٹہیر جاوی گا برہسپت شہوت کی غلبہ کو ضبط نکرسکا اور اوس سی صحبت
کرنی لگا جب نطفہ کرنی لگا وہ لڑکا پیٹ مین سی بولا کہ میری جگہہ کو تنگ مت کر برہسپت نے کچھہ نمانا اور
تخم ریزی کی اوس بچہ نی اپنا قدم آگی بڑہاکر بچہ دان کا موہنہ بند کیا اور برہسپت کا نطفہ ضایع کردیا

برشیت نی خفا ہوکر کہا کہ تو نی میرا عیش بمزہ کردیا مین بہگوان سی چاہتا ہون کہ تو مادر زاد اندہا ہو چنانچہ
اوسکی دعا قبول ہوئی لڑکا اندہا ہی پیدا ہوا سبحان اللہ ایسی زناکار شہوت پرست کی دعا مین زنا کی وقت مین
کیون نہ قبول ہون القصہ وہ لڑکا عالم بیدخوان ہوا ایک عورت حسین جمال اوسکو جورو ملی گوتم نام ایک بیٹا اور
سوای اسکی اور کئی بیٹی اوسکی پیدا ہوئی پر اوسکی عورت اوس سی راضی نہتی ایک روز خاوندنی عورت سی سبب
دلگیری کا پوچہا اوسنی تنگی گذران کی بیان کی خاوندنی کہا تو مجھکو چہتریون کی پاس لیچل کہ کچھ اونسی مانگ کر
تجھکو دون عورت خفا ہوکر بولی کہ مین مانگا ہوا مال نہین چاہتی اور آج سی مین تیری گہر کا انتظام نہین کرنی
کی تو جو چاہی سو کر خاوندنی کہا آج سی مین ایسا قاعدہ ٹہیراؤنگا کہ کوئی عورت سوای ایک خاوند کی دوسرا خاوند نکری
اور جو کری تو دنیا مین رسوائی اور عاقبت مین عذاب ہمیشہ کا پاوی عورت یہہ سنکر خفا ہوئی اور لڑکونکو کہا کہ
اوسکو دریا مین ڈالدو لڑکون نی اپنی باپ کو تختہ سی باندہ کر گنگا ندی مین بہادیا اور وہ وہان پہنچا جہان راجا بل
نہارہا تہا راجا اوسکو اپنی گہر لیگیا اس ارادہ سی کہ اوسکی جورو مین اس نابینا سی اولاد حاصل کرین اور اپنی ایک
جورو کو اسکی پاس جانیکا حکم دیا اوس عورت نی اندہی کی نزدیکی سی کنارہ کیا اور اپنی جگہہ دائی کو بہیج دیا اوس
دائی کو اوس اندہی سی گیارہ بیٹی حاصل ہوئی اندہی نی اونکو بید پڑہایا پہر راجا نی اپنی دوسری عورت اوس پاس
بہیجی اندہے نی اوسکی بدن پر ہاتہہ رکہا اور کہا تیری ایک بیٹا زورآور پیدا ہوگا وہ عورت اوسیوقت حاملہ ہوئی اور
ایک لڑکا پیدا ہوا کیون نہو ایسی نیک بخت پرہیزگار کی بچن (قول ۱۲) بہلا خالی جاتی ہین بہیکہم نی کہا اسطور اچہی
نیک چہتری برہمنون سی پیدا ہوتی رہی ہین اور اوسی کتاب کی آدپربا مین لکہا ہی کہ بشوامتر نی بہت
بہت عبادت کی اندر دیوتا ہولناک ہوا کہ مبادا یہہ شخص کثرت عبادت سی میری منزل یعنی بہشت کا راج
لی لی ایک عورت پتنرہ کو بہشت سی بہیجا اوس عورت نی اپنی ناز و کرشمہ اور رقص و نغمہ سی بسوامتر کو اپنی
صحبت مین مایل کیا اور عبادت سی باز رکہا جاننا چاہی کہ عبادت سی ہٹانا شیطان کا کام ہی اور اوسی کتاب
کی ادپرب مین لکہا ہی بیشم پاین نی راجا جنمیجہ سی کہا کہ راجا پرچہت تارک دنیا ہوکر عبادت کرنے لگا
اندر دیوتا نی اوسکو طرح طرح کی باتون سی فریب دیکر عبادت سی ہٹا دیا اور اوسی کتاب مین لکہا ہے
کہ ایک دفعہ اندر دیوتا اور چندرمان دیوتا دونون اہلیا نام (نام عورت ۱۲) گوتم رکہہ کی بیوی پر عاشق ہوئی ان دونون مین
سی ایک نی مرغ کی صورت بنکر آدہی رات کو آواز بلند کی گوتم رکہہ نی جانا کہ مرغ بولتا ہی صبح ہوگئی
جلدی سی اوٹہہ کر نہانی کی لئی گنگا پر گیا گنگا نی کہا کہ ابہی بڑی رات ہی نہانی کا وقت نہین ہوا گوتم
رکہہ گھر مین آیا کیا دیکہی کہ چندرمان دیوتا دروازی پر کھڑا ہوا نگہبانی کر رہا ہے

اور اندر دیوتا اوسکی جورو کی ساتھہ جماع کر رہا ہی گوتم نی خفا ہوکر مرگ چھالا یعنی ہرن کی کھال چندرمان کی ماری
اور سراپ یعنی بددعا کی کہ اسکا داغ تمام عمر تیری بدن پر رہیگا اوسیوقت سیاہی کا داغ چندرمان کی بدن پر پڑگیا
اور یہہ سیاہی کہ چاند مین نظر آتی ہی اوسیکا نشان ہی اور اندر خوف سی بہاگ گیا گوتم رکہہ نی اندر کو سراپ دیا کہ تو نی
ایک فرج کی واسطی یہہ محنت اوٹھائی تیری بدن پر ہزار فرجین ظاہر ہوجاوینگی چنانچہ اوسیوقت اندر کی بدن پر ہزار
فرج ظاہر ہوگئین اندر اوسکی شرم سی چہپکر تالاب کی درمیان کنول کی جڑ مین جا چہپا قصہ کوتاہ بعد مدت دراز
(تالاب کا نام ۱۲) (گل نیلوفر ۱۲)
کی کشن کی مہربانی سی وہ فرجین کہ اندر کی بدن پر تہین آنکہہ کی صورت پر بدل ہوگئین تب اندر وہان سی باہر
نکلا اور سرگ کو گیا مقام غور کا ہی کہ چاند ہندون کا معبود اور اندر بقول انکی بہشت کا راجا ان دونون کی بدن
(مراد کنس بہشت ۱۲)
پر بقول انکی ابتک زنا کا نشان موجود ہی یعنی چاند مین سیاہی اور اندر کی ہزار آنکہہ اور بیحیائی ایسی تہی کہ دنو ملکر
ایک عورت سی زنا کر نی گئی معاذ اللہ جس بہشت کا بادشاہ ایسا ہو کہ اوسکی بدن پر زنا کی شامت سی ہزار فرج
کا نشان موجود ہو تو اوس بہشت کی رہنی والون کی عیش مزہ ہوجاوینگی اور دیوان نام ایک برہمن کہنی لگا
کہ دہرم راے سی کہ بقول انکی ساری جہان کا عدالتی ہی اور بعد مرنی کی ہر کسی کی اعمال کا حساب لیتا ہی کنتی
راجا پانڈ ہی کی جورو نی بیٹا حاصل کیا جسکا نام جدہشٹر ہی اور اسیواسطی اوسکو دہرم پوت کہتی ہین ذرا انصاف
کرنا چاہئی کہ جب صاحب عدالت عاقبت غیر کی جورو سی زنا کری اور اوسکی زنا کی خبر ہر خاص و عام کو معلوم ہو تو رعیت
کی لوگ زنا کو کیا برا جانینگی اور وہ صاحب عدالت زنا کارون پر کیونکر مواخذہ کریگا ذرا آپہی جو تو سہی کہ بقول ہندو کی
اندر بہشت کا حاکم اوسنی گوتم کی جورو سی زنا کیا دہرم راے دوزخ کا حاکم اوسنی راجہ پانڈ کی جورو سی زنا کیا جس دین
مین عالم عقبی اور دار الجزا کا کارخانہ ایسا بگڑا ہوا ہو پہر اون سی فلاح کی امید رکہنی بیعقلی ہی اور جو ہندو یہہ
کہین کہ ہاروت اور ماروت فرشتی ایک عورت پر عاشق ہوئی تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اول انکی عاشق ہونیکی روایت
بعضی علما کی نزدیک معتبر نہین ہی دوسری جب انہون نی گناہ کیا تہا اوسوقت مین محض فرشتی نرہی تہی بلکہ
بعضی صفات بشریت کی اونکو لاحق ہوگئی تہی اور گناہ کی بعد بہت نادم ہوئی اور اللہ نی گناہ کی سزا اونکو دی
اب تلک بابل کی کنوئین مین قید اور سخت عذاب مین مبتلا ہین قیامت تک عذاب مین رہینگی برخلاف تمہاری
بڑی دیوتاؤن کی کہ بقول تمہاری رنگارنگ گناہ اونسی ہوئی اور بیگانی بہو بیٹیون سی بہوگ یعنی مزی کرتی ہی
اور کبہی پشیمان نہوئی دیوتا کیا اگر اونکو سانڈ کہو تو بجا ہی **فصل تیسری** بیچ بیان کتابون آسمانی کے
ہم یقین رکہتی ہین اسبات پر کہ بعضی پیغمبرون پر حق تعالی کی طرف سی لوگون کی ہدایت کی لئی کتابین نازل
ہوئین کہ وہ خاص اللہ کی کلام ہین اون مین سی چار کتابین مشہور ہین توریت حضرت موسی علیہ السلام پر

نازل ہوئی زبور حضرت داود علیہ السلام پر انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر قرآن شریف حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم پر مگر جب سی قرآن شریف اوترا پہلی کتابون پر چلنی کی حاجت نرہی اب یہہ خدای تعالی کا حکم ہی
کہ ہر کوئی اپنی چال و چلن بموجب حکم قران شریف کی رکہی اور ہندؤن کی نزدیک کتاب آسمانی چارون بید ہین
مہابہارت مین لکہا ہی کہ بید کو چار حصہ بیاس نی کر دیا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ چارون بید برہما کی چارون منہہ ہی
نکلی ہین اور برہما کی چار مونہہ ہونیکا سبب اس باب کی چوتہی فصل مین لکہا ہی اب سنا چاہیی کہ قران شریف
مین کتنی کچہہ خوبیان اور مطالب ہین کہ بیان مین نہین آسکتی پر بطور مختصر کی یہان بیان کرتا ہون **پہلی
خوبی** یہہ کہ بمقتضای عقل کا یہی ہی کہ جو کتاب آسمانی بندون پر اوترے ایسی زبان مین ہو کہ وہ زبان دنیا مین
بولی جاتی ہو اور جو نبی اوس کتاب کو لاوی اوسکی اور اوسکی قوم کی بولی خاص وہی زبان ہو کہ جسمین وہ کتاب
اوتری تا کہ لوگون پر خدای تعالی کا الزام پورا ہو سو یہہ صفت قرآن مجید مین موجود ہی نہ یہہ کہ ایسی زبان مین ہو کہ
اب وہ ساری عالم مین کسیکی بولی نہین ہی جیسی ہندون کی بید کہ انکو کتاب آسمانی کہتی ہین اور ایسی بولی
مین ہین کہ وہ کسی بشر کی کلام نہین ہی بلکہ بڑی بڑی پنڈتون سی کوئی ہزار مین ایک ہوگا کہ بید کی معنی سمجہتا
ہوگا ٭ **دوسری خوبی** عقلا یہہ بات ثابت ہی کہ جو شخص کتاب آسمانی بندون پر لیکی آوی چاہیی کہ اچہی
صفتون سی موصوف اور بری کامون سی بچنی والا ہو سو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جنکی ہاتہہ سی
ہمکو قران شریف پہنچا ہی ایسی ہی تہی چنانچہ اسکا بیان انشاء اللہ تعالی اسباب کی چوتہی فصل مین ہوگا نہ یہہ
کہ وہ شخص فاسق اور نفسانی ہو چنانچہ برہما کہ ہندو اوسکو حامل کتاب آسمانی جانتی ہین اور اوسکا فاسق اور
نفسانی ہونا انہین کی دین سی ثابت ہی چنانچہ اسکا بیان بہی اسی باب کی چوتہی فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالی
تیسری خوبی لازم ہی کہ جو خبرین غیب کی اور اصل اصول دین کی کتاب آسمانی سی ثابت ہون اونمین اختلاف
نہو ورنہ کلام الہی پر کذب لازم آویگا سو قران شریف کی کسی خبر مین اور اصول دین مین باہم خلاف نہین سی نہ یہہ
کہ اوسکی اخبار اور اصول مین بڑا اختلاف ہو جیسی ہندؤن کی چہہ شاستر کہ بقول انکی بید ہی نکلی ہین اور انکی اخبار اور
اصول دین مین اختلاف عظیم ہی کہ بیان اوسکا اسباب کی پانچوین اور ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور
کچہہ حال اس اختلاف کا اسباب کی پہلی فصل سی معلوم ہو چکا ہی ٭ **چوتہی خوبی** مناسب ہے کہ کتاب آسمانی بر سبیل
عموم ساری جہان مین پہیلجاوی سو قرآن شریف اس کثرت سی جہان مین پہیلا ہوا ہی کہ کوئی بستی اہل اسلام کی
ایسی نہوگی کہ جسمین دو چار قران شریف نہ نکلینگی نہ یہہ کہ ہزار تلاش اور تردد سی کسی پرگنہ مین ملی نہ ملی جیسی
ہندؤنکی بید شاید بنارس مین موجود ہون گی اور کہین پتا نہین لگتا **پانچوین خوبی** جب تلک خدا پاک کو

اوس کتاب آسمانی کا حکم عالم مین جاری رکہنا ہو جا ہیگی اوتنی مدت تک مدار حق ہی وہ کتاب تحریف سی محفوظ رہی اور عالم سی گم ہو جاوی سو قرآن مجید کا حکم خدا پاک کو قیامت تک باقی رکہنا منظور ہی قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہی کہ حضرت کی وقت سی ابتلک صدہا اور ہزارہا اور لکہہا حافظ قرآن مجید کی عالم مین موجود ہین اور اس مقام ایک اور بات ہے کہ قرآن مجید کی صداقت اور حضرت کے پیغمبری کی حق ہونی پر دلیل روشن ہی اور وہ یہہ ہی کہ حق تعالی فرمایا ہی وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی ہم اس قرآن کی حفاظت آپ کرنیوالی ہین سو یہہ پیشین گوی ظاہر ہوی کہ قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہی کہ مشرق سی مغرب تک جتنی نسخہ قرآن مجید کی موجود ہین سب مین وہی الفاظ موجود ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اصحابونکو پہنچی تہی کسیمین زیر و زبر کا بہی اختلاف نہین ہی اور جب کہین سی کچہہ غلطی ظاہر ہوتی ہی تو فی الفور حافظ اور عالم اوسکو نکال دیتی ہین یہہ کہ حامل کتاب سی اوسکی پہنچنی مین شک ہو جیسی ہندون کی بید کہ معلوم نہین کسکی کلام ہین اور کسکی ہاتہہ سی پہنچی اور ساری جہان مین ایک بہی حافظ اونکا ایسا نہین ہی جسکی زبان پر یاد ہون اور اسمقام مین اگر ہندو یہہ کہین کہ بید خدا کی کلام قدیم ہین اور بزرگون سی ہمکو پہنچی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ تم لوگ تو اریخ کی بہت کچی ہو تمہاری روایت کی حفاظت بالکل نہین ہی اور ہماری روایت کی حفاظت کے لئی ایک علم جدا مقرر ہی چنانچہ اسکا بیان چوتہی باب مین آویگا انشاء اللہ تعالے اس سی یہہ بہی شک ہوتا ہی کہ خدا جانی بزرگون سی اصل مین کچہہ وجود رکہتا ہی یا یون ہی تمہاری بڑون کے وہم و خیال بندی ہی اور اس بید کے بابت خود تمہاری بعضی شاستر اس قول کی برخلاف کہتی ہین چنانچہ منو شاستر مین ہی کہ برہما نے بیدونکو آگ اور ہوا اور سورج سی حاصل کیا اب ذرا انصاف کرو کہ بموجب اس قول کی بید خدا کا کلام اور قدیم کہان ہا **چہٹی خوبی** باوجود رنگینی عبارت اور اسکو تو ہین علم صرف اور نحو اور بیان کی جہوٹہہ سی خالی ہی اور طرح طرح کی مضمون اوسمین ہین چنانچہ جتنی علم دین کی ہین فقہ اور اصول اور تصوف اور اخلاق اور علم کلام وغیرہم سب قرآن ہی سی نکلی ہین بلکہ سوای انکی جتنی علم دنیا مین ہین سب کا اصل قرآن مین پایا جاتا ہی لیکن سمجہنی کو عقل سلیم اور فہم مستقیم چاہیی اور کچہہ بیان اس بات کا انشاء اللہ تعالی اسی باب کی چوتہی فصل مین ہوگا **ساتوین خوبی** لایق ہی کہ اوس کلام مین بہت اللہ کی تعریف اور توحید کا بیان ہو چنانچہ قرآن شریف مین جابجا توحید کی خوبی اور شرک کی برای کا بیان ہی نہ یہہ کہ اوس کلام کی مضمون سی اللہ کے تعطیل اور غیرون کی تعریف بہت نکلی چنانچہ ہندون کی بید کہ اللہ کے توحید کا بیان اوسمین کم ہی بلکہ بعضی شاستر کہ بید ہی سی نکلی ہین اونسی اللہ کا خالق ہونا ثابت نہین بلکہ معطل ہونا ثابت ہی چنانچہ اسی باب کے ساتوین فصل سی معلوم ہوگا اور سوای اللہ کے دوسرونکی تعریف بہت سے موجود ہی اور گایتری کہ انکی نزدیک ساری بیدونکا خلاصہ اور سب منترون سے افضل ہے اسیمین سورج

اوسکو مول نتر کہتی مین سو اوسمین اللہ کا ذکر بہی نہین ہی بلکہ سورج ہی کا ذکر ہی اور اوسکا مضمون بہی خراب اور
مخالف توحید کی ہی چنانچہ گایتری کی تعریف اور اوسکی معنی کا بیان انشاء اللہ تعالی دوسری باب کی پہلی فصل مین
ہوگا واللہ علم بالصواب **فصل چوتہی** بیچ بیان اون شخصون کی جو اللہ تعالی کی عبادت کی راہ بتلاتی مین اور
اونکی وسیلے ہر کوئی اپنی بہتری کو پہنچتا ہی اور اونکی متابعت بدون کسیکو نجات نہین حاصل ہوتی جاننا چاہی
کہ جو چیزین کہ زمین پر ہین سب اللہ تعالے نی واسطی فائدہ انسان کی بنائی ہین اور انسانکو اسواسطی بنایا ہی کہ اپنی
سعادت حاصل کری اور سعادت اسکی کیا ہی ہمیشہ کی آرام مین رہنا اور ہمیشہ کی دکہہ سی بچنا اور یہہ بات اوسوقت
حاصل ہو کہ اپنی مالک اور پیدا کرنیوالی کو پہچان کر اوسکی رضامندی اور نارضامندی کی کام جانکر اوسیکے
حکم کا تابع رہی اوسکے رضامندی کی کام کرے اور نارضامندی کی کامون سی بچی سو ہر کسیکو
چاہی کہ ایسی شخص کو جس سی اللہ کی رضامندی اور نارضامندی کی باتین معلوم ہون تلاش کر کی اپنا اوستاد
و مرشد بناوی اور جو زمانہ حال مین ایسا شخص نملی تو اس زمانہ سی پہلی جو کوئی ایسا شخص گذرا ہو اوسکا کلام
معتبر کتابون اور معتبر آدمیون کی زبانون سی دریافت کر کی اوسکی متابعت کری پر ایسی شخص کی تلاش اور شناخت
مین خوب فکر اور غور کرنا چاہی کیونکہ **فرد** ای بسا ابلیس آدم روی ہست ٭ پس بہر دستی نباید داد دست ٭
سو ایسی شخص کی شناخت بموجب اعتقاد ہم مسلمانون کی یون ہی کہ اللہ صاحب نی اپنی بندونکی بہتری کی واسطی
اوراپنی رضامندی اور نارضامندی کی باتین بتلانی کیواسطی انہین آدمیون مین سی ایسی شخص مقرر کی ہین کہ وہ
لوگ اللہ کی بہت مقبول ہین اور اونکا مرتبہ اللہ کی نزدیک سارے مخلوقات سی زیادہ ہی اور اللہ تعالی نی اپنی پیغام
اونکی زبانی بندون پر بہیجی ہین سواسطی اونکو پیغامبر اور نبی اور رسول کہتی ہین اور وہ لوگ ایسی نیک اور خوش
اخلاق ہوتی ہین کہ اونسی کبہی تمام عمر مین برا کام نہین صادر ہوتا اور طمع اور حرص سی بالکل پاک ہوتی ہین
نہ کبہی جہوٹہہ بولین نہ کسی سی مکر اور فریب کرین نہ کسی پر ظلم کرین ایک لقمہ کی چوری بہی اونسی ہونی درست نہین
غرض اونسی قصدا کوئی گناہ نہین ہوتا کیونکہ اگر پیغمبر بری کام کرنی لگین تو اورونکو بری کامون سی کسطرح
ہٹاوین اور لوگ اونکی بات کا اعتبار کسطرح کرین بدکار اور مکار کی بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا پہر وہ اللہ کے رسول
لوگونسی فرماتی ہین کہ ہمکو اللہ تعالی نی تمہاری طرف بہیجا ہی ہم تمکو سعادت کی راہ بتلانی والی ہین تم ہماری متابعت
کرو اور نہین تو ہمیشہ دوزخ کی آگ مین جلوگی پہر جب لوگ اونکی پیغمبر ہونی پر کوئی نشان مانگتی ہین تو اللہ تعالی اونکے
سچی کرنیکو اونکی ہاتہہ سی بعضی ایسی کام ظاہر کردیتا ہی جو اللہ کی عادت کی برخلاف ہوتی ہین جیسی کہ سوکہی لکڑی
کا گہوڑا کر دینا اور دو تین سیر اناج سی سیکڑون آدمیون کا پیٹ بہر دینا اور بعضی چیزین غیب کی بتلا دینی

اور اونگلیون سی پانی کا نالا چلا دینا علی ہذا القیاس اور باتین ظاہر ہو جاتی ہین اور ایسا کام جو پیغمبر کی ہاتہہ پر
ظاہر ہوتا ہی تو اوسکو معجزہ کہتی ہین سو پیغمبر جہان مین بی شمار ہوئی ہین گنتی اونکی اللہ خوب جانتا ہی سب
سی پہلی حضرت آدم علیہ السلام کہ سب آدمی اونہین کی اولاد ہین اور سب سی پیچھی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
لیکن روح پاک آپکی سب سی پہلی پیدا ہوئی مکہ معظمہ مین حضرت پیدا ہوئی جب اونکی عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالی
نی حضرت جبرئیل فرشتہ اونپر بہیجا اونکی ذریعہ سی پیغمبری ہوئی قرآن شریف اوترنا شروع ہوا پہر تیرہ برس مکہ مین رہی
وہان سی معراج ہوئی حضرت جبرئیل براق واسطی سواری حضرت کی لیکر آئی حضرت کو سوار کرکی مسجد اقصی مین لیگئے
اور وہان سی ساتون آسمانون پر تشریف لیگئی عرش کرسی سب کچہہ دیکہا بہشت دوزخ کی بہی سیر کی اوس رات
مین بڑی بڑی نعمتین خدا سی پائین پہر جب حضرت ترپن برس کی ہوئی خدا کی حکم سی مدینہ شریف کو تشریف
لیگئی دس برس وہان رہی وہان ہی انتقال ہوا قبر شریف وہان ہی ہی چار کرسی آپکی یہہ ہین حضرت محمد
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بیتا عبد اللہ کا عبد اللہ بیتا عبد المطلب کا عبد المطلب بیتا ہاشم کا ہاشم بیتا عبد المناف کا
تریستہہ برس کی آپکی عمر ہوئی اللہ تعالی نی پیغمبری آپ پر ختم کری اب قیامت تلک حضرت ہی کا دین اللہ تعالی کے
جناب مین مقبول ہی پچہلی دین سب منسوخ ہوگئی ایکدفعہ حضرت عیسی علیہ السلام کہ اب آسمان پر ہین دنیا مین تشریف لاوینگے
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی دین پر ہونگی اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتہہ سی بہت معجزی
ظاہر ہوئی چند معجزات کا ذکر یہان کیا جاتا ہی کتاب تفسیر مین لکہا ہی کہ حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ محدث نی اپنی
کتاب دلائل النبوۃ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سی نقل کیا ہی کہ ایکبار رات کو مکہ کی بت پرست سردار جیسی
ابو جہل ابن ہشام اور عاص بن وائل اور اسود بن مطلب وغیرہ جمع ہوکر حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی
اور کہا کہ اگر تو سچا پیغمبر ہی تو چاند کو دو ٹکڑی کرکی ہمین دکہا دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی چاند کی دو ٹکڑی
ہوگئی اور پہر مل گئی اور حضرت امام احمد حنبل اپنی کتاب مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کرتی ہین کہ پیغمبر
خدا کی سامنی چاند کی دو ٹکڑی ہوئی مکہ کی بت پرستون نی دیکہا اور کہنے لگی کہ اگر اس شخص نے جادو کیا ہی تو ہماری
اوپر کیا ہوگا نہ کہ ساری جہان پر پس باہر سی جو مسافر لوگ آوین اون سی پوچہنا چاہیی پہر جب مسافر لوگ آئی انہون نے اس
واقعہ کی دیکہنی کی گواہی دی اور اس معجزی کی روایت اور بہی بہت سے محدثون نی مثل حضرت امام بخاری و مسلم وغیرہ
نی بہت سی اصحابون سے بیان کی ہی اور اس معجزی کی خبر خدای تعالی نی قران مجید مین بہی دی ہی اون بی دینون
کی واسطی جنکی نزدیک قیامت کا قایم ہونا اور آسمان کا پہٹ جانا محال تہا جیسی فرمایا اللہ تعالی نی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ
وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ یعنی قیامت نزدیک

معجزہ یعنی عاجز کردینی والا مخالفون کا اور کرامات وغیرہ کا بیان ہوتی ہی باب مین آدمی کا ۱۲ منہ
مسجد اقصی یعنی بیت المقدس ۱۲ منہ
منسوخ کی یعنی ... ہوگئی بلکہ اون پر عمل کرنا موقوف ہوا یعنی جو باتین ... دینون کی اس دین کے مخالف ہین اون پر عمل موقوف ہوا اور یہہ اختلاف اعمال اور فروع مین ہی نہ اعتقاد اور اصول دین مین ہی ۱۲ منہ

پہنچی اور اگر تمکو شک ہو کہ آسمان کیونکر پہٹ جاویگا دیکھو چاند پہٹ گیا اور بعد ہونیکا یہہ حال ہی کہ اگر کوئی نشانی
دیکھتی ہین تو ٹال جاتی ہین اور کہتی ہین کہ جادو ہی قدیم اور حضرت امام مسلم نی حضرت ابن عباس اور حضرت سلمہ
صحابیون سی روایت کی ہی کہ حنین کی لڑائی مین جب بت پرست موذیون کا ازدحام اور ہجوم ہوا اور مسلمانون پر
وی ٹوٹ پڑی اور ہزارون ہی تہی تو پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک مٹہی خاک کی اوٹہاکر اونکی لشکر
کی طرف پہینکی تو کوئی اونمین ایسا باقی نرہا کہ جسکی انکہون مین خاک نہ بہر گئی ہو اور اونہون نی ہزیمت فاحش
اوٹہائی اور شکست کہائی اور مشکوۃ شریف اور روضۃ الاحباب معارج النبوۃ وغیرہ کتابون مین لکہا ہی کہ ایکدفعہ
عرب کے بہت سے کافر جمع ہو کر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ لڑائی کرنیکو مدینہ منورہ پر چڑہ کر آئی حضرت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی سلمان رضی اللہ عنہ فارسی اصحابی کی مشورہ سی حکم فرمایا کہ اپنی اور اونکی فوج کی بیچ ایک
خندق کہودی جاوی پس حضرت کی اصحاب خندق کہودنی لگی اور حضرت باوجود اوس عظمت اور شان کے آپ بہی
یارون کی ساتہہ خندق کی کہودنی مین شریک تہی ناگہان ایک جگہہ خندق مین ایسا سخت پتہر ظاہر ہوا کہ لوگ
اوسکی توڑنی سی عاجز ہوی یہہ حال حضرت کی خدمت مین عرض کیا گیا حضرت نی اپنی ہاتہہ مبارک سی اوپر
سابل مارا وہ پتہر چور ہو کر ریت بن گیا اور حضرت کی پیٹ پر بسبب غلبہ بہوک کی پتہر بندہا ہوا تہا کسواسطی کہ اوس
ہنگامہ مین بہادرونکو تین دن سی روٹی کہانیکا اتفاق نہین ہوا تہا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مینی
حضرت کی بہوک کا حال دریافت کر کی اپنی گہر آکر ایک بزغالہ ذبح کیا اور میری بیوی نی بقدر چار سیر جو کہ اوتنی ہی
موجود تہی پیسی اور مینی حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر آہستہ آپ سی عرض کیا کہ اتنا کچہہ سامان ضیافت کا
میری گہر ہی آپ اور کئی اصحاب آپکی ساتہہ میری گہر تشریف لیچلین حضرت نی آواز بلند فرمایا کہ ای خندق والو
جابر نی تمہاری مہمانی کی ہی جلد آؤ اور مجہی فرمایا کہ جب تلک مین تمہاری نہ آون ہنڈیا کو چولہی سی نچی نہ اوتارو
اور روٹی مت پکائیو پہر حضرت ہماری گہر تشریف لائی اور گندہی ہوی آٹی مین اور گوشت کے ہنڈیا مین اپنی موہنہ
مبارک کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی اور روٹیان پکانی کا حکم دیا اور حضرت اپنی ہاتہہ مبارک سی روٹے
تندور سی نکالکر گوشت اور شوروی مین ملاکر لوگون کو کہلاتی تہی یہانتک کہ ہزار بہوکہون نی پیٹ بہر کی کہایا
اور حضرت کی ارشاد سی ہمنی بہی کہایا اور ہمسایونکو بہی تقسیم کیا اور کتاب مشکوۃ شریف مین حضرت جابر اصحابی رضہ
سی روایت ہی کہ جنگ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسی ہوی اور حضرت کی پاس ایک برتن پانیکا تہا حضرت نی اوس سی وضو کیا
اصحاب حضرت کیطرف جہکی اور عرض کیا کہ ہم پاس باقی نہین جس سی وضو کرین اور پئین مگر یہی پانی کہ آپ کی خدمت
مین موجود ہی پہر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنا ہاتہہ مبارک اوس برتن مین ڈالا پہر حضرت کی اونگلیون مین سے

پانی کی نہرین جاری ہوین وہ پانی ہمنی پیا اور اوس سی وضو کیا کسی نی حضرت جابر رضی سی پوچھا کہ تم اوسدن
کتنی تہی حضرت جابر نی کہا کہ اگر لاکہہ ہوتی تو سیر ہو جاتی لیکن اوسدن ہم پندرہ سو آدمی تہی اور روضۃ الاحباب
اور مدارج اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکہا ہی کہ ایک اعرابی یعنی گنوار جنگل سی ایک گوہ پکڑ کی للیا راہ مین بہت لوگون
کا مجمع دیکہا اور پوچھا کہ یہہ لوگ کون اور کیون جمع ہوی ہین لوگون نی بتلایا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا
عبد اللہ کا دعوی پیغمبری کا کر رہا ہی لوگ اوسپر جمع ہوئی ہین اعرابی نی اوس جماعت مین داخل ہو کر حضرت سی کہا
کہ قسم ہی لات اور عزی کی کہ تجسی زیادہ جہوٹا اور میرا دشمن کوی نہین حضرت عمر نی چاہا کہ اوسکو گوشمالی کرین
حضرت نی فرمایا کہ ای عمر درجہ حلم کا درجہ نبوت سی نزدیک ہی پہر حضرت نی فرمایا ای اعرابی قسم ہی خدا کی کہ مین
زمین اور آسمان مین امانتدار ہون اور آدمیون اور فرشتون کی نزدیک سراہا گیا ہون خدا سی ڈر اور بتون کی
پرستش کو چہوڑ اور اللہ صاحب کی وحدانیت اور میری پیغمبری کو مان اعرابی نی کہا قسم ہے لات اور عزی کی کہ مین
تجہپر ایمان نہین لاتا جبتک یہہ گوہ تجہپر ایمان نہ لاوی اور گوہ کو حضرت کی آگی چہوڑ دیا گوہ بہاگنی لگی حضرت نے
فرمایا ای گوہ آگی آ گوہ ہٹ آگی پہر حضرت نی فرمایا ای گوہ گوہ نی خوش آوازی سی کہا لبیک وسعدیک حضرت
نی فرمایا تو کسکی بندگی کرتی ہی بولی اوس اللہ کی بندگی کرتی ہون جسکا عرش ہی آسمان مین اور اوسکی حکومت
ہی زمین مین اور بہشت مین اوسکی رحمت ہے اور دوزخ مین اوسکا عذاب ہے حضرت نی فرمایا مین کون ہون بولی تو
رسول ہی پروردگار عالمیان کا اور خاتم ہی پیغمبرونکا جو کوئی تمکو سچا جانی نجات پاوی اور جو کوی تمکو جہوٹا کہی
دوزخ مین مبتلا ہوا اعرابی گوہ کی زبانی یہہ باتین سنکر حیران ہوا اور کہا مین اور کوئی دلیل اور معجزہ نہین مانگتا
یعنی مجہی اتنی ہی بات سی آپکی سچی ہونیکا یقین ہو گیا پہر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وانک عبدہ ورسولہ
کہا قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مین آیا تہا اوس وقت آپسی زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تہا اب مین تمکو
اپنی کان اور آنکہہ اور مان اور باپ اور اولاد سی زیادہ دوست کہتا ہون حضرت نی فرمایا الحمد للہ اور مشکوۃ وغیرہ
مین لکہا ہی کہ حضرت امام بخاری نی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سی نقل کیا ہی کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام ایک
ستون مسجد سی کہ کہجور کی لکڑی کا تہا تکیہ لگا کر خطبہ فرمایا کرتی تہی جب حضرت کی لئی منبر تیار کیا گیا حضرت منبر پر
تشریف لائی وہ ستون ایسا چلانی لگا گویا ابہی پہٹ جاتا ہی جناب ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام منبر سے اوتری ہو اور اوس
ستونکو اپنی بدن مبارک سی لگایا تب وہ ستون اسطرح رونی لگا جیسی چہوٹا لڑکا روتا ہو اور کوی اوسکو دلاسی چپ کرا دی
اور وہ روتا رہی آخر وہ ستون خاموش ہوا حضرت سید الانبیا علیہ السلام نی فرمایا کہ یہہ ستون اللہ کا ذکر سنا کرتا تہا
اوسکی غم سی رونی لگا تہا اور روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ حضرت عقیل حضرت علی کی بہائی نی بیغمبر

بیان کیا کہ مین ایک سفر مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تہا دو فرسنگ مین مینی حضرت کی کئی معجزی دیکھی
ایک یہہ کہ مین پیاسا تہا حضرت سی پیاس کا حال ذکر کیا آپ نی فرمایا کہ جاو اوس پہاڑ سی کہہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہی
مجکو پانی دی مینی بموجب فرمودہ حضرت کی عمل کیا پہاڑ مجہسی بات کرنی لگا اور کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض
کر کہ مجکو جب سی یہہ بات معلوم ہوئی ہی کہ حق تعالی نی فرمایا ہی کہ ڈرو دوزخ سی جسکا ایندہن آدمی اور پتہر ہین مین اتنا رویا
ہون کہ مجہہ مین پانی باقی نہین رہا دوسرا یہہ کہ اوسیدن حضرت نی چاہا کہ قضای حاجت کرین اوسکو کوئی آڑ نہتی وہان سی دور
کئی درخت تہی حضرت نی اون درختونکو فرمایا کہ تم مجکو چہپالو درخت گنبذ کی مانند جمع ہوی حضرت اوس پردہ مین قضای
حاجت کو گئی تیسرا یہہ کہ ہم ایک مقام پر پہنچی ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کی آگی دو زانو ہو کر کہنی لگا
الامان الامان اور اوسکی پیچہی سی ایک اعرابی تلوار کہینچی ہوئی آیا حضرت نی فرمایا ای اعرابی تو اس بیچارہ سی کیا چاہتا
ہی کہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کو مینی اس لئی خریدا ہی کہ میرا کام کری اور مجکو اس سی نفع ہو اب یہہ
میری نافرمانی کرتا ہی مین نی یہہ قصد کیا ہی کہ اسکو ذبح کر کی اسکی گوشت سی نفع پکڑون حضرت نی اونٹ سی فرمایا تو
کیون باغی ہوا ہی اونٹ نی عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کچہہ ہواسطی اسکی نافرمانی نہین کرتا جو اسکا کام
نکرون بلکہ مینی سنا ہی کہ آپ نی فرمایا ہی کہ جو کوئی عشا کی نماز نہ ادا کری اوسکو اللہ کا عذاب پہنچی اور یہہ اعرابی معہ
اپنی قوم کی عشا کی نماز نہین پڑہتی مین اسواسطی بہاگتا ہون کہ مبادا انکی شامت سی مجہی بہی عذاب پہنچی حضرت نی
فرمایا کہ ای اعرابی ایسا ہی ہی جو یہہ کہتا ہی عرض کیا کہ ایسا ہی ہی پر مینی عہد کیا کہ پہر رات کی نماز مین سستی نکرونگا
اور اپنی قوم کو بہی تاکید کرونگا اس ہی پیچہی اونٹ اوسکا فرمان بردار ہوا اور معارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین لکہا
ہی کہ ایکدفعہ حضرت نی کئی سنگریزہ زمین سی اپنی ہاتہہ مین لئی سنگریزہ اللہ کی ثنا کی بیان کرنی لگی اسطرح کی آواز سی جیسی
زنبور عسل کی آواز ہوتی ہی جب حضرت نی سنگریزونکو زمین پر رکہہ دیا چپ ہو گئی پہر اونکو اوٹہا کر حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی ہاتہہ مین رکہدیا اوسیطرح سی تسبیح کرنی لگی پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کی ہاتہہ مین رکہدیا اوسی طرح تسبیح کرتی تہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ بہی وہان حاضر تہی
اونکی ہاتہہ مین بہی سنگریزون نی تسبیح کی اسطور پر کہ سبحان اللہ والحمد للہ ابوذر رضی اللہ عنہ نی موجب حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنگریزونکو اپنی ہاتہہ مین اوٹہایا سنگریزون نی تسبیح نکی ابوذر رضی اللہ عنہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کیا ہوا کہ سنگریزی انکی ہاتہونمین تسبیح بولتی تہی میری ہاتہہ مین خاموش ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای
ابوذر تو چاہتا ہی خلفای راشدین کی برابر ہو یہہ نہین ہوسکتا اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکہا ہی کہ حضرت بریدہ رضی
اللہ عنہ بن حصیب نی بیان کیا کہ ایک اعرابی نی حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپکی خدمت مین

مسلمان ہوکر آیا ہوں پر مجہکو ایک معجزہ دکہلائی تاکہ میرا یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تو کیا معجزہ چاہتا ہی عوض کیا کہ اس درخت کو بلائی آپ نی فرمایا کہ جا اور میری زبانی درخت کو پیغام پہنچاکر بلا لا اعرابی درخت پاس گیا اور کہا کہ اللہ کا رسول علیہ السلام تجکو بلاتا ہی درخت اپنی رگ وریشہ کو زمین سی کہینچکر حضرت کیطرف روانہ ہوا اور خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوکر کہا السلام علیک یا رسول اللہ اعرابی نی کہا بس مجہی اتنا ہی معجزہ کفایت کرتا ہی پہر موجب حکم حضرت کی وہ درخت اپنی اوسی جگہہ پر جا رہا اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ طایف کی مہم مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہوی چلی جاتی تہی ایک بیری کی درخت پر پہنچی جسمین کانٹی بہت تہی اور اوسوقت حضرت کی آنکہین خواب آلودہ تہین جب درخت کی قریب ہوئی وہ درخت بیچ سی پہٹ کر آدہا ایکطرف اور آدہا دوسری طرف ہوگیا اور حضرت کا اونٹ سلامتی سی اوسمین کو گذر گیا کہتی ہین کہ وہ درخت ابتلک اوسیطرح دوپارہ ہوا کہڑا ہی اور اوسکو سدرۃ النبی یعنی نبی صاحب کی بیری کہتی ہین اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نی بیان کیا کہ مین بہت بہوکہا تہا حضرت نی میرا حال دیکہکر مجہی اپنی گہر بلاکر ایک دودہ کی پیالہ سی تمام اہل صفہ کو شکم سیر کیا پہر مجہی پیٹ بہر کی پلایا پہر حضرت نی آپ پیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنی لڑکیکو حضرت کی خدمت مین لائی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا صبح اور شام کو دیوانہ بن جاتا ہی حضرت نی اپنا ہاتہہ مبارک اوسکی سینہ پر لگایا اور دعا کری تو اوس بچہ کو قی آئی اور مانند ایک بچہ کتا کی پلّا سا اوسکی اندر سی نکلا اور چلا گیا لڑکا تندرست ہوا اور سوای اسکی اور معجزات کا حال جسکو دریافت کرنا ہو کتب سیر اور حدیث کو مطالعہ کری اور سب سے بڑا معجزا حضرت کی پیغمبری کا گواہ قرآن مجید کلام الہی ہی کہ باوجودیکہ عرب مین شاعر بڑی کامل فصیح تہی اور وہ لوگ اپنی زبان آوری مین اپنی مقابلہ مین ساری جہان کو عجم یعنی گونگا کہتی ہین اور اون مین سی بہت لوگ بسبب بغض اور عداوت اور کبر کی تمنا کہتی تہی کہ کسیطرح حضرت کو جہوٹہہ کا الزام دین اور اونہون نے ماری غیرت کی حضرت کی دشمنی مین اپنی مال اور جانین تلف کین جب حضرت نی قرآن شریف کی مقابلہ مین ایک سورت اونکی تصنیف مانگی اور یہہ بہی فرمایا کہ تم سی ہرگز نہ بن آوی گی سو اون سی نہ بن آئی اور اونکی سب فصاحت اور شاعری اجکہہ گم ہوی اور ایک سورت کی کہنی سی عاجز ہوگئی چنانچہ فرمایا ہی حق سبحانہ وتعالی نی سورہ بقر کی تیسری رکوع مین وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ یعنی ای لوگو اور اگر تم ہو شک مین اس کلام سی جو اوتارا ہمنی اپنی بندی پر تو لی آؤ ایک سورہ اس قسم کی اور بلاؤ جنکو حاضر کرتی ہو اللہ کے سوا اگر تم سچی ہو اور اسکی آگی یون فرمایا وَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ یعنی پہر اگر نکرو اور ہرگز نکرو گی تو بچو آگ سی جسکا ایندہن

ہین آدمی اور پتھر تیاری منکرون کی واسطی اور سورہ یونس کے چوتھی رکوع مین یون فرمایا اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ
قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنی کیا لوگ
کہتی ہین یہہ بنالایا تو کہہ تم لی آؤ ایک سورۃ ایسی اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کی سوا اگر تم سچی ہو اور سورہ ہود کی
دوسری رکوع مین یون فرمایا اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا
مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا
اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ الآیۃ یعنی کیا کہتی ہین باندہ لایا ہی اسکو تو کہہ تم لی آؤ ایک دس سورتین ایسی باندہ کر اور
پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر ہو تم سچی پہر اگر نہ کرین تمہارا کہنا تو جان لو کہ یہہ تو اترا ہی اللہ کی خبر سی اور سورہ
بنی اسرائیل کی دسوین رکوع مین یون فرمایا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ
هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا یعنی کہہ کہ اگر جمع ہووین آدمی
اور جن اسپر کہ لاوین ایسا قران نہ لاوینگے ایسا اور پڑی مدد کرین ایک کی ایک دیکہو یہہ آیتین قران مجید کے
حضرت کی تصدیق نبوۃ اور قران مجید کی کلام الہی ہونی پر کیسی دلیل قاطع ہین یعنی معاذ اللہ اگر فرضا پیغمبر خدا
علیہ الصلوۃ والسلام پیغمبری کی دعوی مین جہوٹی ہوتی تو صدہا شاعر فصیح کی سامنی کبہی یون نہ کہتی کہ اس
قران کی مانند دس سورتین یا ایک سورۃ تم سی اور تمہاری شاہدین اور مددگارون سی تمام جن اور آدمیون سے
نہ بن سکینگی کیونکہ جہوٹا مدعی جانتا ہی کہ جیسا مین آدمی ہون ایسی ہی اور لوگ ہین اگر یہہ کہونگا کہ اس کلام کی
مانند تمسی ہرگز نہ بن آوی گی تو شاید کوئی شخص اسکی مقابلہ مین ایسی ہی کلام کہہ لاوی تو مین شرمندہ ہو جاؤن
غرض بہر صورت جہوٹی آدمی سی ایسا دعوی ہرگز نہین ہو سکتا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صادق تہی اور یہہ
کلام بیشک اللہ کا کلام تہا اسواسطی چار مقام مین قران شریف سی صاف ظاہر ہی کہ ایسا کلام کوئی نہین کہہ سکتا
سو کوئی نہ کہہ سکا اور جاننا چاہئی کہ حضرت کی وقت سی اب تک ہر زمانہ مین دین اسلام کی دشمن بہت ہوتی رہی اور
اس زمانہ مین پادری لوگ دن رات اسی فکر مین رہتی ہین کہ کسی وجہ سی دین مسلمانی کو باطل ٹہیراوین اور اسکام کیواسطے
طرح طرح کی علوم اور زبان عربی کو بخوبی سیکہتی ہین کسیوقت مین قران شریف کی مانند کسی نی دو تین سطر کی عبارت
بہی نہین لکہی اور یہ ظاہر ہی کہ بیان خال و خط اور قد و بالا اور ناز و ادا اور شادی و غم اور ہجر اور وصل اور شراب اور
کباب اور بزم و رزم و باغ و صحرا وغیرہ مضامین جسمین فصاحت و بلاغت و صنایع اور بدایع اور معانی و بیان کے
گنجائش بہت ہوا کرتی ہی سو قران شریف مین نہین ہی اور جہوٹہہ اور مبالغہ شاعرانہ سی بالکل خالی رکہی بلکہ مبدأ
اور معاد کی صفات اور حالات اور قوانین عبادات اور معاملات اور بیان اخلاق مہلکات اور منجیات وغیرہ

سراپا دانائی کی باتون کی بیان مین ہی جیسی فرمایا حق تعالی نی وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا
الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا یعنی اور پہیر پہیر سمجہایا ہمنی لوگون کو اس قرآن مین
ہر کہاوت سو نہین رہتی بہت لوگون نی ناشکری کی آور باوجود اسکی خوبی اور رنگینی عبارت کی اور رعایت قواعد علم بیان
اور معنی بہی اوسمین ہی پر آدمی منصف غور کرنیوالا چاہئی تاکہ ان دلایل مین فکر کری اور قران شریف کی مضامین
اور عبارات کو سمجہکی قران شریف کے کلام الٰہی ہونیکو اور حضرت کی نبی برحق ہونیکو عقل سی سمجہی کہ عقل سلیم کے نزدیک
اسبات مین ایکذرہ بہر بہی شبہ اور شک نہین ہی اور اگر کوئی اس سی بہی نہ ہدایت پاوی تو کم بخت ازلی ہی اور
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق اور اعمال بہت پسندیدہ اور برگزیدہ تہی کہ اونکی پیغمبر ہونی پر
دلیل قاطع اور برہان ساطع ہین از آن جملہ مشکوۃ شریف مین لکہا ہی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین
کہ مینی دس برس تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اتنی عرصہ مین کبہی مجکو اُف نہین فرمایا اور نہ کبہی فرمایا ف اف ایک لفظ محاورہ عرب مین ہی جسکو وقت رنج کی بولتی ہین ۱۲
کہ تونی یہہ کام کیون کیا اور نہ فرمایا کہ تونی یہہ کام کیون نہین کیا ❊ **ایضا** اور اونہین سی روایت ہی کہ یعنی ایہہ ہی مشکوۃ شریف مین ہی ۱۲
مین آٹہہ برس کی عمر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا دس برس مینی حضرت کی خدمت
کی کبہی کسی چیز کی ضائع ہونی پر حضرت نی مجہی ملامت نہین کی اور اگر کوئی آپ کی گہر والون سی مجہی
ملامت کرتا تو حضرت فرماتی کہ چہوڑ دو اسکو ملامت نکرو جو کچہہ تقدیر مین ہی وہی ہوتا ہی **ایضا** اور اونہین سی روایت ہی کہ جناب رسول یعنی مشکوۃ مین ہی ۱۲
صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خوش اخلاق تہی کہ اگر مدینہ کی لوگون کی ایک باندی بہی آپکا ہاتہہ پکڑ لیتی تو جہان وہ
چاہتی حضرت اوسکی ساتہہ چلی جاتی **ایضا** اور اونہین سی ہی کہ ایک شخص نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بکریان مشکوۃ مین ۱۲
مانگی اسقدر کہ درمیان دو پہاڑون کی تہین حضرت نی وہ سب بکریان اوسکو بخشدین پہر وہ شخص اپنی قوم
مین گیا اور جاکر کہا کہ ای میری قوم مسلمان ہوجاؤ قسم ہی اللہ کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت کچہہ دیتا ہی کہ
فقیر ہوجانی سی نہین ڈرتا **ایضا** اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی
کبہی کسی سوالی کو صاف جواب نہین دیا ❊ نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز ❊ مگر باشہد ان لا الٰہ الا اللہ ❊ **ایضا**
اور حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ چلا جاتا
تہا اور حضرت پر موٹی کناری والی چادر تہی اتنی مین ایک گنوار وہان آپہنچا اوسنی حضرت کے چادر مبارک کو
پکڑ کر حضرت کو اسقدر سختی سی کہینچا کہ حضرت اوسکی سینہ تلک آگئی یہانتک کہ مینی دیکہا اوس چادر کا کنارہ حضرت
کی گردن کی کنارہ مین چہہ گیا اور اوسکا نشان پڑ گیا تہا پہر وہ کہنی لگا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ مال
کہ تیری پاس ہی تیرا نہین اور تیری باپ کا نہین اللہ کا ہی اسمین سی مجکو دلوا پہر حضرت نی اوسکی طرف دیکہا اور

ہنسنی اور اوسکا سوال بہی پورا کردیا **ایضا** اور حضرت ابوہریرہ سی روایت ہی کہ کسینی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کافرون پر بددعا کرو آپنی فرمایا کہ مجکو اللہ نی برا کہنی کے واسطی پیغمبر نہین بنایا بلکہ مجکو لوگون کی
واسطی رحمت بہیجا ہی **ایضا** اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کسیکو گالی
ندیتی اور بازارون مین نہ چلاتی اور اگر کوئی حضرت سی بدی کرتا اوسکا بدلہ نہ لیتی معاف کردیتی **ایضا** اور
حضرت انس سی روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایسی متوکل تہی کہ اپنی نفس کیواسطی کچہہ ذخیرہ نرکہتی تہی ❊
ایضا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای عائشہ اگر مین چاہون
سونی کی پہاڑ میری ساتہہ چلین میری پاس اتنا دراز قد فرشتہ کہ کمر اوسکی کعبہ کی برابر تہی آیا اور اوسنی کہا کہ
تمہارا رب تمکو سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر چاہو تو پیغمبر بندہ اور اگر چاہو تو پیغمبر بادشاہ سو مینی حضرت
جبرائیل علیہ السلام کیطرف دیکہا یعنی بطور مشورہ پوچہنی کی پس جبرئیل نی میری طرف اشارہ کیا کہ پست کرو
نفس اپنا یعنی بندگی اور فقیری اختیار کرو پس کہا مینی کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ اسحال
سی پیچہی پہر کبہی حضرت نی تکیہ لگا کر کہانا نہین کہایا اور فرماتی کہ مین کہانا کہاتا ہون جیسی کہ بندی کہایا
کرتی ہین اور بیٹہتا ہون جیسی بندی بیٹہا کرتی ہین **ایضا** اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ سی روایت ہے
کہ ایک یہودی عالم کی کچہہ دینار حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تہی سو اوسنی حضرت پر تقاضا کیا
آپ نی فرمایا ای یہودی اسوقت میری پاس کچہہ ہی نہین کہ تجکو دون یہودی نی کہا ای محمد جب تلک تو میرا قرض
نہین ادا کریگا مین تجسی جدا نہین ہونیکا آپ نی فرمایا خیر مین تیری پاس بیٹہا رہونگا سو حضرت اوسکی پاس بیٹہی رہی پہر
نماز پڑہی حضرت نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی یعنی اوتنی مدت تک اوسی یہودی کی ساتہہ رہی اور حضرت
کی یار اوس یہودیکو جہڑکتی تہی حضرت کو اصحاب کی یہہ حرکت پسند نہ آئی اصحاب نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
بہلا ایک یہودی آپ کو روکی رکہی اور نکلنی ندی پہر حضرت نی فرمایا کہ مجکو میری پروردگار نی منع فرمایا ہی اس سے
کہ ظلم کرون کسی پر پہر جب صبح ہوئی اوس یہودی نی کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ یعنی مین ❊
گواہی دیتا ہون اس بات کے کہ تحقیق نہین بندگی کسیکی سوای اللہ کے اور گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ بیشک
تم اللہ کی بہیجی ہوئی ہو اور کہا کہ میرا آدہا مال تصدق ہے راہ خدا مین سنتی ہو مینی جو ایسی یہہ گستاخی کی سی صرف
اسواسطی کی ہی کہ دریافت کرون آپ کی تعریف جو توریت مین ہی اور وہ تعریف یہہ ہی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم بیٹا عبداللہ کا پیدایش اوسکی مکہ مین اور اوسکی ہجرت گاہ مدینہ منورہ اور ملک یعنی عظمت
اور شوکت اوسکی شام کی ملک مین نہین ہی محمد بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور

نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کے اور نہ بیہودہ بات کہنی والا پہر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ یعنی بلا شبہ
اللہ کی سوا کوئی معبود نہین اور بلا شبہ تم اللہ کی رسول ہو اور کہا یہہ میرا مال ہی بموجب حکم اللہ کی جہان اسکا
خرچ کرنا مناسب ہو وہان خرچ کرو **ایضاً** اور حضرت ابن مسعود صحابی روایت کرتی ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ و
سلم بوریی پر سوئی ہوئی تہی جب وہ اٹہی تو آپ کی بدن مبارک پر بوریا جبہ کر نشان پڑگیا تہا ابن مسعود نی عرض کیا
کہ یا رسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر آپ ہمکو فرماتی کہ ہم آپ کی لئی نرم فرش بچہادین اور اچہی کپڑی بنادین حضرت نی
فرمایا مجہی دنیا سی کیا کام ہی مجہی دنیا سی اتنی غرض ہی جیسی کسی سوار نی ایک درخت کی نیچی کچہہ آرام پکڑا اور سوار کے
ٹہرا ہا پس چلدیا اور درخت کو چہوڑ گیا **ایضاً** اور حضرت ابو امامہ صحابی سی روایت ہی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ مجکو میری پروردگار نی فرمایا کہ اگر تو چاہی تو تیری لئی بطحاء مکہ کو سونا کردون پس مینی عرض کیا کہ ای
پروردگار مین یہہ نہین چاہتا ہون مین اتنی خواہش رکہتا ہون کہ ایک روز شکم سیر ہون اور ایک روز بہوکہا رہون
پہر جب بہوکہا ہون تیری آگی عاجزی کرون اور تجکو یاد کرون اور جب شکم سیر ہون تیرا شکر ادا کرون اس مقام مین
حضرت کی اخلاق مین سی بہت ہی تہوڑا بیان ہوا ہی جسکو زیادہ دریافت کرنا ہو مدارج النبوۃ و شمایل ترمذی وغیرہ
کتب تواریخ اور حدیث سے دریافت کری کہ حضرت کی کیا نیک اخلاق تہے جیسی کہا ہی شاعر نی **فرد** مجمع اوصاف بزرگ
ذات ہی ✣ آپکی ہر بات کی کیا بات ہے ✣ اور اسیواسطے فرمایا ہی حق تعالے نی وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی ای محمد
صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑی خلق پر پیدا ہوا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ حضرت کا خلق قران ہی یعنی جو
کچہہ قران مجید مین ہی وہ بالطبع حضرت کے اخلاق ہین سبحان اللہ **فرد** وصف خُلق بکسی کہ قرآن آیت ✣ خُلق را وصف او چہ
امکان ست ✣ اور پیغمبروں کے پیچہی دین کی راہ بتلانی والی پیغمبرونکی نایب ہوتی ہین اگرچہ وہ گناہ سی بالکل پاک ہونا شرط
نہین لیکن پہر بہی اونکی افعال اور اخلاق بہت سے نیک ہوتی ہین اور اگر اونسی کوئی بڑا گناہ صادر ہو تو اللہ تعالی جلد توبہ
نصیب کرتا ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نایب وسوقت سی آجتک جہان مین موجود رہی ہین اونمین سب سے
افضل اور اشرف وہ لوگ ہین کہ حضرت کی اہلبیت اور اصحاب ہین جنہون نی با ایمان حضرت کو دیکہا اور اونسی اوترکر تابعین
ہین کہ جنہون نی با ایمان صحابیون کو دیکہا اور اونسی اوترکر تبع تابعین ہین جنہون نی با ایمان تابعین کو دیکہا اور
اونسی اوترکر اور علماء اور اولیاء اور صلحاء ہین کہ جنکی گنتی ہزارون اور لاکہون سی کم نہین اور ان نایبونکی اخلاق اور
افعال ایسی اچہی ہین کہ جنکی بیان سی دل اور جان کو لذت حاصل ہوتی ہی اور اونمین بہتونکی ہاتہہ سی خرق عادات بہی
ظاہر ہوئی ہین چنانچہ اسمقام مین یکی از ہزاروں اندکی از بسیار بعضی اخلاق اور خرق عادات بعضی بزرگون کے بیان ہوتی
ہین روضۃ الاحباب اور دوسرے کتب تواریخ اور احادیث مین لکہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ لشکر کا سامان

کرہی تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا آدہا مال حضرت کی خدمت مین لی آئی حضرت نی پوچہا گہر والون کی واسطی کیا چہوڑ آیا اونہون نی عرض کیا کہ آدہا مال اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا ہی مال اوٹہا لائی حضرت نی پوچہا کہ گہر کی لوگون کی واسطی کیا چہوڑ آیا ہی انہون نی عرض کیا کہ اللہ اور رسول اور کیمیاء سعادت مین لکہا ہی کہ ایک روز ایک غلام نی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دودہ لاکر پلایا پیچہی سی معلوم ہوا کہ وجہ حلال سی نتہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نی حلق مین اونگلی ڈالکر قی کری تمام دودہ نکال دیا اور کہا بار خدایا جو کچہہ کہ میری رگون مین باقی رہگیا ہو اوس سی تیری پناہ پکڑتا ہون اور صواعق محرقہ وغیرہ کتابون مین لکہا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی اپنی خلافت کی دنون مین ایک شخص کو کہ نام اوسکا ساریہ تہا ایک لشکر کا سردار بناکر کسیطرف کو روانہ کیا تہا اور وہ بزرگ ایک روز اپنی فوج کی ساتہہ عجم کی ملک مین کافرون کی غلبہ سی بہاگ چلا تہا اور اوسوقت مین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ مدینہ منورہ مین منبر پر خطبہ فرمارہی تہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو یہہ حال کشف سی معلوم ہوا خطبہ ہی کی درمیان فرمانی لگی یا ساریۃ الجبل یعنی ای ساریہ پہاڑ کی طرف ہوکر اپنی آپ کو قایم رکہہ ساریہ نی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی آواز وہان سی سنی اور خبردار ہوگیا اور پہاڑ کو اپنی پشت پر لیکر مضبوط ہوا اور کافرونکو بہگا دیا اور اوسی کتاب مین نقل کیا ہی کہ مصر مین دستور تہا کہ ایک کنواری لڑکیکو واسطی نذر بہینٹ دریاء نیل کی بناؤ سنگار کرکی دریا مین ڈال دیا کرتی تہی تو دریا جاری ہوا کرتا تہا جب شہر ان حکومت اسلام کی ہوئی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نی کہ حاکم اوس شہر کی تہی اس رسم بد کو موقوف کروا دیا دریا بالکل خشک ہو رہا وہان کی رہنی والون نی جلاوطن ہونیکا ارادہ کیا حضرت عمرو بن عاص نی یہہ سب حال حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت مین لکہہ بہیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی اوسکی جواب مین حضرت عمرو بن عاص کو خط لکہا کہ تمنی اس رسم کو موقوف کیا اچہا کیا اور ایک رقعہ چہوٹا سا لکہہ کر اوس خط مین ملفوف کرکی لکہا کہ اس رقعہ کو دریای نیل مین ڈالدینا اور مضمون اوس رقعہ کا یہہ تہا کہ رقعہ اللہ کی بندی امیر المومنین عمر کا دریای نیل کیطرف اما بعد اگر تو اپنی آپ سی جاری تہا تو اب جاری نہین ہونیکا اور اگر تجکو اللہ جاری کرتا تہا تو مین مانگتا ہون اللہ واحد قہار سی کہ تجکو جاری کردی عمرو بن عاص نی اوس رقعہ کو دریا مین ڈالا اللہ تعالی نی دریای نیل کو جاری کردیا تب سی وہ رسم بد اوس شہر سی موقوف ہوئی اور کتب تواریخ مین لکہا ہی کہ ایکدن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کہڑی ہوکی استقدر روئی کہ ڈاڑہی مبارک تر ہوگئی رفیقون نی پوچہا کہ آپ کبہی بہشت و دوزخ کی ڈر سی اتنا نہین روئی جتنا آج روئی ہین اسکا کیا سبب ہی آپنی فرمایا کہ مینی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہی کہ پہلی منزل عاقبت کی قبر ہی جسکو اسمین آرام رہا باقی

منزلین اوسپر آسان ہوئین اور جسکو اہمین تکلیف ہے باقی منزلین تکلیف سی گذرین تو پہلی منزل مین سب منزلون
غم ہوتا ہی اور لکہا ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چاشت کیوقت اکثر اوقات مسجد نبوی مین زمین پر سوتی جب
اوٹہتی تو سنگریزون کی نشان آپکی بدن پر پڑ جاتی اور حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ بوستان مین لکہتی ہین
کہ ایک دفعہ ایک گلی مین نادانستہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پانو ایک کنگال کی پانو پر آگیا اوسنی خفا ہو کر کہا کہ
تو اندہا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مین اندہا تو نہین مگر بہول گیا ہون تو مجکو معاف کردی اور اوسی
کتاب مین لکہا ہی کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سی ایک مسئلہ پوچہا آپ نی اوسکا جواب فرمایا اوس
مجلس مین سی ایک شخص نی کہا کہ یہہ مسئلہ یون نہین ہی جسطرح آپ فرماتی ہو آپ نی فرمایا جو تجہی اچہا معلوم
ہی کہدی اوس شخص نے خوب مسئلہ بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مین بہول گیا تہا یہہ سچ کہتا ہے
اور صواعق محرقہ مین لکہا ہی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نی حضرت ضرار ابن حمزہ سی کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
کا وصف مجسی بیان کرو حضرت ضرار نی اول اس بات سی عذر کیا جب حضرت معاویہ نی قسم دی تو یون بیان کرنی
لگی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑی بزرگ اور متقی ہتی بڑی قوت والی ہتی قول اونکا فیصل تہا حاکم اور عادل ہتی علم
اونکی اطراف سی روان تہا بات اونکی حکمت کی ہتی دنیا و اوسکی زینتون سے بیزار ہتی اونکی آنکہون سی بہت آنسو
جاری رہتی ہتی تدبر اور تفکر کیا کرتی ہتی روکہی سوکہی روٹی اور موٹی کپڑی پر قناعت کرتی ہتی اپنی آپکو ایک
ادنا آدمی سمجہتی ہتی جو کچہہ ہم پوچہتی اوسکا جواب دیتی اگر ہم اونکو بلاتی تو اجابت کرتی اہل دین کی تعظیم کرتی مسکینون
سی قریب رکہتی قول باطل کی تابع نہوتی کوئی ناتوان اونکی عدل سی نا امید نہوتا اور مینی اونکو اندہیری رات مین
تنہا دیکہا ہی کہ اپنا ہاتہہ ڈاڑہی مین ملتی ہتی اور غم سی روتی ہتی اور فرماتی تہی کہ ای دنیا مین تجہہ پر نہ بہولونگا تیرا
فریب کہا ونگا یہہ فریب اور ونکو دی تو مجسی شوق رکہتی ہی مین تجسی بیزار ہون کہان ہو سکتا ہی کہان ہو سکتا ہی کہ
مین تجسی محبت رکہون میری محبت ہونی تجسی بعید ہی مینی تجکو تین طلاق بائن دئی کہ پہر رجوع نکرونگا عمر تیری
چہوٹی ہی اور خوف تیرا بہت ہی ہای ہای توشہ کم اور سفر دراز اور راہ کا خوف یہہ باتین سنکر حضرت معاویہ رو پڑی اور
کہنی لگی خدا تعالی ابو الحسن پر رحمت کری کہ واللہ وہ ایسی ہی ہتی اور جو تمنی کہا سچ ہی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی
کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مجہی شرم آتی ہی اس سی کہ اپنی پروردگار سی ملون ایسی حال مین کہ اپنی
پروردگار کی گہر کیطرف پاپیادہ نگیا ہون اسواسطی حضرت ممدوح نی پچیس حج پاپیادہ ہو کر کئی حالانکہ سواریان
آپکی ساتہہ چلتی تہین اور اوسی کتاب مین ابو نعیم سی روایت کی ہی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نی دو بار اپنا
سارا ہی مال اللہ کی نام پر دیدیا اور تین مرتبہ اپنا آدہا مال اللہ کی نام پر بانٹ دیا مثلاً اگر دو جوتیان یا دو موزہ ہوتی

بیان حسن سیرت حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ اور بیان سخاوت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

تو ایک اسی کے نام پر دی دیتی اور اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ ایک بوڑہیا نی حضرت امام حسن اور امام حسین اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم کی ضیافت کی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نی ہزار دینار سونی کی اور ہزار بکری اوس بوڑہیا کو بخشی اور اتنا ہی انعام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نی اسکو دیا اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نی دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریان اوسکو بخشین اور تواریخ کی کتابون سی ظاہر ہی کہ یزید پلید جب خلیفہ ناحق بن گیا اوسنی چاہا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مجہسی بیعت کرین اور میری متابعت اختیار کرین فرزند رسول علیہ السلام نی جانا کہ اس فاسق نالایق سی بیعت کرنی برخلاف طریقہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس اوسکی بیعت سی انکار کیا اور اسی سبب سی اپنی جان عزیز اللہ کی راہ مین قربان کی اور شدت پیاس کے اور طرح طرح کی سختیان اوٹہا کر معہ اکثر صاحبزادون کی شہید ہوی پر اوس نابکار کی متابعت اختیار نکی سبحان اللہ حوصلہ ہو تو ایسا ہو اور حضرت ابن حجر مکی شفعوی (یعنی شافعی مذہب) اپنی کتاب قلاید العقیان فی مناقب الامام ابحنیفۃ النعمان مین لکھتی ہین کہ حضرت مسعر نی کہا کہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جب کبہی اپنی بال بچون کی لئی کچہہ کہانا یا کپڑا خریدتی تو پہلی اوس سی اوسیقدر علماء کو بہی دیتی اور اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ حسن بن زیاد نی کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نی کبہی امیرون اور بادشاہون کا ہدیہ قبول نہین کیا اور ایکدفعہ حضرت امام نی کچہہ کپڑا واسطی بیچنی کے اپنی تجارت کی شریک پاس بہیجا اوسمین ایک تہان عیب دار تہا آپنی کہلا بہیجا کہ خریدار سی اس تہان کا عیب ظاہر کر کی بیچیو تقدیر الہی سی وہ شخص اوس تہان کا عیب بیان کرنا بہول گیا اور سب اسباب بیچ دیا جب حضرت امام کو اس حال کی خبر ہوئی اوسکی قیمت کو اپنی خرچ مین لانا گوارا نکہا قیمت اور نفع اوسکا سب کہ بقدر تیس ہزار درہم کی تہا محتاجون کو دیدیا اور اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ حضرت امام ابو حنیفہ نی چالیس برس تک عشاء کی وضو سی فجر کی نماز پڑہی اور اکثر راتون مین ایسا اتفاق ہوتا کہ ایک رکعت نماز مین سارا قران شریف ختم کرتی اور اوسمین اسقدر رقت ہوتی کہ اونکی رونی کی آواز ہمسایہ سنکر اونکی حال پر ترس کہاتی اور یہہ بہی روایت ہی کہ جس جگہہ مین امام مرحوم کے وفات ہوئی اپنی اوس جگہہ مین سات ہزار قران ختم کئی تہی اور مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نفحات الانس مین لکہتی ہین کہ حضرت قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی والدہ شریفہ فاطمہ بیٹی ابو عبد اللہ کے فرماتی ہین کہ جب سی میرا بیٹا عبد القادر پیدا ہوا ہی اوسنی رمضان شریف کی دنون مین کبہی دودہ نہین پیا کہتی ہین کہ ایکدفعہ رمضان کا چاند بادل کی سبب سے دکہائی نہین دیا تہا لوگون نے حضرت محبوب سبحانی کی ماں سے رمضان کے چاند کا حال پوچہا اونہون نے فرمایا کہ آج عبد القادر نے دودہ نہین پیا پہر آخر کو معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا ہی اور اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی نی فرمایا کہ لڑکپن مین عرفہ کی دن مین گای چرانی جنگلمین گیا اوس

گائی نی میری طرف موہنہ کرکی کہا ای عبد القادر خدا تعالی نی تجہی اس کام کیواسطی نہین بنایا اور اسکام کا حکم
نہین دیا مین یہہ سنکر ڈرا اور پلٹ کر اپنی گہر کی کوٹہی پر چڑہ گیا دیکہتا ہون کہ حاجی عرفات مین مجکو نظر آتی
ہین مینی اپنی والدہ سی عرض کیا کہ مجہی اللہ تعالی کی عبادت کی لئی چہوڑ اور اجازت دی کہ بغداد مین جاکر علم
پڑہون اور نیکون کی زیارت کرون مان نی اسکا سبب پوچہا مینی احوال ظاہر کیا مان روئی اور چالیس دینار میری
خرچ کی لئی میری جامہ مین سی دئی اور مجکو رخصت کیا اور مجہسی عہد لیا کہ جہوٹ کبہی مت بولیو مین قافلہ سی ملکر
بغداد کو چلا راہ مین ساٹہہ سوارون کا ڈاکا قافلہ پر پڑا ایک سوار نی مجہسی پوچہا ای فقیر تجہہ پر کیا ہی مینی کہا چالیس دینار
بولا کہان ہین مینی کہا میری جامہ مین بغل کی نیچی سئی ہوئی ہین وہ سمجہا کہ مجہسی مسخری کرتا ہی چلا گیا دوسری نی
اسیطور پوچہا مینی سچ سچ کہدیا اون دونون سوارون نی میرا حال اپنی امیر سی ظاہر کیا امیر نی مجکو بلاکر
اسیطرح پوچہا مینی وہی جواب دیا پہر میرا جامہ پہاڑ کر دیکہا جو مینی کہا تہا وہی پایا مجہسی اس سچ بولنی کا سبب
پوچہا مینی کہا میری مان نی مجہسی سچ بولنی کا عہد لیا ہی مین اپنی عہد مین خیانت نہین کرتا یہہ سنکر قزاقون
کا سردار رونی لگا اور کہا کہ مین کئی برس سی اپنی پروردگار کی عہد مین خیانت کر رہا ہون اور اوس سردار نی
میری ہاتہہ پر رہزنی اور قزاقی سی توبہ کی اور اوسکی سب ساتہہ والون نی بہی میری ہاتہہ پر توبہ کی اور کیمیای سعادت
مین لکہا ہی کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ایسی زاہد تہی کہ گلیدون مین سی کہجور کی گٹہلئین اوٹہاکر اپنی غذا
کرتی اور چہوٹی چہوٹی دہجیان گری پڑی اوٹہاکر پاک کرکر اپنی کپڑی بنالیتی اور کتاب محبوب الٰہی برار مین لکہا ہی کہ
حضرت بابا فرید شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز چالیس رات تک ایک کوئین مین اولٹی ہوکر لٹکی عشا کی نماز پڑہ کر لٹکتی
فجر کی نماز سی پہلی باہر آجاتی اور مینی کسی سی سنا ہی کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ ایک رات آپ تہجد کیوقت سوئی رہگئی اور
اوس روز کی نماز وتر قضا ہوگئی اپنی نفس کو سستی کی یہہ سزا دی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت بابا فرید کریل
کی درختون کی نیچی عبادت کیا کرتی اور غذا اوسکی کریل کا پہل تہا جسکو ڈیلا کہتی ہین اور یہہ بہی پیٹ بہر کر نہ کہاتی تہی
اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت ابو علی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جب جذبہ کی حالت مین آگئی تو اوس بیہوشی
مین آپ کی موچہین اندازہ شرعی سی زیادہ ہوگئین تہین حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نی ایک روز
آپکی ڈاڑہی پکڑ کر موچہین کتر ڈالین حضرت ابو علی صاحب اپنی ڈاڑہی کو چوما کرتی اور فرماتی کہ یہہ میری ڈاڑہی
شرع شریف کی راہ مین پکڑی گئی ہی اور سنا گیا ہی کہ ایک شخص جے پور کی راجا کا لی پالک بہاگ کر دلی مین
مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین پہنچا اور کہنی لگا کہ ہمیشہ آسمان اور زمین کی بیچ مین ایک تخت
مجکو نظر آتا ہی مولانا نی فرمایا کہ اسکی تعبیر یہہ ہی کہ یہہ تخت بہشت کا ہی تو مسلمان ہو تو

یہہ مجکو نصیب ہووی وہ شخص اوسیوقت مشرف بسلام ہوا اور سنا ہی کہ حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی
کہ جناب حضرت سید احمد صاحب کے رفاقت مین کافرون سی جہاد کر رہی ہتی باوجودیکہ مولانا ممدوح وزیر اعظم
سید صاحب کے ہتی بعضی وقت اپنی گہوڑی کی لیی آپ جنگل سی گہاس لایا کرتی ہتی اور کبہی لشکر کی اونٹونکی
شلیتی اپنی ہاتہہ سی بند ہواتی اور کبہی لنگر کی ہنڈیون مین اپنی ہاتہہ سی لکڑیان چیر کر ڈالتی مولانا ممدوح بہت سے
بی تکلف رہتی اور ایساہی حال جناب سید احمد صاحب کا تہا اور ایک روز مولانا قطب الدین صاحب سلمہ اللہ تعالی
نی فرمایا کہ ایکدفعہ جناب مولانا عبد الحی صاحب مرحوم کشتی مین سوار ہتی اور اونکی بیوی اوسی کشتی کے بیچ گاڑی مین
بیٹہی ہوئی ہتین جب نماز کا وقت آیا مولانا ممدوح نی نماز پڑہی بیوی سی کہا کہ تم بہی نماز پڑہو بیوی صاحب نے کہا
مینی بہی گاڑی مین جسطرح مجہسی ہوسکی نماز پڑہ لی ہی مولویصاحب نے فرمایا یون نہین ہی بلکہ گاڑی سی اوتر کر
کہڑی ہوکر پڑہو تب بیوی صاحبہ نے اپنا سر موہنہ ڈہانپ کر گاڑی سی اوتر کر کشتی مین کہڑی ہوکر نماز پڑہی مولویصاحب
نی لوگون کی تعلیم کی لئی باواز بلند فرمایا کہ لوگو دیکہو عبد الحی کی بیوی نماز پڑہ رہی ہی یعنی تمہاری بیویونکو
بہی ایساہی چاہیی کہ سفر مین اسطور پر نماز ادا کیا کرین نہ یہہ کہ بی موقع شرم اور غیرت کر کر اللہ کی فرض مین
قصور کرین **اور ہندوونکی دین کی پیشوا بہی بہت ہوئی ہین** پر اونکی افعال اور اخلاق
عجب طرح کی ہین کہ جنسی عقل حیران ہی بڑا پیشوا انکی دین کا برہما ہی کہ اوسکو رسول خدا بلکہ خدا جانتی ہین
اور بقول انکی چارون بید برہما کی چار موہنہ سی نکلی ہین اور بید کو کلام الہی جانتی ہین باقی تمام شاستروںکو
انہین بیدون سی نکلی جانتی ہین چنانچہ برہما انکی سب پیشواؤن کا پیشوا ہی یہا بہارت کی آدپرب مین لکہا ہے (یعنی پہلا باب ۱۲)
کہ برہما ساری دیوتاؤن کا اوستاد ہی اور مہادیو بہی اوس سے پیدا ہوا اور دوسرے جگہہ لکہا ہی کہ مہادیو
برہما کی دونون ابروسی پیدا ہوا چنانچہ اوسکی نسبت اکثے کئی تواریخون مین لکہا ہی کہ پہلی برہما نی سارستی (مثل بہاگوت وغیرہ ۱۲)
اپنی بیٹی بنائی اور کام دیو یعنی شہوت جماع کو بہی بنایا کام دیو نی برہما سی یہہ بر یعنی بخشش چاہی کہ وہ جسکے
دلمین جا گہسی اوسکی عقل ماری جاوی برہما نی اوسکو بہی بر دیدیا کام دیو برہما ہی کی دلمین جا گہسا برہما کی
عقل رخصت اور شہوت غالب ہوئی اپنی بیٹی سی جماع کا قصد کیا سارستی بسبب شرم اور حیا کی ایکطرف (دختر برہما ۱۲)
کو پہر گئی اوسطرف برہما کی صورت مین ایک اور موہنہ ظاہر ہو گیا سارستی کو اوس موہنہ سی گہورنی لگا سارستی
پیچہی کو ہو گئی اوسطرف بہی ایک اور موہنہ برہما کی ظاہر ہو گیا اور نظر بد کرنی لگا سارستی دوسری طرف کو ہو گئی یہی
حال اوسطرف ہوا چنانچہ برہما کی چار موہنہ اوسیوقت سی ہین اسیواسطی برہما کو چترمکہہ کہتی ہین القصہ جب سارستی نی
دیکہا کہ برہما پیچہا نہین چہوڑتا وہان سی بہاگ چلی برہما اوسکی پیچہی دوڑا سارستی زمین مین غائب ہو کر بہاگنی لگی

جب با ہر نکل کر دوڑی برہما بہی پیچہی اوسکی بہاگا گیا غرض اسیطرح سارنتی کبہی ظاہر کبہی غائب ہوکر اوسکی ہاتہ سی بہاگی پر اوس جوانمردنی پیچہا نچہوڑا مصرعہ آفرین باد برین ہمت مردانہ او ٭ جب دیوتاؤن مین اسبات کی چرچی ہوئی جہادیونی اس گناہ کی بدلی برہما کا ایک سر اوپر کا کاٹ دیا اور بعضی کہتی ہین کہ اس گناہ کی شامت سے برہما کی پوجا موقوف ہوئی اور دیوتا پوجی جاتی ہین نہ برہما اور بعضی کہتی ہین کہ ایکدفعہ برہمانی پاربتی مہادیو کی بیوی سی آشنائی لگائی تہی اسواسطی مہادیونی اوسکا سر کاٹ دیا اور کہتی ہین کہ اوس سارستی نی ندی کیصورت پر ظہور کیا ہی کر کہیتر کی زمین مین تہا نیسر کی نیچی کہین ظاہر اور کہین زمین مین غائب چلتی ہی سوا بتک اوس بات کا یہہ نشان موجود ہی اور متسیہ پوران مین لکہا ہی کہ برہمانی اپنی بیٹی کو اپنی جورو بنا کر دیوتاؤنکی سو برس تک رکہا پہر اوسکو اپنی بیٹی سویم بہوہ سی بیاہ دیا اور بامن پران مین لکہا ہی کہ برہمانی مہادیو کی ذکر کی درازی کا انتہا نپایا اور جہوٹہوں کہدیا کہ مینی مہادیو کی لنگ کے مقدار دریافت کرلی ہی اس جہوٹ کی شامت سے اوسکی پوجا جہان سی موقوف ہوئی اور انکی بعضی تواریخ سی برہما کا شراب پینا بہی معلوم ہوتا ہی اور غلمند ایسا تہا کہ ایکبار شب کی آلت کو پوجنی لگا چنانچہ پہلی فصل مین مذکور ہوا اور جب اوسکا انتہا نپایا تو برہمانی جان لیا کہ یہی میرا مالک اور خالق ہی اور اوسی کی عبادت شروع کی واہ واہ خالق اور مالک کے پہچان ایسی ہی چاہئی اور دین کا پیشوا ایسا ہی عقلمند اور فہیم چاہئی جیسا کہ برہما ہی جسکو زیادہ احوال برہما کا دریافت کرنا ہو چاہئی بہاگوت اور لنگ پران اور پدم پران وغیرہ تواریخون مین دیکہی غرض ہندؤن کی دین سی بخوبی ثابت ہے کہ برہما فسق اور فجور سی پاک نتہا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ اپنی بیٹی سی جماع کیا پہر ایسی نفسانی اور فاسق اور بیحیا کی متابعت کرنی سی کیا حاصل ہی فاسق اور جہوٹہا اسلائق نہین ہوتا کہ اللہ تعالی کا رسول ہو اور جہوٹی اور فاسق کی زبان پر اعتماد کرنا جاہلونکا کام ہی بلکہ جاہل بہی نہین کرتی اسمقام مین بعضی ہندو جواب دیا کرتی ہین کہ برہما سامرتہی یعنی مقدور والا تہا اور سامرتہی کو گناہ ضرر نہین کرتا سو اسکا جواب یہہ ہی کہ جو شخص شہوت کا مغلوب ہوکر بیعقل ہوجاوی وہ سامرتہی کہان ہا اور اگر برہما کو گناہ نی ضرر نہ کیا تہا تو مہادیونی اوسکا سر کیون کاٹ ڈالا اور گناہ کی شامت سے اوسکی پوجا جہان سی کیون اوٹہہ گئی اور بالفرض اگر سامرتہی کو گناہ ضرر نکری جب بہی ضرور ہی کہ اللہ کا رسول گناہ سی پاک ہو کیونکہ فاسق کی نصیحت لوگونکو فائدہ نہین کرتی یعنی جو شخص آپ بُری کام کری اور دوسرونکو اوس سی منع کری لوگ اوس سی مسخری کرینگی اور کہینگی کہ اگر یہہ کام بری ہین تو آپ کیون کرتا ہی اور اوسکی یہہ مثال ہی جیسی کوئی شخص حلوا کہا رہا ہی اور لوگون سی کہتا ہی کہ اس مین زہر ملی ہوئی ہی تم مت کہاؤ لوگ اوسکی کہنی کا یقین نکرینگی اور کہینگی کہ اگر زہر ملی ہوئی ہوتی تو آپ کیون

کہا

کہاتا اور بعضی ہندو یہہ جواب دیا کرتی ہین کہ برہما سی یہہ حرکت اسوا سطی ہوئی تا کہ لوگون پر ظاہر ہو کہ پرمیشر
کی بہاوی یعنی خدا کی خواہش ایسی غالب ہی کہ برہما ہی بہی نہ ٹلی یعنی خدا کی ارادی مین یون ہی تہا
کہ برہما سی یہہ حرکت ہوئی اوسکا جواب یہہ ہی کہ ارادہ الہی کا ظاہر ہونا کچہہ اسی بات پر موقوف نہتا کہ اللہ تعالی کے
کا پیغام بر ایسی گناہ سی بدنام ہو جسمین تمام ہدایت کا کارخانہ بگڑی بلکہ جو اور کسیکا حادثہ اور مصیبت بر جا پر
پڑ جاتا ارادہ الہی کا غالب ہونا اوس سی بہی خوب ظاہر ہو جاتا اور اللہ کی ارادہ کا غالب ہونا تو عقل و الونکی
نزدیک ہر طرح ثابت ہی اور یہہ بات عقل سلیم کی نزدیک ہرگز جائز نہین یہہ اللہ کا رسول فاسق اور نفسانی ہو
اور ایک پنڈت نی اگر وزرا بات کا یہہ جواب دیا کہ ظاہر مین لوگون کی نظر مین معلوم ہوتا ہی کہ برہمانی یہہ حرکت کے
ورنہ حقیقت مین یہہ کام برہما سی سرزد نہین ہوا سو اسکا جواب یہہ ہی کہ ہر فاسق اور زناکار کہہ سکتا ہی کہ مینی
یہہ گناہ نہین کیا تمہاری نظر مین غلطی پڑی ہی اور بالفرض اگر حقیقت مین برہمانی یہہ گناہ نہ کیا تو مہادیو نی
اوسکا سر کیون کاٹا اور اگر یہہ کہو کہ مہادیو نی بہی سر نہین کاٹا یہہ بہی نظرونکی غلطی ہی تو اس سی معلوم
ہوا کہ یہہ تمہاری پوتہیونکی غلطی ہی جسمین سراسر غلط اور جہوٹ بہرا ہوا ہی تو اس سی تمہارا دین بہی غلط ٹہرا
اور جو دین غلط ہو اوس سی نجات کی امید رکہنی محض غلط ہی **حکایت** جن دنون مین اپنا اسلام مخفی رکہتا
تہا ایک روز مینی دیوان چند برہمن سی پوچہا کہ مہر جیو بہلا اگر کوئی شخص راجا سی ملاقات حاصل کیا چاہی تو
آیا کسی امیر وزیر معتبر کی وسیلہ سے ملی یا فلانی فلانی بدکارون کی وسیلہ سی ملی کہنی لگا کہ بہلا مہاراج ایسی
لچون کو راجا کی دربار مین کون پوچہتا ہی مینی کہا کہ جب ان راجون کی دربار مین لچون کی وسیلہ سی نہین پہنچ
سکتی ہین تو اوس شاہنشاہ یعنی اللہ کی دربار مین تو لچون کی وسیلہ سے ہرگز رسائی نہو گی بولا کہ ہان سچ ہی
پہر مینی کہا کہ تم ایسی شخص کی بہجی کیون لگی کہ بقول تمہاری ایسا لچا ہی کہ اپنی بیٹی سی قصد جماع کیا یعنی
وہ برہما ہی پس اوسنی اسبات کا یہی جواب دیا کہ مہاراج ہم تمکو ایک بات کہتی ہین ہمارا کہنا مانو کہ جو کچہہ تمہاری من
مین ہی دل ہی مین رکہو اسطرح ظاہر مت کہا کرو انہی یعنی برہما اور برہما سی اوتر کر اور لوگ انکی دین کی راہ تبلانی والی
ہین چنانچہ اونکا حال بہی ایسا ہی کسی نی اپنی بیٹی سی زنا کیا کسینی بیگانی عورتون سی برا کام کیا کسینی دغا بازی
اور فریب کیا اور کسی نی کچہہ اور کسینی کچہہ اور کوئی ان سب بری صفتون سی موصوف ہوا چنانچہ بہاگوت وغیرہ
انکی پوتہیون مین کشن کا یہہ حال لکہا ہی کہ رات دن برج کی عورتون کی ساتہہ مشغول رہتا تہا مسخری کرتا بنسری
بجاکر انکو سناتا ایکدفعہ کئی عورتین نہاتی تہین اونکی کپڑی اوتہا کر کدم کی درخت پر چڑہ گیا تا اونکا بدن ننگا
دیکہی اور اوسنی رادہا نام بیگانہ عورت سی کہ جسکا خاوند جیتا تہا آشنائی لگا کر اوسکو اپنی بیوی بنایا غرض اوسکی فسق و فجور

کی باتین ہندو لوگ اپنی تصنیفات دوہرہ سورٹہہ خیال ٹپا چہند چہباد ہرپت گیت مین گاتی بجاتی ہین بلکہ بعضی وقت کشن اور اونکی بیویون کی سانگ بناکر اونکو اپنی سامنی نچاتی ہین اسکا نام راس لیلا ہی اور کہتی ہین کہ پراسر رکہہ سفر کو چلا بیوی سی عہد کر گیا کہ جب تجہی حیض اکر فراغت ہوگی اپنا نطفہ تیری پاس بہیجونگا پہر اوسنے اپنی منی نکال کر ایک درخت کی پتی مین لپیٹ کر ایک شکری کی ہاتہہ اپنی بیوی کی پاس بہیجی راہ مین ایک دریا پر اوس شکری سی ایک اور شکرا لڑنی لگا اس کشاکش مین وہ نطفہ پراسر کا دریا مین گر پڑا اوسکو ایک مچہلی نگلکر حاملہ ہوگئی اوس سی ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام مچہودری ہی وہ لڑکی ایک ملاح نی اپنی بیٹی کرکی رکہی اتفاقا اسی دریا پر ایک دفعہ پراسر رکہہ آیا مچہودری اوسکو دریا سی پار کرنی لگی پراسر اوسپر عاشق ہوا بری کام کا قصد کیا مچہودری نی کہا میری بدن سی مچہلی کی بدبو آتی ہی پراسر کی دعا سی وہ بدبو خوشبو بن گئی مچہودری نی کہا میری باپ اور ماں دیکہتی ہین اور سورج دیکہتا ہی چونکہ جناب پراسر صاحب کو شہوت غالب ہولی تہی دعا کی کہ اندہیرا ہوگیا کہ کسیکو کچہہ نہ سوجہی اوسوقت شوق سی مچہودری کی ساتہہ کہ حقیقت مین انہین کی صاحبزادی تہی جماع کیا اور مہابہارت مین یون لکہا ہی کہ یہہ لڑکی راجا برچر کی نطفی سی پیدا ہوئی تہی جس سی پراسر نی زنا کیا چنانچہ یہہ قصہ دوسری فصل مین مذکور ہی الغرض اوس زنا سی ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام بیاس ہی چنانچہ بہت سی کتب مین تواریخ وغیرہ کی خصوصا بیدانت شاستر کہ جسکو ساری شاسترون سی افضل جانتی ہین اوسکی تصنیف ہین اور بیدون کو کہتی ہین کہ اوسینی چار حصہ کیا ہی اسواسطی اوسکو بیدبیاس کہنے لگا سو بیاس بہی انکا بڑا پیشوا ہی سو اوسنی راجا پانڈ کی جورون سی زنا کیا چنانچہ دوسری فصل مین بیان ہوچکا ہی اور روایت ہی کہ بسوامتر نی ہزارہا برس عبادت کری ایک روز ارمبہی پر عاشق ہوکر اوس سی خراب ہوکر اپنی ساری عبادت برباد کی اور گناہ کی شامت سی مجذوم ہوا آخر بش کُتا بنکر اسکی پیچہی پیچہی ہوکر سُرگ مین گیا غرض ہندون کی دین کی رہنماون کا احوال ونکی شاسترون سی ایسا ہی نکلتا ہی جسکو زیادہ دیکہنا ہو مہابہارت اور پدم پوران وغیرہ کی سیر کری اسمقام مین زیادہ بیان ایسی فحش کی باتون کا کیا کرون اب ہندون کو مناسب بلکہ فرض ہی کہ ان لوگون کی پیروی کو چہوڑین کہ ایسی لوگ لایق پیغمبری اور رہنمای کی نہین ہوتی جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کی پیغمبر ہین اونکی اور اونکی نایبون کی اخلاق اور افعال کی طرف غور کرین اور اپنی بزرگون کی اخلاق اور افعال کو مطالعہ کرین اور انصاف فرماوین کہ کسکی متابعت سی اللہ کے ملنی کی امید ہوتی ہی اور ہم یہہ بات ہندون کی خیرخواہی کی لئی کہتی ہین حق تعالی ان کو ہدایت کری ✣

فصل پانچوین قیامت کی بیان مین

ہم یقین کہتی ہین ایسیر کہ ایک دن اس

جہان کا تمام کارخانہ بگڑ جاویگا جو کچہہ نظر آتا ہی سب فنا ہوگا کچہہ نرہیگا پہر حق تعالی ہر کسیکو زندہ کریگا اور ہر کسیکی اچھی بری کامونکا حساب لیکر آپ انصاف اور عدل کریگا ظالمون سی مظلومونکا حق دلایا جاویگا بعد ہونے انصاف کی اچھی لوگ جنہون نی پیغمبرونکا حکم قبول کیا ہی اور گناہون سی بچتی رہی یا گناہ سی توبہ کری سی اور کی ساتہہ مری ہین بہشت مین داخل ہونگی پہر کبھی نہ نکالی جاوینگی اور نہ مرینگی اور بری لوگ جنہون نے پیغمبرونکا حکم قبول نہین کیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگی کبہی نہ نکالی جاینگی نہ مرینگی نہ عذاب کم ہوگا اور جنہون نی پیغمبرونکا حکم قبول کیا لیکن نفس کی شامت سی گناہ کرکی بدون توبہ مرگئی کچہہ مدت موافق گناہ کی دوزخ مین سزا پاکر پہر بہشت مین داخل ہونگی بعضون کو اسد سزا ندیگا بخشدیگا لیکن جو کسیکی بندونکی حقوق تلف کئی ہین جیسی چوری قزاقی مارپیٹ گالی غیبت بیعزتی رشوت خوری وغیرہ ایسی گناہ بدون راضی ہونی صاحب حق کی بخشی نجاوینگے اور اوسدن بموجب حکم اللہ کی اچھی لوگ گنہگار مسلمانونکی سفارش کرینگی حق تعالی قبول کریگا اور سوای کفر کی جس گناہ کو اسد چاہیگا بخشدیگا اور بہشت مین بہت آرام کی چیزین ہین اچھی اچھی نعمتین کہانی پینی کی عمدی لباس ستہری مکان بیدرد آشنا خویش و قرابتی میان بیوی جو کہ اہل ایمان ہین سبکی آپسمین ملاقات اور ہمیشہ کی زندگی اوسی آرام مین اور دوزخ مین سراسر تکلیف اور عذاب ہی آگ سانپ بچہو گرم پانی جیسی پگہلا ہوا تانبا کانٹی بدبو طوق زنجیر مارپیٹ فرشتون کی جہڑکی وغیرہ اسد پناہ دی اور مفصل احوال قیامت اور بہشت اور دوزخ اور عذاب و ثواب قبر کا بڑی کتابون مین مندرج ہی اور ہندونکی دین مین یون ہی کہ جسوقت کوئی گنہگار مرتا ہی تو جم راج جسکو ہندو دہرم رای بہی کہا کرتی ہین اوسکی سپاہی گنہگار کی روح کو جم راج کی پاس لیجاتی ہین جم راج اوسکے عملونکا حساب لیتا ہی پہر وہ جس سزا کی لایق ہوتا ہی اوسکو ویسا ہی جسم اور ملتا ہی اوس جسم مین اپنی اعمال کی سزا پاکر اوس جسم سی نکل کر پہر کسی اور جسم مین داخل ہوتا ہی اسیطرح ہزارہا جنم لیتا ہی اور حسب اعمال کی ہر طرحکی حیوان کی جنم لیتا ہی یہانتک کہ کبھی اور پہر اور سور اور کوتا وغیرہ حیوانات بلکہ کبہی درخت بہی ہو جاتا ہی اور بعضی ہندو کہتی ہین کہ پتہر بہی ہو جاتا ہی اور بہشت سی جنم لیکر اور اپنی عملون کی سزا پاکر جب گناہون سی صاف ہوتا ہی تب اوسکی موکہش یعنی نجات ہوتی ہی اور موکہش یہ ہی کہ نیست و نابود ہوکر خدا کی ذات مین ملجاتا ہی اور کبہی گناہون کی شامت سے نرک یعنی دوزخ مین جاکر وہانسی نکل کر کبھی پہر جنم لیتا ہی اور کرم بپاک مین لکہا ہی کہ جو کوئی ملیچہ اپنی عمر مین اچھی کام کری تو وہ بعد مرنیکی شودر ہوتا ہی اور جو کوئی شودر اپنی طریق پر ثابت رہا ہو اور اچھی کرم کری تو مرکر بیش ہوتا ہی اور جو بیش اچھی عمل کری اور اپنی طریق پر قایم رہی تو وہ بعد مرنی کی کہتری ہوتا ہی اور کہتری اچھی عمل کری تو بعد مرنی کی برہمن کا جنم لیتا ہی اور برہمن اچھی عمل کری تو اوسکی موکہش یعنی

نجات ہوتی ہی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ جب کوئی اچہا آدمی مرتا ہی تو وہ جس دیوتا کی عبادت کرتا تہا بعد مرنی کی
اوسی دیوتا کی مقام مین جاتا ہی اور کہتی ہین کہ جب کوئی شخص سرگ مین داخل ہوتا ہی تو بعد مدت مقررہ کے وہان سے
نکلکر پہر جنم لیتا ہی اور بقول انکی جو کوئی بہشت مین گناہ کری اوسکو بہی سزا ملتی ہی چنانچہ مہابہارت کے
آدپرب مین لکہا ہی کہ راجہ ججات نی بہشت مین کہا کہ مین اپنی برابر کسیکو نہین جانتا اندر نی اس گناہ کی
بدلی اوسکو بہشت سے دنیا مین پہینک دیا پہر اوس گناہ سی پاک ہوکی بہشت مین گیا اور اوسی مین لکہا ہی کہ ایک
راجا نیک کردار بہشت مین داخل ہوا ایک روز گنگا برہما کی پاس گئی وہ راجا بہی وہان حاضر تہا ہوا نی گنگا کا
دامن اوٹہا دیا راجا کی نظر گنگا کی رانوپر پڑی عاشق ہوگیا اس گناہ کی شامت سے بہشت سی نکالا گیا اور یہہ بہی
انکا اعتقاد ہی کہ کبہی اولاد کی گناہ کی بدلی مین باپ و دادا بہی دوزخ کی عذاب مین پہنستی ہین چنانچہ مہابہارت
کی آدپرب مین لکہا ہی کہ ایک بڑا زاہد برہم چاری جو اوسنی اپنا بیاہ نہین کیا تہا ایسی مقام پر پہنچا جہان اوسکی
بزرگ کوئین مین لٹکائی ہوئی تہی اوسنی اونسی پوچہا تم کون ہو بولی کہ ہم بڑی عابد اور جگ کرنیوالی تہی ہم
بعد مرنی کی دوزخ مین ڈالی گئی اس گناہ سی کہ ہمارا بیٹا بیاہ نہین کرواتا چنانچہ اوس برہم چاری نی بابا کی نانا کی
کی بہن سی بیاہ کیا اور جہان کی آخر ہونی مین ہندونکی شاستر دن کی قول مختلف ہین نیای شاستر تو
کہتا ہی کہ جہان کا ابتدا کچہہ نہین انتہا ہوگا اور فنا ہونا جہان کا دو وجہ پر ہی ایک یہہ کہ برہما کی مکت ہوجاتی
ہی سوای دہرم اور ادہرم اور بہاو ناسنسکار کی سب کچہہ فنا ہوجاتا ہی جتنی مدت جہان موجود رہا تہا اوتنی
ہی مدت فنا رہتا ہی اور اسی مخلوقات مین سی کوئی شخص برہما بن جاتا ہی اور از سر نو اوسیطور ربعینہ اوسی مخلوقات
کو کہ فنا ہوگئی تہی بناتا ہی اور اسطرح پر جہان کے فنا ہونی کا نام ہی کہنڈپرلی ہی اور یہہ کہنڈپرلی بہت بار
ہوتی ہی اور دوسرا قسم یہہ کہ تمام مخلوقات کو مکت حاصل ہوگی اور تمام جہان اور برہما اور کرم اور دہرم اور
ادہرم اور بہاو ناسنسکار بہی فنا ہوجاوینگی کچہہ باقی نرہیگا اور چارون عنصرون مین سی پہلی زمین
پہر اگ پہر ہوا پہر پانی فنا ہوگا اسطور کی فنا کا نام ہی مہاپرلی اور یہہ ایک ہی بار ہوگی اور بیدانت شاستر
کہتا ہی کہ دنیا کا فنا ہونا تین قسم پر ہی ایک یہہ کہ جب برہما کی عمر سی ایکدن گذرتا ہی اکثر مخلوقات فنا ہوجاتی
ہین رات بہر فنا رہتی ہین جب دوسرا دن ہوا پہر پیدا ہوگئی اور اس قسم کی فنا بار بار ہوتی ہی اور اسکا نام ہے
دی نندن دوسرا قسم یہہ ہی کہ تمام مخلوقات اگیان یعنی بیعقلی مین آجاتی ہین سوای اگیان کی اور سب کچہہ
فنا ہوجاتا ہی اور اس قسم کی فنا ایکبار ہوگی اور اسکا نام ہی پراکرت تیسرا قسم یہہ ہی کہ اگیان بہی فنا ہوجاتا ہے
اور گیان یعنی عقل اور دانش روشن ہوتا ہی اور اس قسم کی فنا کا نام ہی آتنتک اور یہہ بہی ایک ہی بار

ہوگی

ہوگی اور عنصر یون فنا ہوتی ہین کہ زمین پانی مین فنا ہو جاتی ہی اور پانی اگ مین اور اگ ہوا مین اور ہوا
خلا مین اور خلا مایا مین اگر فنا ہو جاتی ہی اور سانکہہ شاستر یون کہتا ہی کہ جب جہان کی فنا ہونی کا وقت
اتا ہی تب پانچون تتہ یعنی عناصر پانچون تن ماتر مین غائب ہو جاتی ہین آکاس شبد مین پون سپرس مین اگنی روپ
مین جل رس مین پرتہی گندہ مین اور یہہ پانچون تن ماترا ہنکار مین غائب ہو جاتی ہین اور اہنکار مہتت مین اور
مہتت پرکرت مین ملجاتا ہی چونکہ شرح معنی ان الفاظ کی علوم حکمی سی تعلق رکہتی ہین اور ہر کسیکو اونکا
سمجہنا مشکل ہے اسواسطی مینی یہان زیادہ تحقیق ان لفظونکی نہین کی فقط نام ہی لکہہ دئی ہین اور کچہہ بیان
اسکا ساتوین فصل مین دیکہہ لو غرض یہہ ہی کہ حالانکہ بقول انکی سب شاستر ست یعنی برحق ہین پہر بہی قیامت
کی بیان مین ان شاستر ون مین اتنا کچہہ اختلاف ہے کہ ایک کا قول دوسری کو رد کرتا ہی اور باوجود اسقدر
مخالفت کی سب کو برحق جاننا بیوقوفی ہی کیونکہ مثلا ایک شخص کہے کہ آج پیر کا دن ہی دوسرا کہی آج
جمعرات ہی تیسرا کہی جمعہ ہی تو ہرگز نہین ہوتا کہ یہہ تینون سچی ہون اور عقلمند یہی کہینگی کہ ان تینون کو سچی
جاننا عقل مین ہرگز نہین آتا پہر مین اب ہندون سی پوچہتا ہون کہ یہہ جو قیامت کی حال کی تینون شاستر
جدی جدی خبر دیتی ہین ہم کسکو سچا جانین اور کسکو جہوٹا کہین اور شاید ہندونکو اسمقام مین یہہ شبہہ پڑی کہ
مسلمانون کی بہی بعضی مسئلونمین کچہہ اختلاف ہی سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ ہماری دین کی جو بعضی مسایل مین
اختلاف ہی تو فروع مین ہی اون مسایل مین کہ جو دین کی اصل اصول مین اور تمہاری دین کے اصل اصول مین اختلاف
ہی جنانچہ قیامت کا حال تہان کہل گیا اور خدا کی پہچان مین جو تمہاری شاسترونکا اختلاف ہی اسباب کی پہلی فصل مین بیان
ہو چکا اور باقی حال اختلاف کا اسباب کے ساتوین فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی آور دنیا کی پیدایش کی بیان مین
تمہاری بید اور شاسترون مین بہت سے اختلاف ہی کہ کہان تک بیان کیا جاوی اپنی ہی پوتہو نسی دریافت کرو اور ہمارے دین کی بڑے
اصول پانچ ہین ایسکو معبود برحق اور سب کا خالق اور مالک اور واجب الوجود اور اچہی صفتون والا اور بری صفتو نسی اور عیبون سی
پاک اور وحدہ لاشریک اور قادر اور بی نیاز سمجہنا اور سب پیغمبرونکو برحق اور سچی جاننا جو کتابین اللہ تعالی نی پیغمبرون پر بہیجین سبکو
برحق جاننا قیامت کے دن حساب اعمال کا ہونا یقین کرنا فرشتون کو حق جاننا سو ان پانچون اصول مین مشرق سی مغرب تک جتنی
فرقی اسلام کی ہین کسیکو اختلاف نہین ہے اور فروع مین اختلاف ہونا کچہہ سبب نقصان دین کا نہین ہے کیونکہ بسند ضعیف کہین
کسی روایت مین کسی راوی کو سہو ہو گیا یا کسی آیت اور حدیث کے معنی سمجہنی مین کسی مقام پر کسیکو خطا ہو گئی یا کسی اور وجہ سے
فروع دین مین اختلاف ہو گیا اسکا مضایقہ نہین اور بڑی اصول مین اختلاف ہونا دین کو جہوٹا ٹہیراتا ہی **دوسرے**
ہماری دین اسلام کی پانچ بنا ہین **اول** کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مضمون دل اور زبان سی ماننا

دوسری پانچ وقت کے نماز پڑہنی **تیسری** زکوۃ مال کی دینی **چوتھی** رمضان شریف کی روزہ رکہنا **پانچوین** بموجب توفیق کی ایک بار خانہ کعبہ کا حج کرنا سو ان پانچون امرکی فرض ہونی پر ساری فرقی اسلام کے ایک زبان ہین برخلاف تمہارے فرقون کی کہ کرم کانڈ والی ہر روز کی عبادت یعنی سندہیا وغیرہ کو فرض جانتی ہین اور گیان کانڈ والی کچہہ ضرور نہین جانتی بلکہ عبادت اور عملون ظاہری کو گوڑیا کا کہیل سمجہتی ہین **اور** اگر تم یہہ کہو کہ بعضی مسلمان فقیر بہی نماز روزہ وغیرہ کو ضرور نہین جانتی اور کہتی ہین کہ نماز روزہ وغیرہ اعمال ابتدا مین فرض ہوتی ہین جبکہ آدمی عارف کامل بن گیا اوسکو نماز روزی کی حاجت نہین رہتی **سو** اوسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی باتین کہنی والی لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ کافر اور ہماری دین سی خارج اور اللہ و رسول کی دشمن صرف نام ہی کی مسلمان ہین غرض بہر حال ہمارے دین کے اصول اور بنا مین کچہہ اختلاف نہین ہے **فصل چہٹی بیچ بیان معبود کے** معبود کہتی ہین اوسکو جسکی عبادت یعنی بندگی پوجا کی جاوی اور عبادت کی حقیقت کیا ہی بڑی سری کی تعظیم کرنی اور اپنی نفس کو معبود کی آگی بہت ذلیل کرنا جیسی سجدہ وغیرہ کرنا اور اپنا مالک اور حاجت روا اوسکو سمجہکر اپنی دین اور دنیا کی حاجت اوس سی طلب کرنی اور اوسکی نذر منت ماننی اور اوسکی نام کا روزہ رکہنا علی ہذا القیاس جو کام عبادت کے ہین اوسکی تعظیم مین کرنی **سو** ہماری مسلمانونکا معبود سوائے ذات پاک اللہ صاحب کے اور کوئی نہین اور جو کوئی سوای اللہ کے کسیکو معبود جانی وہ کافر ہی یہان تک کہ جناب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم سب مخلوقات سی افضل اور اکمل ہین جو شخص کہ حضرت کے عبادت کری وہ بہی کافر ہو جاتا ہی چنانچہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے یہی معنی ہین کہ نہین ہی معبود برحق کوئی سوای اللہ کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی رسول یعنی بہیجی ہوئی ہین **اور** ہندؤن کی معبود بیشمار ہین چنانچہ اون معبودون کی نام پر طرح طرح کی بت بنا کر پوجتی ہین اور اون کی تعظیم مین سولہ[1] کام بجالاتی ہین **آباہن** یعنی منتر پڑہ کر دیوتا کو بلانا **سنگہاسن** یعنی پیڑہی وغیرہ کا تخت بت کی نیچی رکہنا **سنان** یعنی غسل دینا **لیپن** یعنی صندل وغیرہ ملنا **اچہت** یعنی چانول چڑہانا **پشپ** یعنی پہول چڑہانا **نیویدہ** یعنی بہوگ لگانا **اچمان** یعنی پانی پلانا **تانبول** یعنے پان وغیرہ چڑہانا **بستر** یعنی پوشاک پہنانا **بہوشن** یعنے زیور پہنانا **دہوپ** یعنی خوشبو جلانا **دیپ** یعنی چراغ دکہانا **سنکہ اور گہنٹا** بجانا **استت** یعنی سراہنا **پرکرما** یعنی طواف کرنا **اور** بعضی اور امور تعظیم کے بہی کرتی ہین چنانچہ **ساشٹانگ[4] دنڈوت** یعنی ساتہہ آٹہہ اعضا کی سجدہ کرنا اور اوس سی دین و دنیا کے حاجات طلب کرنا پہر **بسرجن** کرنا یعنی منتر پڑہ کر دیوتا کو رخصت کرنا **انصاف** کرنا چاہئی کہ اللہ کو چہوڑ کر اورون کو پوجنا اور اون سی حاجات کا مانگنا خصوص اپنی بنائی ہوئی چیز یعنی بت سی **اور** جاندارون کا

[1] نام مذہبی کہ دران بیان اعمال است ١٢ منہ [2] نام عبادت معبودان کہ مشہور است ١٢ منہ [3] یعنے بیداشت ١٢ منہ [4] ساشٹانگ بفتح سین مہملہ والف و سکون شین معجمہ و فتح تاء ہندی والف و نون غنہ و سکون کاف فارسی یعنی ساتہہ آٹہہ عضونکی اور یہہ لفظ اصل مین سماشٹ انگ تہا سین مفتوح کی معنی ساتہہ اور اشٹ کے معنی آٹہہ اور انگ کی معنی عضو دونون میم اور حرکت سا لفظ سم کی دور ہوئی اونکی بیچ کو دی ساشٹانگ ہوا اور معنی اسکے ساتہہ آٹہہ عضو کے ہوی ١٢ منہ

پوچنا بیجان کو اور عقل والون کا بیعقل کو اور قوت والون کا ناتوان کو کیسی بی عقلی ہی سے عوض حاجت جو
کہ پتہر سی کرین ÷ اونکی ایسی عقل پر پتہر پڑین ÷ اور جو کوئی ہندو یہہ کہی کہ یہہ معاملہ اصل مین اون بزرگون
سی ہی جنکا نمونہ بت ہین تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ عبادت اوسکی کیجی جسنی سب کچہہ بنایا اور سب اوسکی محتاج اور
سوالی ہین اور وہ سب کا سوال پورا کر سکتا ہی اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا دیکہتا اور ہر کسیکی فریاد ہر وقت سنتا
اور پرلی سری کا زور رکہتا ہی اب انکی بعضی معبودون کی نام سنو **وشنو** یعنی بشن جسکا ذکر پہلی فصل مین
ہو چکا سالگرام پہتر تلسی کا پتا چڑہا کر پوجتی ہین **کرشن** یعنی کنہیا **رام چندر** دسرت کا بیٹا **سیتا**
اوسکی بیوی **لچہمن** اوسکا بہائی انکی مورتین پوجتی اور انکی تعظیم مین گاتی ڈہولک سارنگی وغیرہ بجاتی ناچتی
کودتی ہین جاننا چاہیی کہ راگ اور باجی صرف کہیل اور تماشا اور ہوای نفس ہی اوسکا نام عبادت رکہا ہی ÷÷
گنیش جسکا ذکر پہلی فصل مین ہو چکا صورت اوسکی دہڑ آدمی کا سر ہاتی کا ہی سپاری چہالیہ کو اسکی نام پر پوجتی
ہین اور ہر معبود کی پوجا سی پہلی اوسکی پوجا ضرور جانتی ہین **مہا کالی دیوی** اوسکی عبادت کا یہہ
طریق ہی کہ جہان جہان اوسکا ظہور جانتی ہین جیسی جوالا مکہی کانگڑہ چنت پورنی انٹ بہوجی آبکا بہدر کالی
چامنڈا وغیرہ ان مکانون مین جا کر بدستور مذکور پوجا کرتی ہین اور جوالا مکہی کی پوجنی والی اوسمکان کو ساری
تیرتہون سی افضل جانتی ہین جیسی کسی نی کہا ہی کاشی باس ست جگ ماس کل جگیکا پرہتودک تُرکوٹ سما پُنیا
جوالا مکہہ پر درسنات ÷

कांतीवासतुगमसंयुगमेकंप्ररोद

कांगडकांट मं पुन्यंज्वालामुखपदर्सनात॥

یعنی کاشی مین بسی آٹہہ جگ یعنی آٹہہ زمانہ اور ایک جگہہ رہی پرہتودک یعنی پہوہیہ مین ان سب کی کروڑ برابر
ثواب ہی جوالا مکہی کی ایک درشن کا اور جوالا مکہی کی مکان مین کئی شعلہ آگ کی دامن کوہ سی نکلتی ہین اوسکو
بڑا کشف و کرامات سمجہتی ہین اتنا نہین خیال کرتی کہ اللہ کی زمین سی کہین پانی نکلتا ہی کہین سونا چاندی لوہا
کہین نمک کہین کچہہ کہین کچہہ جو آگ نکلنی لگی تو کیا تعجب ہوا بہت سی پہاڑ ایسی ہین جنمین سی آگ نکلتی ہی از انجملہ
جہان کیخسرو بادشاہ کی قبر ہی وہان ایک چشمہ آگ کا ہی اور سوای اسکی اور اعجوبہ دنیا مین بہت ہین اون کی
پوجنی کا اللہ نی ہمکو حکم نہین کیا دیکہو بعضی دریا سلائیان ایسی ہین کہ جب اونکو کسی سخت چیز پر گہسین تو خود بخود
اون سی آگ کا شعلہ نکلتا ہی اور انگریزی بندوق مصالحہ دار بنا آگ جل جاتی ہی اور چقماق کی پتہر سی آگ
نکلتی ہی اور بعضی وقت مصری کی چابنی سی رات کو آگ کی چنگاری نکلتی ہین اور ملک عرب مین سبز لکڑی
مین سی آگ نکلتی ہے اور جس شخص کی ڈاڑہی گہنی ہو تو بعضی وقت اوسمین رات کو کنگہی کرنی سی آگ کی

پتنگی نکلتے ہین اور بعضی وقت اُسکو کسی کمل کو جہاڑنی لگین تو اوسمین سی آگ نکلا کرتی ہی اور اگر رات کی اندہیرے
مین گای بیل کیے بدن کو ہاتہہ سی ملین تو اوسمین سی بہی آگ کی پتنگی نکلا کرتی ہین اب ہندونکو چاہئی کہ ایسی
چیزون کی بہی پوجا کیا کرین اور جوالامکہی کی بہوجکی یعنی مجاور اکثر یہ بہی کرتی ہین کہ ایک پہر کی پیچہے
وقت فجر سی پہر رات گذری تک دیوی کو بہوگ لگاتی ہین او سوقت کسی غیر کو اندر جانی نہین دیتی اور اس
کام کی واسطی بارہ بہوجکی جنکو بڑی معتبر جانتی ہین ہمیشہ مقرر رہتی ہین سوای اونکی دوسری بہوجکیونکو او سوقت
دخل نہین ہوتا ہی بارہ بہوجکی اپنی اپنی نوبت پر جاکی دروازہ بند کرکی ایک پوجاری کو ساتہہ لیکی بہوگ لگاتی
ہین اس حجاب کی کرنی سی ایک شبہہ پڑتا ہی کہ شاید اون آگ کی شعلون مین کچہہ مصالح بہیر دیتی ہون کہ
ایک ایک پہر تک کافی رہی اور میلی کی دنون مین کہ بعضی دن رات کو دیر تک آدمی اندر رہتی ہین مصالح
زیادہ بہر دیتی ہون اور مینی کسی سی سنا ہی ہی کہ یہہ شعلی مصالح کی سبب سے روشن رہتی ہین اور اتنا تو
مینی آپ دیکہا ہی کہ جب اون مین سی کوئی شعلہ بوجہہ جاتا ہی اوسکو چراغ سی پہر روشن کردیتی ہین
اور یہہ جو کہتی ہین کہ اوس مکان مین پانی کی درمیان سی آگ کا شعلہ نکلتا ہی سو محض غلط ہی حقیقت
اوسکی یہہ ہی کہ اوس مکان مین ایک حوض ہی اوسکو ہمن کنڈ کہتی ہین اوسکی ایک کونی مین زمین کی برابر
پتہر سی پانی نکلتا ہی خدا جانی وہین سی نکلتا ہی یا دور سی آتا ہی اور پانی بہت تہوڑا آتا ہی اسقدر کہ
آٹہہ پہر مین ایک پیالہ بہری اور اس سی ذرا اونچی پر ایک شعلہ کی نکلنی کی جگہہ ہی لیکن پانی کی قریب سی
وہ شعلہ بوجہا رہتا ہی جب اسکو وہان ہوم کرنا منظور ہوتا ہی تو کپڑی سی اوس پانی کو خشک کرکر چراغ
سی اوس شعلہ کو روشن کرتی ہین پہر اوسپر گہی اور شہد اور تل اور جو اور بادام اور کہوپرہ ڈہیر یون ڈالتی
ہین اسی کا نام ہوم ہے کہ یہہ نعمتین دیوتا کی نذر کرکی آگ مین جلا دیتی ہین القصہ ان چیزون سی وہ
شعلہ خوب بہڑکتا ہی اور وہ پانی جو کچہہ اوسوقت مین نکلتا ہی نیچی ہی دبا رہتا ہی بہلا جہان اتنی آگ جلی
تو دو تین ماشہ پانی کی وہان کیا تاثیر ہو ایام طفولیت مین ایک رات مین بہی وہان ہوم کرنی گیا تہا یہہ حال
بچشم خود دیکہا اسبات کو بیس برس ہوئی ازان بعد کئی دفعہ مین وہان گیا کچہہ خیال نہین کیا خدا جانی
اب بہی وہ پانی آتا ہی یا نہین غرض بہرحال آدمی کو چاہئی کہ ایسی اعجوبہ کو دیکہہ کر اپنا عبادت گاہ نہ بنا
بیٹہی عبادت اوسی کی کری جسنی یہہ سب کچہہ بنایا اور ایک طریقہ دیوی کی پوجا کا یہہ ہی کہ بلور کی ٹکڑی
پر اسطور کی خط کہینچ کر بت بنا کر رکہتی ہین اور بدستور مذکور پوجا کرتی ہین اور ایک
طور یہہ ہی کہ کمار کا یعنی کوارے لڑکے کی پوجا کرتی ہین اور اوسکو کہانا کہلاتی ہین اور ایک طریق

یہہ ہی کہ کسی عورت کی فرج کو بدستور مذکور پوجتی ہین اور بعضی اپنی آلت اوسمین داخل کرکی جنب کرلیتی ہین
لیکن منے اندر نہین گرنی دیتی اور اوسکا نام بہگب پوجا ہی اور اسطرح کی پوجا کرنیوالی بام مارگی کہلاتی ہین
اور بام مہادیو کا نام ہی یہہ لوگ مہادیو کی اور دیوی کی عبادت کرتی ہین اور اپنی مذہب کو اور ہندؤن سی بہت
چہپاتی ہین اور گوشت اور شراب کا کہانا پینا انکی نزدیک بڑا ثواب ہی اور انکا قول ہی کہ سہسر بہگ درسنان مکتی
یعنی ہزار فرج کی دیکہنی سی نجات ہوتی ہی اور ایک طور یہہ ہی کہ جوت یعنی گہی کا چراغ جلاکر دیوی کو حاضر سمجہکر
بدستور مذکور پوجا کرلیتی ہین * مہالچہمی سونی چاندی مال دولت کو لچہمی کا ظہور سمجہکے بدستور مذکور پوجتی
ہین **سارشتی** دیوی بقول انکی نہر کیصورت مین ظاہر ہوئی ہی **گنگا ندی** بقول انکی مہادیو کے
سر مین سی نکلی ہی اوسکا پانی بہت لطیف ہی **پراجتا** دیوی اسوج کی چاندنی دسمی تاریخ کو گوبر کی مورت اوسکی
بناکر بدستور مذکور پوجتی ہین اور کہتی ہین کہ اسدن راجا رام چندر نی پراجتا دیوی کی پوجا کرکی لنکا کو فتح
کیا اور اسدن ہندو بہت چیزون کی پوجا کرتی ہین جیسی تلوار کٹار ڈال وغیرہ گہوڑا ہاتہی اونٹ وغیرہ بہی
پوتہی قلم دوات وغیرہ ایسی بہت چیزون کو پوجتی ہین اور اون ہی مدد مانگتی ہین اور اللہ کا شکر نہین کرتی
جسنی ان سب چیزون کو انکی قابو مین کردیا چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہوڑی اونٹ پر سوار ہوتی
تو یہہ دعا پڑہتی سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ
یعنی پاک ہی وہ اللہ جسنی ان جانور کو ہماری قابو مین کردیا اور ہم نتہی اوسکی طاقت رکہنی والی اور ہم اپنی رب کے
طرف پہر جاوینگی یہہ سادہ لوح برعکس ان چیزون کو پوجتی ہین جو انہون کی ہاتہون مین مسخر ہین بہلا جو کوئی
بزرگ کسی عاجز کو کچہہ کہانا یا کپڑا دی تو اوس عاجز کو چاہئی کہ اوس بزرگ کا احسان مند ہو اور اوسکا شکریہ ادا کری
نہ یہہ کہ اوس کہانی اور کپڑی کو تسلیمات کرنی لگی اور اوسکی آگی التجا کری اور کہی کہ تم میری مدد کیجو اور جو کوئی
اوس کہانی اور کپڑی کی ساتہہ یہہ کام کریگا اوسکو لوگ دیوانہ کہین گی **مہادیو** اوسکی پوجا کا یہہ طریق ہے
کہ مہادیو کی لنگ یعنی آلت کی صورت بناکر اوسکو جلہری مین رکہکر بدستور مذکور پوجتی ہین اور جلہری فرج
شکل پر ہوتی ہی اور مہادیو کی لنگ پر جل دہار یعنی پانی یا دودہ اور پانی ملاکر اوسکی دہار بہت دیر تک دیتے
ہین اور مرد عورت لڑکی لڑکیان بوڑہیان جوان بہوئین بیٹیان سب جاکر لنگ اور جلہری کی درشن یعنی
زیارت کرتی ہین اور لنگ کی پوجا کی سبب بہت لکہی ہین کچہہ ذکر اسکا پہلی فصل مین ہو چکا اور شیو پران
مین یون لکہا ہی کہ ایکبار پاربتی مہادیو کی بیوی نی جماع کی خواہش کیے اول مہادیو نی انکار کیا
پہر جماع کیوقت اپنی آلت کو اسقدر دراز کیا کہ پاربتی نی بہت تنگ اور بیقرار ہوکر بشن کی آگی

فرمایا اور التجا کی بشن نی مہادیو کا لنگ چکر کی ساتہہ کاٹ دیا مہادیو بہت خفا ہوا بشن نے مہادیو کی آگی بہت
خوشامد اور عاجزی کرکی اپنی آپ کو بچایا اور اوسوقت سی لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور ایک روایت مین یون
آیا ہی کہ ایکدفعہ بعضی عابدون نی سینت مین تپ یعنی زہد اور عبادت کیا مہادیو نی اونکی حسن عقیدت کی آزمایش
کی لئی اونکی عورتون مین جاکر اپنا لنگ ننگا کیا اون برہمنون کی بددعا سی مہادیو کا لنگ بدن سی جہڑ گیا جب
مہادیو اپنی اصلی صورت پر آیا برہمنون نی مہادیو کی بہت تعریف کیے مہادیو نی خوش ہوکر لنگ کی پوجا کا حکم دیا
تب سی لنگ کے پوجا شروع ہوئی اور بعضی روایتین اور طرح پر بہی آئی ہین اللہ ایسی بیحیائی کی باتون سی ہر کسی
کو محفوظ رکہی آفرین ان بزرگون کی عقل پر یہہ عبادت کی راہ خوب نکالی کہ ذکر کو فرج مین رکہکر سب مرد عورت
دیکہین جسکو شہوت کا خیال نہو وہ بہی ہوشیار ہوجاوی یہہ عبادت قوت باہ کیواسطی خوب دوا ہی ایک روز
رام چند نام پنڈت سی ذکر بت پرستی کا آیا یعنی بت پرستی کا سبب پوچہا بولا کہ ہم اصل مین بت کی پوجا نہین کرتی ہین
بلکہ بت کو نمونہ بنا کی سامنی رکہہ لیتی ہین تاکہ دل بخوبی قرار پکڑی یعنی کہا جب کہ آلت اور فرج کی صورت نظر
مین ہونگی تو دل کیون نہین قرار پکڑیگا بلکہ اور زیادہ بیقرار ہوجاوی گا اسکی جواب مین پنڈت چپ ہو رہی
گای بقول انکی گای کی بدن مین دیوتی جمیع رہتی ہین اور اوسکی پوجا کا یہہ طریق ہی کہ سونی کی سینگ
بنوا کر اوسکی سینگون پر رکہین اور چاندی کی سُم بنوا کر اوسکی پیرون کی پاس رکہین اور ایک پترا چاندی کا اوسکی
پیٹہہ پر رکہین اور جہول ڈالین پہر اوسکی پوجا کرین اور برہمن کو دیدین اور گای کی تعظیم بہت کرتی ہین
اور اوسکی گوبر اور پیشاب کو بہت پاک بلکہ پاک کرنیوالا جانتی ہین اور پنچ گب گای کا گوبر اور پیشاب اور دودہ
اور دہی اور گہی انکی نزدیک اس سے زیادہ پاک کوئی چیز نہین ہی جوان مین بڑی بہگت مین ہر روز پنچ گب پیتی
ہین اور برہمن اگر بدون اپنی جنیؤ کی کہانا کہالی تو ہندوؤن کی نزدیک اسکا تدارک یہہ ہے کہ گاتری کا منتر پڑہی
اور اوسدن سوائے گای کی موت کی کچہہ نکہاوے اور برہمن اگر چنڈال کی تالاب کا پانی پی لی یا اوسمین غسل کری تو گوبر کہاوے
اور موت پیوی تب پاک ہووی اور جو کوئی ہندو بہول کر کی غیر قوم کی برتن مین کچہہ کہا پی لی تو اوسکو کئی دن تک برت
رکہوا کر پنچ گب پلاتی ہین تب جانتی ہین کہ پوتر یعنی پاک ہوا اور جو گائون کی پیرونکی گرد اوڑ کر بدن پر پڑ جاوی تو یہہ
اونکی نزدیک نہایت پاک ہی اسکا نام گودہوڑی کہتی ہین کہ ملیچہ کی مکان مین بیٹہہ کر کہانا پینا درست نہین پر جہان
اوسکی گہر مین گای ہوا کرتی ہین وہان درست ہے جیسی کہا گیا ہی نیل بیٹی جلی نگری گو سالہ ملیچہ مندری یعنی نیل کا رنگ
پہننا درست نہین پر ریشمی گپڑی پر درست ہے اور غیر قوم کا پانی پینا درست نہین مگر چہاچہہ مین ملا ہوا درست ہی اور ملیچہ
کی مکان مین روٹی کہانا درست نہین پر جو گائیون کی رہنی کا مکان ہو اوسمین درست ہی سبحان اللہ آدمی

کہ اشرف المخلوقات ہی اوسکا موہنہ پلید جانین اور گای کہ ایک حیوان ہی اوسکا گوبر اور پیشاب طاہر مطہر جائز
اور تماشا یہہ ہی کہ جس گای کی اتنی تعظیم کرتی ہین اور اوسکو گؤ ماتا کہتی ہین جب وہ مرنی لگتی ہی اوسی ماتا
کو گہر سی باہر نکال دیتی ہین جب مرجاتی ہی چوہڑی چماروں کی حوالہ کردیتی ہین اور وی اوسکو سر بازار
گہسیٹتی ہوئی لیجاتی ہین واہ صاحب واہ ماتا کا جنازہ بڑی عزت سی نکالا پہر وہ چوہڑی چمار اوسکا گوشت کہاتی
ہین اور بچا ہوا ماس اور ہڈیان کوی اور کتی کہاتی ہین اور اوسکی چمڑی کی جوتیان بنا کر سب ہندو پہنتی
ہین اپنی ماتا کی خوب مٹی خراب کرتی ہین **حکایت** ایکدن رنجیت سنگہ رئیس لاہور نی مولانا جان محمد
مرحوم سی کہا کہ مولوی جی ہماری اور تمہاری بزرگ سب اہل بصیرت اور دانا تہی اب مین یہہ پوچہتا ہون کہ
ان دونون دینون مین سی کون سچا ہی مولوی صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ہم لوگون کو یہہ مشکل ہے کہ اگر حق بات
کہین تو تم کہ ہماری پر حاکم ہو خفا ہو جاؤ اور جو تمہاری خاطر سی ناحق کہدین تو حق سبحانہ وتعالی کہ احکم الحاکمین
ہی وہ غصہ ہو رنجیت سنگہ نی کہا کہ جو بات حق ہی بی دہڑک کہدو مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہماری دین مین
جو چیز کہ اوسکا کہانا حرام ہی یا تو وہ پلید اور خبیث ہے اسواسطی حرام ہی جیسی سور اور یا اشرف ہی اسواسطی
اوسکی تعظیم کی جہت اوسکا کہانا حرام ہی جیسی آدمی اب مین آپ سی پوچہتا ہون کہ تمہاری دین مین گای
کس وجہ سی حرام ہی اگر اس جہت سی ہی کہ پلید اور خبیث ہی تو پہر اوسکی پرستش اور تعظیم کیون کرتی ہو اور اگر
اس جہت سی حرام ہی کہ اشرف ہی تو پہر اوسکی چمڑی کا استعمال کرنا کیون جائز رکہتی ہو انہتی رئیس لاہور یہہ
سنکر لاجواب ہوا* **سورج اور چاند** ہمیشہ نہا کر سورج کی سامنی پانی ڈالتی ہین اور بعضی چاند اور سورج
کی مورت بنا کر پوجتی ہین انصاف کرنا چاہئی کہ اللہ نی کیا مہربانی کی ہے کہ آدمیون کی لئی چاند اور سورج ایسی چراغ
روشن کردئی ہین کہ ساری جہان مین انکی روشنی پہنچتی ہی جیسی فرمایا حق تعالی نی وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا
یعنی کیا ہمنی چراغ چمکتا یعنی سورج اور فرمایا تَبَارَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرَاجًا
وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا یعنی بڑی برکت ہی اوسکی جسنی بنائی آسمان مین برج اور رکہا اسمین چراغ اور چاند اوجالا کرنیوالا
اس نعمت پر بہی اللہ ہی کا شکر کرنا چاہئی نہ یہہ کہ چاند اور سورج کی عبادت کرین مثلا اگر کوئی شخص کسی شخص
کی راہ پر اندہیرا دور کرنیکو چراغ روشن کردی تو اس شخص کو اوس چراغ والیکا احسان مند ہونا چاہئی نہ یہہ کہ اوس
چراغ کو سلام مجرا کرنی لگی اور سوای چاند اور سورج کی بعضی اجرام فلکی کو بہی پوجتی ہین جیسی **بدھ** یعنی عطارد
شکر یعنی زہرہ **منگل** یعنی مریخ **برہسپت** یعنی مشتری **سنیچر** یعنی زحل **راہ کیت** یعنی راس و ذنب اور ستارون کی پوجا
اس لئی کرتی ہین کہ ستارے انکی خواہش کی موافق اپنی تاثیرات ظاہر کرین اور اپنی نحوست اپنی باز رکہین

اتنا نہین سمجہتی کہ اول تو ستارون کی نحوست اور سعادت ثابت نہین اور اگر ہو بہی تو ایسی ہو جیسی دواؤن مین
گرمی اور سردی اور خشکی اور تری کی استعداد ہوا کرتی ہی اور جب وہ دوا کسی کی استعمال مین آتی ہی اوس وقت
خدا تعالی اگر اوس سی نفع نقصان ظاہر کرنا چاہتا ہی تو بموجب اوس استعداد کی گرمی یا سردی خشکی یا تری پیدا
کردیتا ہی سوا اس تاثیر کی پیدا کرنیوالا اللہ ہی مثلا کاسنی اور خرفہ مین اللہ تعالی نی سردی کی استعداد رکہی ہی پہر
کاسنی اور خرفہ کو اتنی طاقت نہین کہ اپنی تاثیر بدل سکین پہر جو کوئی ان دوائیون کی خوشامد کری اور چاہی یہہ
دوائین بموجب اوسکے خواہش کی اپنی تاثیرات ظاہر کیا کرین وہ بڑا بیوقوف ہی سو اسیطرح حق تعالے نی برسپت یعنی مشتری
مین سعادت اور سنیچر یعنی زحل مین نحوست کے استعداد رکہی ہو تو اونکو کیا طاقت ہی کہ کسیکے خوشامد اور التجا سی
اپنی تاثیر بدل سکین ستاری بیچاری صرف مجبور اور اللہ کی قابو مین ہین ان مین جو خاصیتین اللہ نی رکہی ہین جیسی
سورج مین گرمی اور روشنی اور چاند مین سردی اور روشنی سو فرشتونکی وسیلہ سے ظاہر ہوتی ہین اور ستاری اور
فرشتی سب اللہ کی قبضہ قدرت مین ہین جیسی فرمایا اللہ تعالی نی وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرَاتٌ بِاَمْرِہٖ یعنی ستاری سب اللہ
کی حکم مین مسخر ہین اور فرمایا فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ یعنی پاک ہی
وہ ذات کہ اوسکی ہاتہہ مین ہی ملکوت ہر شی کی اور اوسی کی طرف تم اولٹی جاؤگی غرض ہندؤن کی معبودون کا
بیان کہانتک کیا جاوی ادنی سی اعلی تک اکثر مخلوقات کی پوجا کرتی ہین اور اونکو اپنی حاجت روا اور نفع اور نقصان
دینی والی سمجہتی ہین ہائی افسوس اصل مالک کو بہول گئی اور اوسکی بندونکو پوجنی لگی بیت ناز دوزخ ارادی ہٹن گہی ٭
جو کوئی بندونکی بندی بن گئی ٭ اسمقام مین ہندونکا یہہ سوال ہی کہ ای مسلمانون تمنی جو اس فصل مین ہماری دین
پر کئی اعتراض کئی سو یہہ ساری اعتراض تمہاری دین پر بہی آتی ہین اور سوای خدا کے اورونکو معبود ٹہرانا اور حاجت روا اور
نفع اور نقصان کا مختار سمجہنا تمہاری دین مین بہی ہی ہم اکثر مسلمانونکو دیکہتی ہین کہ کوئی کسی کی قبر کو پوجتا ہی
ناک رگڑتا ہی چڑہاوا چڑہاتا ہے حاجات طلب کرتا ہی کوئی سید سلطان کی نام کا جانور ذبح کرتا ہی کوئی سواہن کا روٹ
دیتا ہی کوئی حضرت امام ضامن کا پیسا بازو پر باندہ کر اونکو اپنا نگہبان جانتا ہی اور کسی نی پیر دستگیر کو اپنا معبود ٹہرا
رکہا ہی اور اپنی حاجت روائی کی واسطی اونکی گیارہوین کرتا ہی اور کوئی اونکی قبر کیطرف موہنہ کرکی ہاتہہ باندہ
کر گیارہ قدم چلتا ہی اور کہتا ہی یا شیخ عبد القادر شیا للہ یعنی ای شیخ عبد القادر کچہہ دو واسطے خدا کی اور کوئی کہتا ہی
یا شیخ عبد القادر المدد اور کوئی کہتا ہی یا محی الدین تم بن کون لی میری خبر اور کوئی کہتا ہی بوہر شتا خبر لی میران
کیون اتنا جر لایا ہی اور کوئی کہتا ہی اول محی الدین اخر محی الدین ظاہر محی الدین باطن محی الدین اور کوئی پیر دستگیر
کی نام پر چراغ جلا کر اونکی سامنی ہاتہہ باندہ کر کہڑا ہوتا ہی اور کوئی پیر دستگیر کی نام پر جہنڈا کہڑا کر کر اوسکی تعظیم کرتا ہے

شتا بیدکو بعضی فقہا نی سفر لکہا ہی یعنی [illegible] والنحار [illegible] یعنی [illegible] یعنی [illegible]

ام

اور کوئی حضرت امام حسین کا تعزیہ بناکر رزق اولاد طلب کرتا ہی اور کوئی سید سالار اور شاہ مدار سی حاجات مانگتا ہی
اور کوئی خواجہ معین الدین کی قبر سی مال و زر طلب کرتا ہی اور کوئی پیرون سی نفع کی امید اور نقصان کا خوف
رکھہ کر اونکی نیاز دیتا ہی جیسی بابا فرید شکر گنج کی کھچڑی شاہ عبدالحق کا توشہ حضرت علیؑ کا کونڈا حضرت عباس
کی حاضری تین کوڑی کی نیاز پیر نصیر کی پیر بو علی کا نمک بندگی صاحب کے قبر کا غلاف اور کوئی حضرت شاہ مقیم
کی قبر کو پوجتا ہی اور کوئی حضرت بو علی قلندر کی قبر کی پوجا کرتا ہی اور کوئی حضرت شیخ صدر الدین کی بری کی قبر
کو پوجتا ہی بکری وغیرہ چڑھاتا ہی اور کوئی شاہ عنایت ولی کی نام چراغ جلاتا ہی اور نیاز مانتا ہی اور کوئی کسی
کی نام پر چوٹی رکھاتا ہی اور کوئی کسی کی حق مین جب دعا کرتا ہی تو اللہ کی نام کی ساتھہ اورونکی نام ملا دیتا ہی
کوئی کہتا ہی یا اللہ اور پنجتن تجکو راضی رکھین اور کوئی کہتا ہی اللہ اور پیر تیری مشکل آسان کرین اور کوئی کہتا
ہی اللہ اور رسول تجھپر فضل کرین اور کوئی کہتا ہی اللہ غوث الاعظم تیری مراد پوری کرین اور کوئی اللہ کا نام
نہین لیتا بلکہ صرف یون ہی کہہ دیتا ہی کہ میر صاحب محبوب پاک تجکو خوش رکھی اور بعضی پیرزادی کہتی ہین دادا پیر
تجکو خوش رکھی جد پاک تیری حاجت بر لاوی اور کوئی اللہ کی نام کیطرح بزرگونکی نام کا وظیفہ کرتا ہی جیسی کوئی
کہتا ہی یا علی کوئی کہتا ہی یا حسین کوئی کہتا ہی یا میران کوئی کہتا ہی یا بہیکہہ اور یہہ بہی جانتی ہین کہ یہہ بزرگ
ہماری فریاد ہر وقت سنتی ہین اور ہماری حال کی خبر رکہتی ہین اور بعضی لوگ اپنی پیر کی صورت کا تصور باندہتی
ہین اس عقیدی سی کہ پیر کو ہمارے حال کی خبر ہی اور کوئی اپنی بیٹون کی زندگی پیرون سی مانگتا ہی اور اولاد کے جیتی
رہنی کو اونکی نام پیرون کی طرف نسبت کرتا ہی کوئی اپنی اولاد کا نام امام بخش رکہتا ہی کوئی پیر بخش کوئی علی بخش
کوئی حسن بخش کوئی حسین بخش کوئی میران بخش کوئی سالار بخش کوئی عبد النبی کوئی عبد الرسول اور کوئی اپنی اولاد کی
سر پر کسی پیر کی نام کی چوٹی رکہتا ہی کوئی کسی کی نام کی بدہی ڈالتا ہی جیسی محرم مین لڑکونکی گلی مین سرخ ڈوری ڈالتے
ہین سبز کپڑی پہناتی ہین اور کوئی بابا فرید کی نام کی بیڑی ڈالتا ہی اور کوئی کسی کی نام پر جانور ذبح کرتا ہی اور کوئی کسیکے
نام کی قسم کہاتا ہی اور کوئی لڑکونکی ہماری مین سیتلا کو پوجتا ہی کیسکی عورت میران زین خان کی نام ٹہیک دیتی ہی
اور بعضی مرد اور عورت جانورونکی آواز سی بد شگنی وغیرہ لیتی ہین اور بعضی تمہاری ملّان کتاب سی فال دیکھکر کسیکو بتلاتے
تجہپر پیر صاحب خفا ہین یہ اسطی تیرا لڑکا بیمار ہے کسیکو بتلاتے ہین تجہپر سید سلطان کے خفگی ہی اسواسطی تجہپر رزق کی تنگی ہی انکے نیاز ادا کر
اور کسیکو سیاہ یری لال پری کی زبہن یعنی خفگی بتلاتے ہین اور اونکی پوجا کرواتی ہین اور ہم جو اپنی معبودونکی نام پر سالگرام اور مہادیو کا لنگ وغیرہ رکہہ
لیتی ہین تم لوگ بہی اپنی پیرونکی نام کی چہڑے اور جہنڈے کہڑی کرتی ہو اور ہم اپنی معبودونکی مورتین بناکر پوجتی ہین تم قبرونکی صورتین بناکر پوجتی ہو جیسی
تعزیہ پنجرہ چلہ خانہ چنانچہ لودیانہ مین ایک خانقاہ پیر صاحب کے نام پر مشہور ہی اور وہان جاکر سیکڑون آدمی سجدہ کرتی ہین چڑہاوا چڑہاتے

ہمین روشنی کرتی ہین اور ہم دیوی کی نام پر جوت جگاتی ہین تم بڑی پیر کی نام پر چراغ جلاتی ہو اور ہماری ملیبو
کا چبوترا ہی تمہاری امام کا چبوترا ہی اور ہمارا ٹہاکردوارا ہی تمہارا امام باڑا ہی اور ہم کشن جی کی عبادت مین گاتی
بجاتی ناچتی کودتی ہین تم اپنی پیر کی نام پر مجلسین تیار کر کی ڈہولک سارنگی طبلہ بجوا کر راگ سنتی ہو ناچتی کودتی ہو اور
تمہاری دین کی بڑی بزرگ صوفی اسطور کی مجلس کو عبادت سمجہتی ہین اور اوسمین وضو کر کی بیٹہتی ہین اور بعضی مسلمان
قبرون کی تعظیم مین کسبیون کو بہی نچواتی ہین اور ہمپر تمنی اعتراض کیا تہا کہ ہندو کہیل اور تماشا کو عبادت سمجہتی ہین
دیکہو یہہ مجلس اور طبلہ سارنگی اور کسبی کا ناچ بہی تو کہیل اور تماشا ہی ہی پہر جبکہ یہہ سب قباحتین اور سوائی خدا کی
اورونکو نفع نقصان بخشنی والا سمجہنا تمہاری دین مین بہی موجود ہی پہر ہمپر تمہارا اعتراض بیجا ہی سو اوسکا جواب
یہہ ہی کہ ہماری تمہاری گفتگو دین کی مقدمہ مین ہی اور ہماری دین کا اصل قران اور حدیث ہی اور تمہاری
بید اور شاستر ہین سو ہمنی تمہاری دین کی جن کامون پر اعتراض کیا ہی سو وہ سب کام تمہاری بید اور شاسترون
مین روا ہین جو ہمنی جہوٹہہ کہا ہو تو تم ہمارا ہاتہہ پکڑ کر کہو کہ یہہ بات ہماری دین مین روا نہین اور تمنی جو ہم پر
اعتراض کیا ہی کہ تمہاری دین مین سوای خدا کی اورون کو معبود ٹہرانا درست ہی اور سوای اسکی اور بہت
سی باتین جو بے سمجہہ مسلمانون مین رائج ہین اون پر تمنی منہہ بہر کی اعتراض کر لئی سو یہہ اعتراض ہماری دین پر
نہین آسکتی ان باتون مین سی ہماری دین مین ایک بہی روا نہین اور یہہ سب باتین قران اور حدیث کی برخلاف ہین اور ایسی باتونکو
ہماری دین مین شرک اور بدعت کہتی ہین شرک یعنی کسی اور کو اللہ کا شریک بنانا اور بدعت وہ کام ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و
سلم کی زمانہ مین اور اونکی اصحاب کی وقت مین نہوا ہو اور لوگ اوسکو دین کا کام سمجہنی لگین اور ہماری دین مین شرک اور بدعت کی
برابر اور کوئی گناہ نہین ہی اور یہہ کام بعضی جاہل مسلمانون نی تمہاری ہندونکی صحبت سی اختیار کر لئی ہین سو اونکا کچہہ اعتبار
نہین کچہہ ہماری دین مین یہہ کام جائز نہین بلکہ سراسر مخالف حکم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور ہماری دین مین
جتنا شرک کی برائی کا ذکر ہی اتنا اور چیز کا نہین اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ
یعنی اللہ شرک کو نہ بخشیگا اور سوای اسکی جسکو چاہی بخشیگا اور اپنی حبیب محمد مصطفے صلعم کو فرماتا ہی قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِکُ لِنَفۡسِیۡ
نَفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ وَ لَوۡ کُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ لَاسۡتَکۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَیۡرِ ۚۖ وَ مَا مَسَّنِیَ السُّوۡٓءُ ۚ اِنۡ اَنَا اِلَّا
نَذِیۡرٌ وَّ بَشِیۡرٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ یعنی تو کہدی ای محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کہ مین اپنی جان کی بہلی بری کا مالک نہین مگر
جو اللہ چاہی اور اگر مین غیب کی بات جانا کرتا تو بہت خوبیان جمع کر لیتا اور مجکو برائی کبہی نہ پہنچی میرا کام یہی ہی کہ عذاب سی
ڈراتا ہون اور بہشت کی خوشی سناتا ہون ایمان والونکو دیکہو باوجودیکہ حضرت رسول اللہ صلعم کا مرتبہ سارے جہان سی زیادہ
ہی اللہ نی نفع اور نقصان کا مالک اور غیب دان اونکو بہی نہین کیا پہر اور کسی سی نفع اور نقصان کی امید اور خوف

ل
[illegible]

رکہنا اور اوسکو غیب دان سمجہہ کر حاجت طلب کرنا کہان درست ہوا اور حدیث شریف مین آیا ہی اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ
یعنی جانورون کی آواز وغیرہ سی شگن لینا شرک ہی * اور حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَئَلَہٗ
عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً یعنی جو کوی آوی خبر بتانیوالی کی پاس یعنی جیسی کاہن اور
نجومی اور رمل پہنیکنی والی یا فال دیکہنی والی یا یا برہمن وغیرہ کی پاس پہر پوچہی اوس سی کچہہ تو نہین قبول ہوتے اوسکی
نماز چالیس رات اور حدیث شریف مین ہی لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ یعنی لعنت کری اللہ اوس شخص پر کہ سوائے
خدا کی اور کی تعظیم مین جانور ذبح کری اور حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ
یعنی جسنی قسم کہائی سوای خدا کی اور کسیکی پس تحقیق وہ شخص مشرک ہوا اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہی کہ ایک شخص نے حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ یعنی جو اللہ اور تم چاہو سو ہو گا حضرت نی فرمایا جَعَلْتَنِیْ
لِلّٰہِ نِدًّا بَلْ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ یعنی ٹہیرایا تو نی مجکو اللہ کا شریک یون نہین بلکہ وہی ہوگا جو چاہے اللہ اکیلا اس سی معلوم ہوا
یون کہنا کہ اللہ اور رسول تجکو خوش رکہی یا اللہ اور رسول گواہ ہین اور اللہ اور پیر صاحب تیری حاجت روا کری درست نہین اور
حدیث شریف مین ہی لِیَسْئَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّہَا حَتّٰی یَسْئَلَ الْمِلْحَ وَحَتّٰی یَسْئَلَ شِسْعَ
نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ یعنی ہر کسیکو چاہی کہ اپنی حاجتین اپنی رب سے مانگی یہان تک کہ نمک بہی اللہ ہی سی مانگی اور جوتی کا
تسمہ ٹوٹ جاوی وہ بہی اللہ ہی سی مانگی غرض کہ چہوٹی بڑی سب حاجات اللہ ہی سی مانگی اور کتاب فوز کبیر مین
لکہا ہی شرک آن است کہ غیر خدا را صفات مختصہ خدا اثبات نماید مثل تصرف در عالم بارادہ کہ تعبیر از ان بکن فیکون
میشود یا علم ذاتی از غیر اکتساب بحواس و دلیل عقلی و منام و الہام و مانند آن یا ایجاد شفای مریض یا لعنت کردن و
ناخوش بودن از و تا بسبب آن کراہیت تنگدست یا بیمار و شقی گردد و رحمت فرستادن بر شخصی تا بسبب آن رحمت فراخ
معیشت و صحیح بدن باشد یعنی شرک وہ ہی کہ اللہ کے خاص صفتون مین کسی اور کو شریک بناوی یعنی اگر سوای خدا کی
کسی اور کی حق مین یہہ اعتقاد کری کہ وہ جو چاہی او سیوقت ہو جاوی یا اوسکو بغیر حواس جیسی دیکہنی اور سننی وغیرہ کی اور
بدون دلیل عقلی اور بدون خواب یا الہام کی علم حاصل ہوتا ہی یا وہ جس شخص پر خفگی اور پہٹکار کری وہ شخص تنگدست
یا بیمار یا اور آفت مین مبتلا ہو جاوی اور جس شخص پر رحمت کری وہ شخص تندرست یا فراخ گذران ہو جاوی یا وہ کسی بیمار
کو شفا بخشدی تو اس عقیدہ سی شرک لازم آتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اللہ کی سوای اور کسی سی رزق یا بیمار کی صحت
اور عمر درازی کا مانگنا اور اسکی خفگی سی ڈر کر یا اوس سی نفع کی امید رکہکر نیاز دینی شرک ہی اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہی
اما ہمسر کنندگان در غیر عبادت بسیار اند از انجملہ کسانیکہ در ذکر دیگران را با خدا ہمسر میکنند و نام دیگر ان را مانند نام خدا
بطریق تقرب ذکر میمانند و از انجملہ اند کسانیکہ در ذبح و نذر و قربانیہا با خدا دیگران را ہمسر میکنند و از انجملہ اند کسانیکہ در نام

ہلون پسر خود را بندۂ فلان و عبد فلان میگویند این شرک در تسمیہ است و از انجملہ اند کسانیکہ در دفع بلایا دیگران را میخوانند و ہمچنین در تحصیل منافع بدیگران رجوع مینمایند بالاستقلال نہ آنکہ توسل بآن دیگران نمایند انتہی مطلب اسکا یہہ ہی کہ الله کی نام کی مانند اور کی نام کا وظیفہ کرنا اور عبد الرسول اور بندہ علی و عبد النبی اور بندہ حیدر علی ہذا القیاس حسین بخش پیر بخش میران بخش پیران دیا گاہیا دسوندہیا محبوب بخش قلندر بخش بو علی بخش بنوی بخش سالار بخش مدار بخش خواجہ بخش امام بخش سلطان بخش سلطانی مسا نیا وغیرہ اولاد کی نام رکہنا اور سوای خدا کی اور کی نام جانور ذبح کرنا یا نذر منت ماننی یا بلا کی دور ہونی و اسطی کسیکو پکارنا اور نفع نقصان اوسی سمجہنا یہہ سب کام شرک ہین اور کسی بزرگ کا وسیلہ پکڑنا جیسی یون کہنا کہ یا الٰہی مین حضرت فلانی کا وسیلہ پکڑ کر تجہسی مانگتا ہون یہہ کہ تو میرے فلانی مشکل آسان کری درست ہی اور در مختار مین لکہا ہی مَا یَفْعَلُوْنَ مِنْ تَقْبِیْلِ الْاَرْضِ بَیْنَ یَدَیِ الْعُلَمَاءِ وَالْعُظَمَاءِ فَحَرَامٌ وَالْفَاعِلُ وَالرَّاضِیْ بِہٖ اٰثِمَانِ یعنی علما اور بزرگونکی سامنی زمین بوسی کرنی حرام ہی اور کرنیوالا اور اسپر راضی ہونیوالا دونو گنہگار ہین اور حضرت قاضی ثناء الله کتاب ارشاد الطالبین مین لکہتی ہین چنانچہ جہال میگویند یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً لله یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز نیست و اگر گویند یا الٰہی بحرمت خواجہ شمس الدین حاجت مرا روا کن مضائقہ ندارد یعنی یون کہنا کہ یا شیخ عبد القادر یا ترک پانی پتی جائز نہین اور وسیلہ بزرگونکا پکڑ کی الله سی مانگنا درست ہی غرض ہماری دین مین سوای الله کی اور کو معبود ٹہیرانا اور حاجت روا اور نفع نقصان کا مختار سمجہنا درست نہین ہی بلکہ شرک ہی اور یہہ جو تمنی کہا کہ صوفی لوگ کہیل اور تماشا کی مجلس کو عبادت سمجہتی ہین تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ صوفی بننا بہت مشکل ہی اور ہماری دین مین صوفی اوسکو کہتی ہین کہ اپنی نفس کے خواہشون کو چہوڑ کر بالکل شریعت کا تابع ہوا اور ریاضت اور مجاہدت سی اپنی دلکو صاف کری اور یہہ لوگ جو طبلہ سارنگی وغیرہ سنتی ہین سو بی سمجہی اور غفلت کے سبب سے ایسی مجلسون مین آتی جاتی ہین سچی صوفی وی ہین جنکی بعضی اخلاق جو پہلی فصل مین بیان ہوئی اور صوفیونکی نزدیک ایکدم بہی خدا کی یاد سی غافل ہونا درست نہین کہیل اور تماشا کا تو ذکر کیا ہی ہماری دین مین کہیل اور تماشا بہت منع ہی جیسی فرمایا الله صاحب نے سورۂ انعام مین وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا یعنی چہوڑ دی اونکو جنہون نی ٹہیرایا طریق اپنا کہیل اور تماشا اور بہولادیا اونکو دنیا کی زندگی نی اور سورۂ لقمان مین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ یعنی اور بعضی آدمی ایسی ہین کہ خریدتی ہین کہیل کی باتون کو تا بچلادین الله کی راہ سی بن سمجہی اور

ٹہیراوین اوسکو ہنسی وی جوہین اونکو ذلت کا عذاب ہی قرآن کی مفسر لکہتی ہین کہ یہہ آیت راگ باجی کی مذمت مین
نازل ہوئی ہی اور مشکوۃ شریف مین لکہا ہی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی وَاَمَرَنِی رَبِّی بِمَحْقِ المَعَازِفِ وَ
المَزَامِیرِ یعنی حکم کیا مجکو میری رب نی واسطی مٹانی معازف اور مزامیر کی معازف اُن باجون کا نام ہی
جو ہاتہہ سے بجائی جاوین اور مزامیر وہ جو موہنہ سی بجائی جاوین اور ہمارے دین کی چار امام
مجتہد فقہ کی بڑی مشہور ہین حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حضرت امام
مالک رحمہ اللہ سو ان چارون کی نزدیک باجونکی ساتہہ راگ سنا حرام ہی ان باتنا جائز ہی کہ کبہی عید کی دن یا بیاہ وغیرہ مین کوئی
دایرہ بجالی یا کوئی غزل وغیرہ جسمین فقط مضمون خوشی کا یا بہادرونکی بہادری کا بیان ہو گالی تو مضائقہ نہین کیونکہ
اسقدر مین کچہہ غفلت نہین حاصل ہوتی اور اسباب پر دوام اور استمرار درست نہین ہی کہ موجب غفلت ہوتا ہی اور ہماری
صوفیونکی اس زمانہ مین چار طریق بڑی مشہور ہین قادری سہروردی نقشبندی چشتی سو ان چارون طریقون مین سے حضرت
محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی کہ قادری طریق کی امام ہین اونہون نی کبہی ایسی مجلس نہین کی بلکہ کتاب
غنیۃ الطالبین کہ انکی تصنیف ہی اوسمین اونہون نی یون فرمایا ہی ہٰذا اذا کان خالیا عن المنکر فان حضرہ
منکر کالطبل والمزمار والعود والنای والرباب والمعازف والطنابیر والشین والشابۃ والجعفران الذی
یلعب بہ الترک لا یجلس ہناک لان کل ذلک محرم یعنی جب جائز ہی کہ گناہ سی خالی ہو سو اگر حاضر ہوا اوسمین
کوئی گناہ کی بات جیسی طبلہ اور مزمار اور عود اور بانسری اور رباب اور معازف اور طنبوری اور شین اور شابہ اور
جعفران جس سی ترک بوک بازی کرتی ہین سو نہ بیٹہی اوسجگہہ کیونکہ یہہ سب حرام ہین اور حضرت شہاب الدین سہروردی
طریق کی امام ہین اونسی بہی اسطرح کی مجلس ثابت نہین ہوئی بلکہ اونکی خاص مرید حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی نی
کتاب گلستان مین کہا ہی کہ مین اول بسبب جہل اور ہوس جوانی کی راگ سنا کرتا تہا پہر مین نی توبہ کی اب یکہو کہ توبہ گناہ سے
ہوتی ہی نہ عبادت سی اور نقشبندی طریق کا حال تو ظاہر ہی کہ انکو راگ پر سخت انکار ہی باقی رہا چشتی طریق سو اس طریق کے
پیشواونے بہی باجونکے ساتہہ راگ نہین سنا اور جو کوئی شخص کوئی روایت اونکی سنی کی بیان کری سو محض غلط اور
بی اصل اور افترا ہی ہان اتنا ضرور ہی کہ بعضی بزرگون نی خلوت مین بیٹہہ کر اپنی مریدونکی زبان سی کبہی کبہی ایسا راگ
سنا ہی جسمین کچہہ اللہ اور رسول کی تعریف یا ایسا مضمون ہو کہ جسکو سنکر ایک حالت ذوق کی پیدا ہو سو کیا مقدور ہی کہ اوس
مین کوئی کام کہیل اور تماشا کا ہو اور طبلہ سارنگی وغیرہ کا تو ذکر کیا ہی سو اسطرح کا بہی راگ سب نی نہین سنا بعضون
نی سنا ہی اور بعضی اسپر بہی انکار کرتی رہی ہین چنانچہ منقول ہی کہ حضرت نظام الدین اولیا کبہی کبہی راگ سنا
کرتی تہی اور حضرت نصیر الدین چراغ دہلی اون کی خلیفہ راگ کی سننی سی منکر تہی ایک شخص نی حضرت

نصیرالدین سی کہا کہ تیرا پیر راگ سنا کرتا ہی تو کیون نہین سنتا اہنون نی فرمایا کہ جو پیر کوئی کام برخلاف شرع کی
کری تو مرید کو اوس امر مین پیر کی متابعت کرنی نچاہئی اوس شخص نی یہہ بات کو حضرت نظام الدین صاحب سی کہدیا
آپ نی فرمایا کہ نصیرالدین سچ کہتا ہی یعنی یہہ بات حق ہی کہ پیر کی متابعت اوسکام مین کہ برخلاف شرع کی درست نہین
اور روایت ہی کہ حضرت قاضی ضیاءالدین صاحب مرحوم سنامی جناب حضرت نظام الدین صاحب پر بسبب سننی راگ کی
انکار رکہتی تہی جب جناب قاضی صاحب مرض موت مین بیمار ہوئی جناب حضرت نظام الدین صاحب اونکی بیمار پرسی
کو تشریف لی گئی اور مطابق قانون شرعی کی اجازت چاہی قاضی صاحب نی فرمایا کہ اب میرا وقت اخیر ہی مین اپنی
اللہ سی ملتا ہون مین گوارا نہین کہتا کہ اسوقت بدعتی میری سامنی آوی جناب حضرت نظام الدین نی فرمایا کہ قاضی
صاحب سی کہو کہ بدعتی بدعت سی توبہ کرکی آیا ہی جب قاضی صاحب نے یہہ بات سنی اوسیوقت اپنا عمامہ دیا اور کہا حضرت
نظام الدین کی قدمون کی نیچی اسکو بچہادو اور عرض کرو کہ اسپر قدم رکہکر اندر تشریف لاوین یہہ اللہ کی ولی ہین اپنین
اتنا ہی قصور تہا یعنی راگ سننا کہتی ہین کہ حضرت نظام الدین نی اوس عمامہ کو ادب سی اوٹہایا اور سر پر رکہہ لیا اور اندر
گئی جب باہر آئی قاضی صاحب بہشت نصیب ہوئی اور جبتک قاضی صاحب دفن نہوئی حضرت نظام الدین کی آنسو
بند نہوئی تہی اور اسطرحکا راگ بہی ان بعضی بزرگون نی ان شرطون سی سنا ہی کہ اوس مجلس مین کوئی آدمی جوان
اور عورت اور لڑکا خوبصورت نہو اور قوال راگ کی مزدوری لینی والا نہو اور راگ کا مضمون کفر اور فسق نہو اور
اوسمین کسی زندہ معشوق کی تعریف نہو اور اوسکی ساتہہ طبلہ سارنگی ڈہولک طنبورہ ستار نفیری وغیرہ نہو اور
اوسدم نماز کا وقت نہو اور اوس مجلس مین کوئی مرید کچا نہو دیکہو ایسی بندوبست مین کہیل اور تماشا کہان رہا
اور باوجود اسکی اس راگ کو ان بزرگون نی مستحسن نہین جانا اور بلکہ جب کسی عالم دیندار نی اون پر انکار کیا اونہون
نی اپنی خطا ظاہر کری ہی برخلاف تمہاری بڑون کی کہ جنکا شعار کہیل اور تماشا اور فسق اور فجور تہا چنانچہ پیچہی
بیان ہوچکا سوال ہندو وان اس بیان پر اگر کوئی ہندو ہمپر اعتراض کری کہ بس تمہاری تقریر سی معلوم
ہوا کہ تمہاری بزرگون مین کچہہ بہی طاقت نہین ہی اور وی محض عاجز تہی کہ جنسی کسیکو نہ کچہہ فائدہ پہنچی نہ نقصان
اور ہماری بزرگ بڑی شکتی وان یعنی قوت والی تہی کہ جنسی لوگ اپنی حاجات مانگتی اور مراد کو پاتی ہین سو
اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری تقریر سی یہہ نہین ثابت ہوا کہ ہماری بزرگون مین کچہہ بہی طاقت نہین ہی بلکہ یہہ
بات ثابت ہوئی ہی کہ وی اللہ کی شریک نہین ہین اور اللہ کی آگی عاجز ہین کچہہ ہماری تمہاری آگی عاجز
نہین ہین اور کسیکو نفع اور نقصان پہنچانا دو طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ وہ خود نفع اور نقصان پہنچانی
کا مالک ہو سو یہہ بات تو خاصہ اللہ ہی کا ہی اور کسیکی یہہ شان نہین ہی نہ نبی کی نہ ولی کی دوسرا یہہ

قوت ۱۲

حضرت سلطان جی نی فرمایا نصیرالدین سچ کہتا ہی ۱۲

که وی الله کی جناب مین کسیکی واسطی دعا کوین اور الله تعالی اونکی دعا قبول کری سو اسطرح کا نفع ہماری بزرگونسی ہزارون کو پہنچا ہی اور بعضی ظالمون سرکشونکو اون کی بددعا سی نقصان بہی پہنچا ہی اور اسیواسطے ہماری سب علما کی نزدیک یہہ درست ہے کہ کوئی شخص زندہ بزرگ سی کہی کہ ای فلانی میری واسطی الله کی جناب مین دعا کر کہ میرے فلانی مراد پوری کری یون نہ کہی کہ تو میری حاجت روا کر بلکہ بعضی مشائخ صوفیہ فرماتی ہین کہ اگر کسی مری ہوی بزرگ کی قبر کی پاس جا کر اوس سی کہی کہ ای بزرگ تم میری واسطی الله کی جناب مین دعا کرو تو بہی درست ہی ہان اتنا ہی کہ کوسون اور منزلون سی کسی بزرگ کو نہ پکاری کیونکہ ہر وقت ہر جگہ مین ہر چیز کی خبر سوای الله کی اور کسیکو نہین ہوتی اور بعضی ہماری بزرگون کو بعض اوقات مین الله کی بتلانی سی دور دور کی خبر بہی ہو گئی ہی چنانچہ یہہ بات چوتہی فصل سی ظاہر ہی اب جو ہماری بزرگون سی خدا کی خلقت کو فیض پہنچا ہی ذرا کان رکہکر سنو اول سب بزرگونسی بڑے بزرگ حضرت محمد مصطفی صلی الله علیہ وسلم ہین سو اونکا فیض ایسا بیحد ہی کہ اوسوقت سی قیامت تک جتنی مسلمان مرد و عورت ہین سب حضرت کی طفیل سی اور اونہین کی ہدایت سی دوزخ سی بچی اور بہشتی ہوے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ پیر اور جمعرات کو مسلمانون کی اعمال فرشتی حضرت کی خدمت مین عرض کرتی ہین حضرت اچہی عملونکو ایسی دفتر مین لکہوا دیتی ہین کہ کبہی نہ مٹین اور بری اعمال سنکر مسلمانون کیواسطی الله سی بخشش مانگتی ہین دیکہو یہہ فیض ابتک جاری ہی اور قیامت کی دن حضرت کی شفاعت سی گنہگار بخشی جاوینگے بعضی بدون عذاب کی اور بعضی دوزخ سی نکالی جاوینگی اور حضرت سے جتنا کچہہ فیض خلقت کو پہنچا ہی اوس ساریکا بیان ہزار کتاب مین آسکی پر دیدہ انصاف ہین چاہئی اسی واسطی خدا پاک نی فرمایا ہی وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی ای محمد مصطفی صلی الله علیہ وسلم ہمنی تمکو ساری جہان کی لئی رحمت بہیجا ہی اور حضرت کی سوای جتنی انبیا علیہم السلام ہین دنیا بہی اسیطرح کی فیض خلقت کو پہنچی اور انبیا سی پیچہی اولیا ہین اونسی بہی بہت چشمی فیض کی جاری ہوی خصوص اس امت مرحومہ کی اولیا جیسی حضرت کی اہل بیت اور اصحاب اور تابعین جنہنی دین حق دنیا مین پہیلایا اور اون سی اوتر کر امام جیسی حضرت محمد بن اسمعیل بخاری اور حضرت مسلم اور حضرت ترمذی اور حضرت نسائی اور حضرت ابن ماجہ اور حضرت ابو داود وغیرہم رحمہم الله کہ حدیث کی امام ہین اور حضرت ابو حنیفہ اور حضرت شافعی اور حضرت احمد بن حنبل اور حضرت مالک اور حضرت ابو یوسف اور حضرت امام محمد اور حضرت سفیان اور حضرت زفر وغیرہم رحمہم الله کہ فقہ کی امام ہین اور حضرت ابو الحسن اشعری اور حضرت ابو المنصور ماتریدی وغیرہما کہ عقاید کی امام ہین اور حضرت حسن بصری اور حضرت جنید اور حضرت شبلی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت مودود چشتی اور حضرت امام غزالی اور حضرت احمد سرہندی مجدد الف ثانی وغیرہم رحمہم الله کہ علم سلوک اور تصوف و معارف کی امام ہین اور سوای

انکی اور بہت امام ہین یہان بعضی مشاہیر کا نام لکہا گیا ہی سوان لوگون نی خوب خوض اور فکر کرکی قران اور حدیث کی معنی سمجہی اور اوسی سی مسئلی دین کی نکالی اور لوگونکو پہنچائی برخلاف تمہاری بزرگون کی کہ کسینی کسی سی دغابازی کرکی اونکی سلطنت چہین لی اور کسینی لکہہا آدمیونکو بیگناہ قتل کردیا کسی نی کسی کی جوروی زنا کیا کسینی کسی کی ناک کاٹ دی کسینی کسی سی بدخلقی کی چنانچہ تہوڑا سا بیان اوسکا دوسری اور چوتہی فصلمین ہو چکا ہی اور یہہ جو تم نی کہا کہ ہماری بزرگ بڑی شکتمان یعنی قوت والی ہتی جنسی لوگ اپنی مرادون کو مانگتی اور حاصل کرتی ہین سو دیکہو تمہاری شکتمان کہ ساری دیوتی ایک جلندہر دیت کی لڑائی مین کہ بقول تمہاری ہزہین کا بنایا ہوا تہا عاجز ہو گئی اور اوسی جلندہر نی لڑکین مین برہما کی ڈاڑہی پکڑکر اوسکو رلادیا اور مہادیو اپنی غصہ کی آگ کو روک نہ سکا اور گنیش کا سر تلاش کرتی لگا نہ پایا اور برہما اور بشن ایک آت کو ناپنی لگی انتہا نہ پاسکی یہہ سب حال تہوڑا سا مذکور ہو چکا ہی اور سوا اسکی مہابہارت وغیرہ اپنی تاریخون سی دریافت کرو کہ تمہاری بڑی کیسی عاجز تہی سچ تو یہہ ہی کہ بڑی سری کا زور رکہنا اور عجز اور احتیاج سی پاک ہونا اللہ ہی کی شان ہی اور کسیکی شان نہین سو مستحق عبادت اور پرستش کا بہی اللہ ہی ہے اور کوئی نہین اسیواسطی ہمارے دین کا خلاصہ اعتقاد یہی ہی کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی اللہ کے سوائے کوئی معبود برحق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بہیجی ہوئی ہین کہ لوگون کو اللہ کے پیغام پہنچاوین اور یہہ جو بعضی جاہل اللہ چہوڑکر اور کسی سی حاجت مانگتی اور مراد کو پہنچ جاتی ہین سو اوسکا یہہ سبب ہے کہ اللہ اپنی بندون پر مہربان ہی کوئی کسی سی کچہہ مانگی اللہ دینی لگتا ہی تو اوسکو بہر صورت دیدیتا ہی جیسی چہوٹا لڑکا دائی سی ہل جاتا ہے اور مان باپ کو بہول جاتا ہی جب اوسکو کوئی چیز درکار ہوتی ہی تو دائی سی مانگتا ہی باپ جانتا ہی کہ دائی غریب اوسکو کیا دی سکی گی وہ آپ وہ چیز اوسکو لی دیتا ہی وہ لڑکا نادان سمجہتا ہی کہ یہہ چیز مجکو دائی نی دی ہی اسیطرح جب کوئی شخص اللہ کی سوا کسیسے اور سی مانگتا ہی اور اللہ اوسکو دیدیتا ہی وہ نادان جانتا ہی کہ مجکو اوسی شخص نے دی جسی مینی مانگی تہی پس اس اعتقاد سی اوسکا شرک زیادہ بڑہ جاتا ہی اور دوزخ کی عذاب مین پہنچاتا ہی سوال اسمقام مین بعضی ہندو کہ جینی اور سراوگی کہلاتی ہین کہا کرتی ہین کہ ہم لوگ مشرک نہین ہین اور ہم سوای خدا کی اور کو سزاوار پرستش کا نہین جانتی نہ ہم کشن بشن کو مانین نہ مہادیو کو نہ دیوی کو نہ گنگا نہ جمنا وغیرہ کو نہ کسی اور کو سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ تمہاری نزدیک خدا دو طور پر ہی ایک نرگن پرمیشر جسکی کچہہ صفت ہی نہین اور تم اوسکو محض معطل جانتی ہو دوسرا ساکار پرمیشر کہ بقول تمہاری ان آدمیون مین سی کوئی شخص بسبب ریاضت کرنے کے غیب دان بن جاتا ہی اور ایسی پرمیشر تمہاری نزدیک چوبیس آدمی ہوئی ہین کہ پہلا اونکا آدنات ہے اور پچہلا اونکا مہاویر ہے پہلا جسکی نزدیک پچیس پرمیشر یعنی ایک نرگن پرمیشر اور چوبیس ساکار پرمیشر ہون اوسنی زیادہ کون مشرک ہی

حکایت

حکایت اتفاقاً ایک دفعہ بلدہ لاہور مین ایک مسافر ذی عزت صاحب ملنت ساکن شاہجہان آباد کی ملاقات ہوئی
کہ وہ ظاہر مین سرا وگی تہی اور مین اون دنون مین اپنا اسلام مخفی رکہتا تہا تقریباً مینی اونسی پوچہا کہ لالہ جی مین
حیران ہون اسبات مین کہ دنیا مین جتنی دین ہین ہر کوئی اپنی دین کو حق اور موجب نجات کا جانتا ہی اور دوسرونکو
گمراہ اور جہنمی سمجہتا ہی اور ان ساری ہی دینون کا سچ پر ہونا ممکن ہی نہین آخر سب مین ایک دین سچا ہی اور دوسرے
سب کہ اوسکی مخالف مین سب جہوٹی اور گمراہ ہین کیونکہ حق کی مقابلہ مین باطل ہی ہوتا ہی اب مین یہہ پوچہتا ہون
کہ ساری دینون مین سی کون سچا ہی فرمانی لگی کہ سب دینون مین سی سچا دین وہ ہی جسمین شرک نہین ہی مجہی یہہ
بات بہت ہی پسند آئی اور مینی کہا کہ شرک تو دین مسلمانی مین نہین ہی بولی کہ اسیطرح ہی پہر مینی کہا کہ ہم لوگ اب
کیا کرین اپنی دین موروثی کو چہوڑ دین کہنی لگی کہ جو جو کام سب دینون مین منع ہین جیسی زنا اور چوری وغیرہ
ان کامونکو چہوڑ دینا چاہئی تا کہ سب دینون پر عمل ہو جاوی مینی کہا عبادات فریضہ کسطرح ادا کرین جیسی نماز کہ مسلمانونکی
فرض ہی اور ہندون کی منع ہی ایسی امور مین کیا کیا جاوی کہنی لگی کہ اسبات کو جرأت چاہئی اسبات سے مین ملگیا کہ یہہ
صاحب دلسی مسلمان ہین تب مینی کہا کہ لالہ جی اپنا حال مین آپ سی مخفی رکہتا ہون اور آپ مجسی مخفی رکہتی ہو اور
حقیقت مین جو ہی سو ہی بولی کہ ہی تو اسیطرح یہہ بات سنتی ہی مین نہایت خوش ہوا اور طرفین سی احوال ہے پر ہونی
لگی مینی اپنی اور اپنی دوستونکا احوال ظاہر کیا اونہون نی کہا مین بہت مدت سی پردہ مین مشرف باسلام ہون اور
نماز پنجگانہ ادا کرتا ہون مگر نفس کے شامت سی حجاب ظاہری دور نہین کیا چنانچہ مجہہ مین اور اون مین رابطہ دوستی کا
محکم ہوا اور وہ بزرگ ابتک پردی مین مشرف باسلام ہین اور نام اونکا عبد اللہ ہی حق تعالی اونکو اسلام ظاہری
عطا کری اور دونو جہان مین خوش رکہی فائدہ بعضی ہندو نانک پنتہی یہہ گمان کرتی ہین کہ ہم شرک سی خالی ہین
اور ہماری بابا نانک اور دوسری گورون نی شرک نہین کیا اور بابا نانک کی کلام مین توحید کا مضمون بہت ہی سو
اوسکا جواب یہہ ہی کہ اگر بقول تمہاری بابا نانک نے شرک نہین کیا لیکن مشرکون سی بیزار ہو کر علیحدہ کیون نہوگیا اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کیون نہ مانا اور شرک سی بچنا ہی اللہ کی نزدیک جب قبول ہوتا ہی کہ اللہ کے رسول کی متابعت کری
اور اگر یہہ کہو کہ بابا نانک نی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور حضرت کی تعریف اپنی تصنیفات مین کی ہی جیسی

کہا ہی کہ باجہ محمد بہگت اجائین ਬਾਝੁ ਮੁਹੰਮਦ ਭਗਤਾ ਤੇ ਅਜਾਈ
بدون عبادت ضائع

یعنی بدون متابعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت ضائع ہی اور یہہ بہی کہا ہی پہلا نام خدا دادوجا نام رسول تیجا کلمہ پڑہ کی نانکا

ਪਹਿਲਾ ਨਾਉ ਖੁਦਾਇ ਕਾ ਦੂਜਾ ਨਾਉ ਰਸੂਲ ॥
جو درگہ ہوین قبول

ਤੀਜਾ ਕਲਮਾ ਪੜਿ ਨਾਨਕਾ ਦਰਗਹ ਪਵਹਿ ਕਬੂਲ
تا کہ در درگاہ مین پڑی قبول

اصل الفاظ زبان پنجابی اسکے ۱۲ منہ

سواوسکا جواب یہہ ہی کہ اگر یہہ بات حقیقت مین بابا نانک نی کہی ہی تو تم کہ بابا نانک کی چیلی ہوا پنی گوروکا حکم مانو
جلد کلمہ شریف اعتقادسی پڑہو مسلمان بن جاؤ تا کہ درگاہ مین قبول پڑو اور تمہاری گورو گوبند سنگہ نی ظاہر شرک
کیا کہ بت پرستی یعنی نینا دیوی کی پوجا کری اس تمنا پر کہ اپنا مذہب جاری کری اور ہوم کیا اور ایک اپنی سکہہ یعنی چیلی کا سر
کاٹ کر دیوی کی بلی یعنی قربانی کری اور ہوم مین جلادیا اور اوسی دیوی کی مناجات مین یون کہا ہی کہ کرشن
کب ہونہ دہیاؤن جو بہل چاہون متی پاؤن اس کلام سی صریح شرک معلوم ہوتا ہی کہ دیوی کو اللہ کا شریک بنایا اور تمہاری
دس نہتی پوتہی مین لکہا ہی کہ پرتہمی بہگوتی سمر کی گورو نانک لئی دہیای + یعنی اول دیوی کو پوجکی گورو نانک
نی اوس سی مدد مانگی + انگت گور تی امرداس رامداسی ہوئی سہای + یعنی دیوی انگت اور امرداس اور رام داس کی مدد
ہوئی سمرو ارجن ہرگوبند سمرو سری ہررای + یعنی ای لوگو ارجن اور ہرگوبند اور ہررای کا نام جپو + سری ہرکشن
دہیاسی جس ڈہتی سب دکہہ جای + یعنی ہرکشن کو یاد کرکی مدد چاہئی جس کی دیکہنی سی سب دکہہ جاتا
رہی + تیغ بہادر سمرئے گہرنونذہ آوی دہاوی + یعنی تیغ بہادر کا نام جپنا چاہئی تا کہ گہر مین نعمت آوی
دوڑکر + جی سب تہاین ہوی سہای + یعنی ای ممدوح تمام جگہہ مدد کیجیو ++

ਪ੍ਰਿਥਮ ਭਗੌਤੀ ਸਿਮਰਕੈ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਲਈ ਧਿਆਇ
ਅੰਗਦ ਤੇ ਗੁਰ ਅਮਰਦਾਸ ਰਾਮਦਾਸੈ ਹੋਈ ਸਹਾਇ
ਅਰਜਨ ਹਰਗੋਬਿੰਦ ਨੋ ਸਿਮਰੋ ਸ੍ਰੀ ਹਰਰਾਇ
ਸ੍ਰੀ ਹਰਕ੍ਰਿਸ਼ਨ ਧਿਆਈਐ ਜਿਸ ਡਿਠੈ ਸਭ ਦੁਖ ਜਾਇ
ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਸਿਮਰੀਐ ਘਰ ਨੌ ਨਿਧ ਆਵੈ ਧਾਇ
ਜੀ ਸਭ ਥਾਈਂ ਹੋਈ ਸਹਾਇ ॥੨॥

دیکہو یہہ کلمین صریح شرک کی بہری ہوئی ہین اور تمہاری مذہب کو پنڈت لوگ بدعتی فرقہ جانتی ہین اور تمہاری
تواریخون مین جنکو جنم ساکہی کہتی ہین ایسی باتین دور از عقل ہین کہ تمہاری مذہب کی بطلان پر صریح
دلالت کرتی ہین مگر غور سی بنظر انصاف و تحقیق دیکہنا چاہئی اللہ سب ہندون کو ہدایت کری امین یا رب العالمین

فصل ساتوین مذہبون کی اختلاف مین

ہماری دین اسلام کی تہتر فرقے مشہور ہین
کچہہ مسایل قیاسی ان سب فرقون کی آپسمین مختلف ہین مگر اصل الاصول اعتقادیات مین اور اکثر مسایل کلیہ
مین سب فرقون کو اتفاق ہی اختلاف نہین مثلا اللہ تعالی کا خالق اور مالک اور وحدہ لا شریک لہ اور
جامع جمیع صفات کمال اور سب نقصان کی صفتون سی پاک ہونا اور سوای اللہ کی اور سب کی

عبادت کو کفر سمجھنا اور سب پیغمبروںکو اللہ کی بھیجی ہوی برحق جاننا اور سب فرشتونکو برحق جاننا اور جتنی کتابین
اللہ نی پیغمبرون پر اوتاری ہین سب کو برحق سمجھنا اور قیامت کی دن حساب ہونیکو اور بہشت اور دوزخ کو
سچ جاننا اور مسلمانونکا ہمیشہ بہشت مین رہنا اور کافرونکا بہشت سی بی نصیب ہونا اور دوزخ مین جلنا اور سترہ
رکعت نماز کا دن اور رات کی پانچ وقت مین فرض ہونا اور ایک مہینی کی روزہ ایک برس مین فرض ہونی اور
کعبہ کا حج اور مال کی زکوۃ صاحب توفیق پر فرض ہونا اور ماباپ کی خاطر اور اطاعت اور کنبی کی لوگون
اور ہمسایون سی مروت کرنی اور خدا کی رحمت کی امید رکہنی اور اوسکی عذاب کا خوف کرنا اور شریعت اور سب کتب
آسمانی اور انبیا اور ملائکہ کا ادب کہنا اور زنا اور چوری اور رشوت ستانی اور ظلم اور حرام خواری اور شراب خوری
اور جوہ بازی اور حسد اور غیبت اور ریا اور تکبر اور رعونت وغیرہ گناہ ظاہر اور باطن کی کو برا سمجھنا ان باتون
پر ساری ہی فرقی اسلام کی متفق اللسان ہین کسیکو کچھہ اختلاف اور انکار نہین اور بعضی مسائل فروع اور
جزئیات مین کچھہ اختلاف بہی ہی اور سبب اس اختلاف کا کچھہ یہہ نہین ہی کہ اللہ اور رسول کی کلام مختلف ہین اللہ
اور رسول کی کلام مین تو ایک ذرہ بہر اختلاف نہین ہی بلکہ بعضی آیات اور حدیثون کی معنی کسیکی سمجھہ مین کسیطرح
آئی اور کسیکی دانست مین کسیطرح یا کسی حدیث کی راوی کو کچھہ سہو ہوگیا اوسنی غلطی سی دوسری طور پر بیان کردیا
اور صاحب مذہب نی اوسکو حدیث معتبر جانکر اوسپر عمل کیا اور سوای اسکی اور بہی کئی سبب اختلاف کی ہین جسنی
صاف معلوم ہورہا ہی کہ اللہ اور رسول کی کلام مین کچھہ اختلاف نہین اسپر بہی ساری ہی فرقی متفق ہین کہ اللہ اور
رسول کے کلام مین کچھہ اختلاف نہین اور بلکہ یہہ اختلاف قیاسی اور عقلی ہے پہر اس اختلاف مین ہم سبکو حق پر نہین جانتے
بلکہ یون جانتی ہین کہ ان سب مین سے ایک فرقہ حق پر ہی اور حق والی وہ لوگ ہین کہ حضرت کی اور حضرت کی اصحاب کی سنت
یعنی چال چلن جن مین موجود ہی اور حضرت کی حکم اور چال چلن سی کمی بیشی نہین کرتی اسواسطی اوس فرقہ کا
نام اہل سنت ٹہیرا ہی اور ہندؤن کی دین مین فرقہ تو بیشمار ہین چنانچہ کئی سو مذہب ہندونکا ہی لیکن ان مین
بڑی مذاہب چہہ شاستر مین اور اون چہہ شاسترون کی اصل الاصول اور بڑی بڑی اور کہلی کہلی مسایل مین بڑا
اختلاف ہی لیکن باوجود اتنی اختلاف کی ہندو ان چہون شاسترون کو ست یعنی برحق مانتی ہین اور یہہ بات
عقل کی نزدیک نہایت ہی محال ہی کہ باوجود اس اختلاف کی سب برحق ہون اور کوئی خطا پر نہو چنانچہ
تہوڑا سا بیان اسکا اسی باب کے پانچوین فصل مین ہولیا ہی اب صرف ان شاسترونکی نام اور بعضی اصول مسایل اختلافی بیان
کرتا ہون پہلا بیدانت شاستر نکلا ہوا بیاس کا اور اس شاستر والی لوگ بیدانتی کہلاتی ہین اونکی نزدیک سوای
خدا کی کوئی چیز موجود نہین ہی اور تمام مخلوقات کو خیال اور خواب جانتی ہین کہتی ہین کہ جب برمہ یعنی خدا مین مایا کی
جنبش ہوئی تب وہ ایشر کہلایا گیا اور ایشر تین قسم ہوا رج گن سی برہما ہوا اور ست گن کی پیوند سی بشن ہوا

اور تم گن کی پیوندسی شب یعنی مہادیو ہوا برہما پیدا کرنیوالا بشن پالنی والا شب فنا کرنیوالا غرض بقول انکی
سب موراتِ دنیا کی انہین تینون سی علاقہ رکہتی ہین اور برہم یعنی خدا محض معطل ہی اور یہہ تینون بہی حقیقت
مین آپ برہم ہین مایا کی جہت سی ایشر کہلاتی ہین اور جب کہ برہم کو اَبِدیا یعنی بیدانشی کا پیوند ہوا تب وہ جیو
یعنی جاندار کہلایا یعنی یہہ ساری جاندار آپ برہم ہین ابدیا یعنی بیدانشی کی سبب سی اپنی آپ کو جیو جانتی
ہین انکی نزدیک برہم یعنی خدا اور ایشر یعنی برہما بشن شب اور جیو یعنی جاندار یہہ سب کچہہ ایک ہی وجود ہی
اور اَبِدیا کو اگیان بہی کہتی ہین سو اگیان انکی نزدیک دو قوت رکہتا ہی ایک بکہیپ شکت یعنی پیدا کرنیکی
قوت یعنی جسکی سبب جاندار پیدا ہوا ہی دوسری آورن شکت یعنی عقل کی دبالینی کی قوت اور مکت انکی
نزدیک یہہ ہی کہ بیدانشی دور ہوجاوی اور جیو کہ بسبب اگیان کی اپنی آپ کو جیو سمجہہ رہا ہی اپنی تئین برہم یعنی
خدا سمجہہ لی تاکہ جینی اور مرنی سی چہوٹ جاوی اور ابدیا کی حق مین بیدانتی دو مذہب رکہتی ہین بعضی کہتی ہین کہ
ابدیا ایک ہی انکی نزدیک تو مکت کسیکو حاصل نہین ہوئی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ ابدیا بہت ہین انکی نزدیک
بہتیرون کو مکت حاصل ہوچکی ہی کیونکہ مکت انکی نزدیک حاصل ہونا گیان یعنی دانش کا ہی جس کسی کا
اگیان یعنی بیدانشی دور ہوا اوسکو گیان حاصل ہوا اور اوسنی اپکو خدا سمجہہ لیا اوسکی مکت ہوگئی اور یہہ بہی کہتی
ہین کہ اگیان کی تین گن یعنی صفت ہین رج جس سی خواہش اور غم اور خوشی حاصل ہو ست جس سی عقل اور
خوشحالی و آسودگی حاصل ہو تم جس سی غصہ اور جہالت اور تن آسانی حاصل ہو اور پہلی معلوم ہوچکا ہی کہ
یہہ تینون گن برہم یعنی خدا سی پیوند پاتی ہین اور قیامت کی باب مین جو انکا مذہب ہی سو پانچوین فصل مین
بیان ہوچکا ہی ❊ **دوسرا میمانسا شاستر** نکالا ہوا جیمن رکہہ کا ہی اور اوسکی شاگردونکا جنکی نام یہہ ہین
مراری مصر کمارل بہت پربہاکر گزرا اور اس شاستر والون کو میمانسک کہتی ہین انکی مذہب مین حق تعالی کو خالق نہین
جانتی اور کہتی ہین کہ جو رنج اور راحت اور اقبال اور ادبار اور خوشی اور غم وغیرہ جو کچہہ پیدا ہوتا ہی کرم یعنی
عملون سی ہی اور جیسی کہ بیدانتی تینون ایشرون کو نایب اور مظہر خدا جانتی ہین میمانسک اسیا انکو نہین مانتی
اور کہتی ہین کہ انہین آدمیون مین سی کبہی کوئی برہما بن جاتا ہی کوئی بشن اور جہانکا ابتدا اور انتہا نہین مانتی
اور پہاڑون اور دریاؤنکو ابدی جانتی ہین اور جسمونکا مرکب ہونا اجزاء صغار سی جانتی ہین جزء لا یتجزی سی منکر ہین اور
مکت کا وسیلہ انکی نزدیک گیان اور کرم دونون ہین اور آدمی کو اپنی عملونکا مختار جانتی ہین اور بیدار بہنہ انکی
نزدیک دو س ہین چنانچہ بیدار بہنہ کا ذکر نیای شاستر کی بیان مین ہوگا انشاء اللہ تعالی **تیسرا نیای شاستر**
نکالا ہوا گوتم رکہہ کا اور اوس شاستر مین اکثر بیان ہی حکمت فلسفی اور منطق اور مناظرہ کا اگرچہ بعضی ہندو
اس شاستر کو بید کا انگ یعنی عضو نہین جانتی یعنی بید سی باہر جانتی ہین لیکن تب بہی انکی نزدیک یہہ

شاستر مردود نہین ہی اور جو لوگ اس شاستر کی واقف اور پڑہنی والی ہین نیاپک کہلاتی ہین اس شاستر کا خلاصہ
یہہ ہی کہ انکی نزدیک خداتعالی بی ابتدا اور بی انتہا اور پیدا کرنیوالا ہی اور کہتی ہین کہ خداتعالی اپنی پیدا کی
ہوئی ایک صورت سی تعلق پکڑتا ہی اور اوسکی وسیلے سے لوگون کو ایک کتاب پہنچاتا ہی اور اوس کتاب کی
چار قسم ہین ایک رگ بید دوسرا یجر بید تیسرا سام بید چوتہا اتہربن بید اور ہمیشہ رہنا بہشت اور دوزخ مین بہی
مانتی اور خدا کی صفتین آٹہہ جانتی ہین اونمین سی چہہ صفتون کو قدیم جانتی ہین گیان یعنی ہر چیز کا جاننا
پرتن یعنی تدبیر اچہیا یعنی خواہش سنکہیا یعنی گنتی مین ایک پرمان یعنی مقدار بی انتہا پرتہکتو یعنی
تشخیص اور تمیز اور دو صفتون کو حادث جانتی ہین سنجوگ یعنی پیوند بیہاگ یعنی جدا ہونا اور جو موجودات ہے
انکی نزدیک سولہ پدارتہہ یعنی اصل ہی باہر نہین اور سولہ پدارتہہ کا بیان دراز اور سمجہنا اونکا تفصیل وار مشکل
ہی اسواسطی یہان صرف اونکی نام لکہی جاتی ہین پرتیجہ پرمان پرمیی سنشی دشتانت +
سدہانت اوئوا ترک نرنی باد جلپ بتانڈا ہیتوابہاس چہل جات نگرہستان اور
نیایک اعتقاد رکہتی ہین کہ وسیلہ مکت یعنی نجات کا یہہ ہی کہ ان سولہ چیزون کو جیسی کہ ہین دریافت کری
اور عالم انکی نزدیک قدیم ہی لیکن فنا ہو جاویگا چنانچہ کچہہ حال اسبات کا پانچوین فصل مین بیان ہو لیا **چوتہا**
بیشیشک شاستر نکلا ہوا کناد کا اور اسمین سب اونکو بیشیشک کہتی ہین یہہ شاستر اکثر مسایل مین نیای شاستر سے
موافق ہی لیکن پدارتہہ انکی نزدیک سات ہین درب گن کرم ساماں بسیکہہ سموای ابہاو **پانچوان**
سانکہہ شاستر نکلا ہوا کپل کا اس شاستر والی خدا کو خالق نہین جانتی بلکہ ہر چیز کی پیدایش پرکرتی سی
جانتی ہین یعنی پرکرتی کو علت اولی جانتی ہین اور عالم کو قدیم جانتی ہین اور فنا ہونا کسی شی کا نہین مانتی کہتی ہین
کہ معلول علت مین آجاتا ہی اور اس شاستر مین بڑی بحث چار چیز کی ہی جنکو چار تت کہتی ہین پہلا تت پرکرتی کہ
انکی نزدیک ہر چیز کے کارن یعنی سبب ہے اور یہہ پرکرتی کارج یعنی مسبب نہین ہوتی اور صفت اوس کی یہہ
ہی ایک جوہر قدیم بیدایش ہر جگہہ موجود رج گن والی تم گن والی ست گن والی + **دوسرا** +
تت برکرتی بکرتی ہے کہ بعضی چیزون کے کارن یعنی سبب ہوے بہ نسبت بعضی چیزون کے کارج
یعنی مسبب ہوتی ہی اور یہہ تین قسم پر ہے پہلا قسم مہتت جسکو بدہ بہی کہتی ہین دوسرا قسم
آہنکار اور یہہ تین طور پر ہی اگر اوس مین ست گن کا غلبہ ہی تو بیکرت آہنکار کہلاتا ہے اور
اگر اوس مین رج گن کا غلبہ ہی تو تیجس آہنکار کہلاتا ہی اور اگر اوس مین تم گن کا غلبہ ہی تو بہوتاد
آہنکار کہلاتا ہے تیسرا قسم تن ماترا اور وہ پانچ ہین سبد یعنی آواز سپرس یعنی ایک چیز کا
دوسری سی چہونا روپ یعنی شکل رس یعنی

ذائقہ گندہ یعنی بو تیسرا تت بکرتی کا رج یعنی مُسبّب ہوتی ہی اور کارن یعنی سبب نہین ہوتی اور یہہ دو نوع
پر ہی ایک اندری یعنی حواس اور بعضی اعضای دوسری پانچون عنصر اور یہہ پانچون عنصر پانچون تت ماتر
سی موجود ہوئی ہین اکاش سبدی بون سپرس سی اگن روپ سی جل رس سی پرتہی گندہ سی چوتہا تت
نہ پرکرتی نہ بکرتی کہ نہ معلول ہی اور نہ علت یعنی نہ سبب ہوتی ہی نہ مسبّب اوراوسکو پرکہہ اور آتما بہی کہتی ہین اور
پرکہہ دو قسم پر ہی ایک جیو آتما یعنی نفس ناطقہ اسکو بہی قدیم جانتی ہین دوسرا پرم آتما یعنی خداتعالی یہہ لوگ
اعتقاد رکہتی ہین اسبات کہ جب پرکرتی کا پیوند ہوتا ہی پرکہہ سی جہان کی پیدایش ہوتی ہی اور کہتی ہین کہ پرکرتی
اندہی ہی اور آتما یعنی پرکہہ لنگڑا ہی یعنی یہہ دونون بغیر پیوند ایک دوسری کی کچہہ نہین کرسکتی اور کہتی ہین
کہ وقت پرلی یعنی فنا عالم کی تینون عرض یعنی رج گن اور ست گن اور تم گن برابر ہوتی ہین اور وقت
پیدایش عالم کی ست گن غالب ہوتا ہی تب مہتت پیدا ہوتا ہی الغرض انکی نزدیک جب پرکرتی کو پرکہہ سی
پیوند ہوتا ہی اور ست گن غالب ہوتا ہی تب مہتت پیدا ہوتا ہی اور مہتت سی آہنکار اور آہنکار سی گیارہ اندریان
اور پانچ تن ماترا اور پانچ تن ماتر سی پانچ عنصر جیسی بیان ہوا ہی اور وقت فنا ہونی جہان کی پانچون عنصر پانچون
تن ماتر مین غائب ہوجاتی ہین اور پانچ تن ماترا اہنکار مین اور اہنکار مہتت مین اور مہتت پرکرتی مین چہٹا
پاتنجل شاستر نکالا ہوا پتنجل کا اکثر باتون مین سانکہہ شاستر سی موافق ہی اور بقول اس شاستر کی مکت یعنی
نجات بدون جوگ یعنی ریاضت کی نہین حاصل ہوتی اور سوای ان چہہ شاسترون کی تین شاستر اور ہین کہ وہ
برہمنون کی نزدیک مردود ہین ایک جین شاستر نکالا ہوا جین کا اس شاستر والی اعتقاد رکہتی ہین کہ آدمی
نیکوکاری سی ہمہ دان بن جاتا ہی پہر اوسکا کلام خدا کا کلام ہوتا ہی اور اوسکو ساکار پرمیشر کہتی ہین اور
جانتی ہین کہ چوبیس آدمی ایسی ہوئی ہین پہلا اونکا آدناتہہ اور پچہلا مہاویر اور خدای تعالی کو نرگن پرمیشر
یعنی خدای بی صفت جانتی ہین یعنی خدای تعالی انکی نزدیک کچہہ چیز کرنیوالا نہین بلکہ معطل ہے اور انکی
نزدیک عورت کی مکت نہین ہوتی جبتک مرد کی جسم مین نہ آوی اور بعضی انکی ثواب حاصل کرنیکو غذا ترک کرکی
مرجاتی ہین اس کام کا نام سنتہارا ہی برہمن اس فرقہ سی ایسی متنفر ہین کہ شیر یا ہاتی کی مونہہ مین چلی جانا
بہتر جانتی ہین اس سی کہ ان لوگون کی سامنی آوین دوسرا بودہ شاستر نکالا ہوا بدہ کا اور نام اوس کا
شاکمن بہی کہتی ہین بیٹا راجا سدہودن کا حاکم ملک بہار کا اور اوس کی مان کا نام مایا ہی کہتی ہین
کہ شاکمن ناف سی پیدا ہوا ہی اور برہمن لوگ اس شخص کو دس اوتارون مین سی نوان اوتار جانتی
ہین اور اس مذہب کو ادنی نہین جانتی اور اس مذہب والی خدا کو خالق نہین جانتی اور جہان کا ابتدا
اور انتہا ہونا نہین مانتی کہتی ہین کہ ہر آن مین جہان فنا ہوتا ہی اور ہر آن مین پیدا ہوتا ہی

اور

اور یہہ لوگ نہانا دہونا بہت کرتی ہین مردار کو کہا لیتی ہین کہ یہہ خدا کا مارا ہوا ہی آپ جانذار کو نہین مارتی زمین سی کہاس نہین اوکہاڑتی عورت کی صحبت کرنی کو اچہا نہین جانتی تیسرا مذہب ناشتک نکالا ہوا چارباک کا اس مذہب والی سوائی عنصرون کی کسی چیز کو موجود نہین جانتی کہتی ہین کہ سب کچہہ انہین عنصرون سی ہوا ہی انکی نزدیک جو چیز حواس سی معلوم ہو بس اوسیکو موجود جانتی ہین معقولات پر یقین نہین رکہتی خدای تعالی کا ہونا ہی نہین مانتی بہشت اور دوزخ سی منکر ہین بہشت اسبات کو جانتی ہین کہ آدمی کی خواہشین پوری ہوتی رہین اور دوزخ یہہ کہ کسی غیر کا محکوم ہو اور ثمرہ زندگی کا صرف عیش اور عشرت دنیاوی اور نام آوری کو جانتی ہین فقط ہندون کی مذہبون کا بیان مختصراً پورا ہوا پر اسمقام پر جو جو کچہہ اعتراض وارد ہوتی ہین سو عقل والون کی نزدیک ظاہر ہین سو مینی اسجگہہ صرف خلاصہ ان شاسترون کا بلا اعتراض بیان کر دیا ہی اور صاحبان عقل کو اس فصل مین گنجایش گفتگو کی بہت ہی اور بڑا بہاری اعتراض ہونا اختلاف کا ہی

فصل آٹہوین بیچ بیان دعوت کی

دعوت سی مراد ہی اور دین والون کو طرف دین حق کی بُلانا سو ہماری دین مین ضروری کہ اور دین والون کو خبر کر دین اسبات کی کہ جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کیطرف سی پیغمبر برحق اور ختم الانبیا ہین جو شخص انکی دین کو اختیار کریگا اللہ کی امان مین آجاویگا اور جو نمانیگا ہمیشہ کا جہنمی رہیگا پس جو شخص مسلمان ہوا چاہی تو فرض ہی کہ اول اوسکو تلقین کرین کہ سوای اللہ کی اور کوئی معبود اور حاکم اور مالک حقیقی نہین ہی اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بندی اور بہیجی ہوئی ہین پہر اوسکو ایمان کی صفتین سکہاوین اور مستحب ہی کہ پہر اوسکو غسل دین اور جو شخص کسیکو مسلمان ہوتیکو کہی کہ تو ابہی توقف کر یہہ مسلمان ہوجا یا یون کہی کہ مین تجہی مسلمان نہین کرتا تو کہین اور جگہہ جاکر مسلمان بن جا تو یہہ کہنی والا کافر ہوجاتا ہی اور جو شخص مسلمان ہو پہر ہر مسلمان کو اوسکی خاطرداری لازم ہی اور اللہ کی نزدیک اوس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہی حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتی ہین بیت بحمد اللہ آنکس مسلمان شدہ ۞ اگرچہ گدا بود سلطان شدہ ۞ اور ہندون کی دین مین اور دین والی کو ملانا ہرگز درست نہین بلکہ اونکی جو چار قوم مشہور ہین اونمین کی بہی ایک قوم دوسری قوم مین نہین ملسکتی اور جو کوئی ہندو مسلمان بن جاوی اور پہر ہندو ہوا چاہی اوسکو بہی پہر ہندؤنمین ملانا درست نہین یہان مین ہندون سی دو سوال کرتا ہون پہلا سوال یہہ تہا! دین خدا کیطرف سی ہی یا نہین اگر کہو کہ خدا کی طرف سی نہین تو چاہئی کہ اس دین کو چہوڑ دو اور اگر کہو کہ خدا کی طرف سی ہی تو مین کہتا ہون کہ خدا کی رحمت عام ہوتی ہی اور جو دین کو خدا کی طرف سی ہو چاہئی کہ ہر کسی کی لئی عام ہو پہر کیا وجہ ہی کہ سوای ہندون کی اور سب اس حمت سی بی نصیب ہین کسیکو اسمین دخل نہو

دیکھو دین مسلمانی کہ بلاشبہ ایشکیطرف سی ہی ہر کسیکی لئی عام ہی یہودی نصرانی مجوسی برہمن کہتری بیس
شودر چوہڑا چمار جواس دین مین آوی گناہون سی پاک ہوجاوی تمہارا دین کیا کامل ہوا کہ جسمین سوا ہندؤن کی
اور کسی کی گنجایش نہین بلکہ کہتی ہو کہ ہندؤن مین بہی سوا برہمن کی اورون کی مکت یعنی نجات نہین ہوتی چنانچہ اسکا
بیان پہلی باب کی پانچوین فصل مین ہولیا اور **دوسرا سوال** یہہ ہی کہ تمہاری نزدیک ہمارا اسلامانون کا
دین خدا کی طرف سی ہی یا نہین اگر کہو کہ خدا کیطرف سی ہی تو مین کہتا ہون کہ ہماری دین سی یقیناً ثابت
ہی کہ جو کوئی اس دین مین نہ آویگا وہ شخص بلاشبہ ہمیشہ کا دوزخی ہوگا تو تمکو چاہئی کہ مسلمان ہو جاؤ کیونکہ
جو دین خدا کی طرف سی ہو اوسکا حکم ضرور ماننا چاہئی ورنہ خدا کی غضب مین آجاؤگی اور جو یہہ کہو کہ تمہارا
دین خدا کیطرف سی نہین ہی تو مین کہتا ہون کہ بفرض محال اگر معاذ اللہ ہمارا دین خدا کیطرف سی نہین
ہی تو ہم لوگ کیا کرین اپنی نجات حاصل کرنیکو کونسا دین اختیار کرین ہمارا دین کہ بقول تمہاری خدا کی
طرف سی نہین ہی آیا تمہاری دین مین کوئی طریق عبادت کا ہماری واسطی لکھا ہی یا نہین اگر کہو کہ لکھا ہی
تو پہر مسلمانونکو اپنی دین مین کیون نہین ملایا کرتی اور اگر کہو کہ نہین لکہا تو مین پوچہتا ہون کہ ہمارا کیا حال
ہو تم ہماری دین کو خدا کیطرف سی نجانو اور تمہاری دین مین ہماری گنجایش نہو کیا ہمکو خدا نی عبث
پیدا کیا ہی تبلاؤ اسکا کیا جواب ہی **حکایت** جب کہ مین اپنا اسلام مخفی رکھتا تہا تو اون دنون مین
بعضی آشناونکو دین اسلام کیطرف رغبت دلایا کرتا تہا چنانچہ بفضل الہی دس گیارہ ہندو میری سمجہانی
سی پردی مین مسلمان بہی ہوئی اور اونہین دوستون کی خاطر اکثر اوقات پنڈتون سی بحث اور چرچا
رہا کرتا تہا اور عجب طرحکی صحبت تہی کہ اوسکی لذت سی ابتک دل بہرا ہوا ہی اور دعا کرتا ہون کہ حق تعالی
اون لوگونکو ظاہر مسلمان کری چنانچہ بڑی بڑی پنڈت کہ اپنی دین سی خوب واقف تہی بحکم الحق یعلو
ولا یعلی اس بحث مین مغلوب ہوئی اس عرصہ مین ایک آشنا جسکو مدت سی ہم کئی شخص دین اسلام کی رغبت
دیا رہی تہی کہنی لگی کہ فلانا پنڈت اگر دین کی بحث مین قایل ہوجاوی تو مین بہی دین اسلام اختیار کرون
چنانچہ بصلاح سب دوستون کی وہ پنڈت کہ کسی اور شہر مین تہا بلایا گیا اور اوسکو چہہ شاسترون مین دخل
تہا اور بحث اور مناظرہ ہونی لگا پندرہ دن تک مباحثہ ہوتا رہا اور طرح طرح کی تقریرین ہوئی تہین اور
اوس پنڈت کو میرا مسلمان ہونا معلوم نہ تہا بلکہ یون جانتا تہا کہ یون ہی مناظرہ کرتا ہی ایک رات مجہے
القاء ربانی سی ایک تقریر سوجہی دوسری دن مینی اوس تقریر سی گفتگو شروع کی پہلی مینی سوال کیا کہ پنڈت جی
مین آپ سی پوچہتا ہون کہ اگر مسلمان اپنی دین و طریق پر قایم رہین تو انکی مکت ہوگی یا نہین بولا کہ ہان کیون
نہین ہوگی پہر مینی کہا کہ مسلمانون کا دین حق ہی یا نہین بولا ہان انکی لئی حق ہی مینی کہا کہ انکی دین کے

۱ یعنی قادر و توانا ۱۲ ۲ یعنی اسلام دلیل من الہدی ۱۲

اصل

اصل ہی قرآن شریف سو قرآن شریف سچی کتاب ہی یا نہین بولا کیون نہین سچی ہی کتاب ہی مینی کہا کہ
مصر جی اپنی استبا پر قایم رہنا آپ نی کہا ہی کہ قرآن مجید سچی کتاب ہی اب اس سی پہرنا نہین بولا کہ ہان
قرآن سچا ہی مینی کہا کہ قرآن مین لکہا ہی ٭ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ
مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ یعنی جو کوی تلاش کری سوای مسلمانی کی اور دین کو ہرگز نہ قبول
کیا جاویگا اوس سی اور وہ شخص عاقبت مین ٹوٹی والون مین ہوگا تمنی اقرار کیا تہا کہ قرآن سچا ہی سو قرآن
تو کہتا ہی سوای اسلام کی کوئی دین اللہ کو قبول نہین اب تم بہی جلد مسلمان ہوجاؤ اور اپنی دین سی توبہ کرو
یہہ بات سنکر پندت کہنی لگا اگر قرآن مین یون لکہا ہی تو قرآن سچا نہین مینی کہا کہ اگر قرآن سچا نہین تو
چاہیی کہ مسلمانون کو انکی دین مین نجات حاصل نہو تو مین پوچہتا ہون کہ درینصورت اگر معاذ اللہ مسلمان بہتسی
خواہش کرین کہ ہمکو اپنی دین مین ملالو اور کوئی عبادت کا طریق ہمکو بتاؤ کہ ہم اوسسی اپنی نجات حاصل کرین
تو آیا تمہاری کسی شاستر مین مسلمانون کی لیی کوئی وظیفہ عبادت کا لکہا ہی یا نہین بولا کہ ہماری شاسترون
مین اونکی لیی کوئی طریق عبادت کا نہین لکہا ہی مینی کچہہ جواب اس بات کا نہ دیا تہا کہ وہی آشنا کہ جنہون
نی یہہ مناظرہ کروایا تہا کہنی لگی کہ واہ مصر جی یہہ عجب بات ہی کہ مسلمانون کی نجات نہ اونکی دین مین نہ تم اونکی
لیی کوئی طریق عبادت کا بتلاؤ اب وہ بیچاری کیا کرین کسطور اپنی اللہ کی بندگی کرین دیکہو جو مسلمان تمکو
کہتی مین کہ تمہاری دین مین تمہاری نجات نہوگی تو تمکو یہہ بہی تو کہتی ہین کہ دین مسلمانی مین آؤ اس مین ٭
تمہاری نجات ہوگی اور تم کہتی ہو کہ مسلمانون کی نجات نہ اون دین مین ہوگی نہ اس دین مین ہوگی کوئی طریقہ
عبادت کا انکی لیی نہین ہی کیا اونکو خدانی یون ہی گہاس پہونس کی مانند پیدا کیا ہی کہ کسیطرح انکی مکت
نہو پس مینی جان لیا کہ تمہارا ہی دین جہوٹا ہی فقط چنانچہ یہہ بحث اسی بات پر ختم ہوئی اور وہ آشنا بہی پردی مین
ایمان لایا الحمد للہ علی ذلک ٭ جب ہندونکو کہا جاتا ہی کہ کفر کو چہوڑکر دین اسلام اختیار کرو یا کسی اور طرح کے
گفتگو دین کی مقدمہ مین آجاتی ہی تو بعضی ہندو کہا کرتی ہین کہ ہم اپنی اُجّل یعنی روشن دین کو چہوڑکر تمہاری
گہور یعنی میل دین مین کیون آوین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اُجّل تو دین ہمارا ہی جسمین توحید بہری ہوئی
ہی اور گہور دین تمہارا ہی جسمین شرک بہرا ہوا ہی اور جس دین مین گوبر اور موت کا کہانا اور پینا اور کسیر اور
کسکے پوجا اور دوسری کام بیحیائی کی درست بلکہ ثواب لکہی ہون تو وہ دین اُجّل کہان رہا اور جو جو اعتراض
کہ تم ہماری دین پر کیا کرتے ہو انکی تو جواب دئی گئی ہین اور باقی اور باتین اجل اور گہور ہونے
ہماری اور تمہاری دین کی اس ساری کتاب مین مطالعہ کرو (یعنی چوتہی باب مین ۱۲) اور بنظر انصاف دیکہو تا معلوم ہو
کون اجل ہی کون گہور اور بعضی یون کہا کرتی ہین کہ اگرچہ دین مسلمانی ازروی دلایل عقلی کے

غالب ہی لیکن ہماری پوتہی گیتا مین لکہا ہی کہ اپنا دین اگرچہ رائی سمان یعنی خردل کی دانی برابر اور دوسرا
دین اگرچہ پربت سمان یعنی پہاڑ کی برابر موجب ہی اپنا دین چہوڑنا چاہیی سو اسکا جواب یہہ ہی کہ جب یقیناً
معلوم ہوا کہ اپنا دین باطل ہی پہر اوسپر قایم رہنا محض بیوقوفی ہی اور اسبات سی تمہاری گیتا بہی باطل ٹہرتی
ہی جسمین ایسی کم فہمی کی بات ہی کیونکہ جس شخص کو یقیناً معلوم ہو کہ مین دہرم کہا رہا ہون اور پہر اوسکو کہا جاوی
تو وہ شخص ہلاک ہی ہو جاویگا اور دہرم وہی ہوتا ہی جو حق ہو ناحق کو دہرم نہ کہنا چاہیی اور جب تمنی دین
اسلام اختیار کر لیا یہی دین تمہارا دہرم ہو جاویگا پہر اوسکو چہوڑنا چاہیی **حکایت** ایک روز مین ایک دوست
کی سامنی اپنی پیر مرشد حضرت مولانا علاء الدین صاحب سی دین کی مقدمہ مین کچہہ بحث کر رہا تہا اوسی در حالت تحجب ۱۲
گفتگو مین مینی حضرت ممدوح سی عرض کیا کہ اگر آپکو یقین کامل ہو جاوی کہ دین مسلمانی حق نہین ہی تو
آپ اس دین کو چہوڑ دین یا نہین فرمانی لگی کہ اگر بفرض محال ہمکو یقین کامل ہو جاوی کہ دین مسلمانی
باطل ہی اور پہر ہم اس دین کو چہوڑین تو اللہ کی لعنت ہمپر نازل ہوگی دوسری دن اوسی آشنا کی سامنی
بشن دت پنڈت سی بحث ہو رہی تہی مینی کہا کہ پنڈت جی اگر تمکو یقین ہو جاوی اسبات کا کہ ہندون کا دین
باطل ہی تو تم اس دین کو چہوڑ دو یا نہین بولا کہ ہرگز نہ چہوڑین مین ابہی خاموش تہا کہ وہی آشنا کہنی لگی
کہ مصر جی یہہ کیا انصاف کی بات ہی کہ باوجودیکہ ایک دین کو باطل سمجہین اور پہر اوسکو نہ چہوڑین ایسی الضافی کے
بات مسلمان تو نہین کہتی جیسی تم کہتی ہو فقط چنانچہ بعد چند روز کی یہہ آشنا بہی ہندو کی دین کی قباحت
اور اسلام کی خوبیین دریافت کر کی پردی مین ایمان لایا الحمد للہ علی ذالک اور بعضی یہہ کہا کرتی ہین کہ دین
مسلمانون کا بہت اچہا ہی سوای ایک رب کی اور کوئی انکا معبود نہین اور ہندو نکا دین بہت برا ہی جسمین ہزارون
رب مقرر ہو رہی ہین لیکن یہہ لوگ بسبب تقلید اپنی بڑون کی دین اسلام اختیار نہین کرتی چنانچہ بعضی ہندو
کہا کرتی ہین کہ اگر خدا کو ہمارا مسلمان کرنا منظور ہوتا تو ہمکو ہندوون کی گہر کیون پیدا کرتا مسلمانون ہی
کی گہر پیدا کرتا سو ہم تو پہلی سی ہندو پیدا ہوئی ہین اب ہم خدا کی پیدایش کو کسطرح بدل ڈالین سو اسکا
جواب یہہ ہی کہ یہہ کچہہ ضرور نہین ہی کہ جو شخص کسی قوم مین پیدا ہو وہ اوسی قوم کی چال چلن پر رہی
بلکہ یہہ ضرور ہی کہ اپنی عقل سی دین حق کی تلاش کری جو دین اللہ کی طرف سی ہی اوسپر چلی اسیواسطی ہماری
دین مین ہر مسلمان پر فرض ہی کہ جب وسکو عقل آوی اپنی دین کی حق ہونی کی دلیلین دریافت کری صرف
باپ دادا ہی کی تقلید پر نرہی سو تمکو بہی خدا نی اس لئی ہندو نکی گہر مین نہین پیدا کیا کہ تم ہندو ہی رہو
بلکہ اسلئی پیدا کیا ہی کہ عقل سنبہال کر دین حق کی تلاش کر کی مسلمان بن جاؤ تاکہ مرتبہ تمہارا اللہ کی نزدیک
اور مسلمانون سی زیادہ ہو اور بسبب چہوڑنی روش باپ دادا کی کہ یہہ کام نہایت ہی جوان مردی کا ہی

تمکو ثواب زیادہ ملی اور دین اسلام کی طفیل سے تمہاری دل کا اندہیرا دور ہو حق تعالی فرماتا ہی ﴿اللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِینَ اٰمَنُوا یُخرِجُھُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّورِ﴾ یعنی اللہ کام بنانیوالا ہی ایمان والونکا نکالتا ہی اونکو اندہیری سی طرف نور کی اور یہہ جو تمنی کہا کہ ہم اول ہی سی ہندو پیدا ہوئی ہین سو یہہ بات ہی غلط ہی کیونکہ جسدن تم جنم مین آئی تم پر کوئی نشانی ہندوپن کی نہ تہی نہ تم اوسوقت رام لچہمن کو پہچانتی تہی اور نہ برہما اور بشن سی واقف تہی نہ تمہاری گلیمین زنار تہا نہ تم سندہیا سی واقف تہی نہ تیرتہون سی تم پیچہی سی ہندو بن گئی ہو اور یہہ جو تمنی کہا کہ ہم خدا کی پیدایش کو کسطرح بدل ڈالین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرنی سی خدای تعالی کی پیدایش کا تغیر نہین لازم آتا بلکہ یہہ عین مرضی اللہ کی ہی مثلا کوئی بادشاہ اپنی ایک فوج کو ایک قلعہ مین رکہکر اون کی پرورش کری پہر ایک وقت وہ بادشاہ اپنی معتمد کی زبانی اوس فوج کو کہلا بہیجی اور ساتہی اپنا فرمان بہی اوسکی ہاتہہ بہیجی اور صاف حکم دی کہ اس قلعہ سی نکل کر فلانی شہر مین جاو اور اس معتمد کی تابعداری مین رہو تاکہ ہم بہتر مہربان ہو کر تمکو بہت سا انعام بخشین پہر اگر وہ فوج کی لوگ کہنی لگین کہ ہمکو بادشاہ نی جب قلعہ مین پہلی سی رکہا ہی ہم تو وہان سے رہین گی اور جو بادشاہ کو ہمارا فلانی شہر مین داخل کرنا منظور ہوتا تو ہمکو پہلی سی اس قلعہ مین کیون رکہتا سو ہم اگر اس قلعہ کو چہوڑ دین تو بادشاہ کی حکم کا تغیر لازم آویگا تو اوس فوج کی لوگ بڑی بیوقوف گنی جاوین گی کہ بجا آوری حکم بادشاہ کو تغیر حکم جانتی ہین اور بادشاہ کے قہر مین گرفتار ہون گی سو اسیطرح حق تعالی نی تمکو اول ہندون کی گہر پیدا کیا جب تمنی تربیت پاکر عقل سنبہالی تو تمکو زبانی اپنی معتمد کی یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغام بہیجا اور اپنی فرمان عالیشان یعنی قرآن شریف مین بہی حکم بہیجا کہ تم اپنی باپ دادا کی طریق کو چہوڑو اور دین اسلام اختیار کرو تاکہ تم بہشت مین ہو اور ہم تمسی خوش رہین پہر اگر تم مسلمان ہونی کو خدا کی پیدایش کا تغیر سمجہو تو بڑا ہی افسوس ہی تمہاری دانائی پر اور اگر یہہ بات ضرور ہوتی کہ جو کوئی جسکی گہر مین پیدا ہوا اوسی کی طریق پر رہی تو چاہیی کہ جو کوئی مفلسون کی گہر پیدا ہوا اور آپ دولتمند بن جاوی اوسکو وہ مال دولت اختیار کرنا حرام ہو کیونکہ اوسکی باپ دادا کی چال چلن تہی مفلس اور عاجز رہنا اسنی اونکا خلاف کیون کیا اور چاہیی کہ جسکی باپ دادا اندہی ہون اونکی تقلید سی یہہ بہی اپنی آنکہین پہوڑ دالی اور جسکی باپ دادا مجذوم یا اور بیماری مین مبتلا ہون اور اولاد کو وہ بیماری سے ہو جاوی تو باپ دادا کی تقلید کی لئی اولاد کو اپنی بیماری کا علاج کرنا حرام ہو حالانکہ ہم کسی ہندو کو اسطور پر عمل کرنیوالا نہین دیکہتی ہین اور جو تم یہہ کہو کہ ان باتون مین باپ دادا کی تقلید یعنی ریس درست نہین بلکہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہیی دین کی کامون مین باپ دادا کی تقلید کفایت کرتی ہی تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اگر ایسی کامون مین باپ دادا کی تقلید درست نہین اور اپنی عقل کا خرچ کرنا ضرور ہی تو دین

کی کام کہ سب سے مقدم ہین اونمین زیادہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہی انکو کسی کی تقلید پر نرکہنا چاہی اور نہین تو یہہ بات لازم آوی گی کہ جسکی باپ دادا چور اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہون تو بیٹی کو بہی ان باتون مین اونکی تقلید مین ضرور چور اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہونا چاہی حالانکہ یہہ بات کسی کی نزدیک درست نہین اور خیال تو کرو کہ خدا نی تمکو آنکہہ دی دیکہنی کو کان دی سنی کو زبان دی بولنی کو یعنی ہر چیز ایک ایک کام کی لئی دی ہی پہر مین پوچہتا ہون عقل کہ سب چیزسی افضل ہے یہہ کس لئی دی ہی آخر عقلمند یہی کہی گا کہ عقل خدا نی اسواسطی دی ہی کہ اپنی پیدا کرنی والی کو پہچانی اور دین حق اور باطل مین تمیز کری تاکہ اللہ کی رضامندی مین رہی اور اپنی سعادت حاصل کری پہر اللہ کی بخشی ہوئی عقل کو یون ہی بیکار چہوڑ دینا اور حق اور باطل کی تمیز صرف اورون کی تقلید پر چہوڑ دینی سخت کبیرہ گناہ ہی اگر دین کی تحقیق مین صرف باپ دادا کی تقلید کافی ہوتی تو اللہ تمکو جدی جدی عقل کیون دیتا اور ہر کسیکو جدی جدی عقل خدا نی اسیواسطے دی ہی کہ ہر کوئی اپنی دین کی تحقیق آپ کری سو ہر کسیکو چاہی کہ باپ دادا کی چال چلن جو موافق مرضی اللہ کی ہو اوسپر چلین اور جو مخالف ہو اوسکو چہوڑ دین اور کیا خوب کہا ہی کسی شاعر نی ❊ **بیت** ❊

لیک لیک گاڑی چلی لیکین چلین کپوت ❊ تینون لیک نہ چالتی سور سنگہہ سپوت ❊ اور خود تمہاری شاستروں سی ثابت ہی کہ جو باپ دادا کا مذہب برا ہو اوسکا چہوڑنا ضرور ہی چنانچہ بقول تمہاری ہرن کسب کا یہہ مذہب تہا کہ وہ بدبخت اپنی آپ کو خدا کہلاتا تہا اور پرہلاد اوسکی بیٹی نی اوسکی مذہب کو برا جانکر چہوڑ دیا ہرن کسب کا مذہب خودپرستی تہا پرہلاد کا مذہب خداپرستی ہوا پہر تمہاری شاستروں مین پرہلاد کی بہت تعریف لکہی ہی اسی سبب سے کہ اوسنی اپنی باپ کا طریق برا جانکر چہوڑ دیا اور اگر تم یہہ کہو کہ ہرن کسب اور پرہلاد کا اعتقاد اور چال چلن جدا جدا تہا اور دین دونو کا ایک ہی تہا سو اسکا جواب یہہ ہے کہ دین کی بدلنی مین بہی تو اعتقاد اور چال چلن کا بدلنا ہوتا ہی اور کچہہ نہین بدلتا سو جیسی پرہلاد نی اپنی باپ کی بری اعتقاد اور چال چلن کو چہوڑکر اچہا اعتقاد اور چال چلن اختیار کیا اسی طرح تم بہی برا اعتقاد یعنی اللہ کی سوا اور کی عبادت کو درست جاننا اور برا چال چلن یعنی بت پرستی چہوڑکر اچہا اعتقاد یعنی اللہ کو معبود اور رسول کو رہنما جاننا اور اچہی چال چلن یعنی خداپرستی جیسی نماز روزہ وغیرہ اختیار کرو اور جو تم یہہ کہو کہ پرہلاد نی ہرن کسب کا مذہب اسیواسطی چہوڑ دیا کہ ہرن کسب نے اپنی باپ دادا کا مذہب چہوڑ دیا تہا اور نیا مذہب یعنی خودپرستی اختیار کر لیا تہا اور اصل مین پرہلاد کا وہی مذہب تہا جو اوس کی بزرگون کا تہا تو اسکا جواب یہہ ہی کہ جیسی بقول تمہاری ہرن کسب نی اپنے بزرگون کا مذہب یعنی خداپرستی کو چہوڑکر نیا مذہب یعنی خودپرستی اختیار کر لیا تہا اور پرہلاد نی اوسکو برا جان کر

چہوڑ دیا اسیطرح تمہاری باپ دادانی بہی حضرت آدم اور حضرت نوح علی نبینا وعلیہما السلام اپنی بزرگون کا اصل مذہب یعنی توحید کو چہوڑ کر بت پرستی اختیار کرلی ہی تو تم بہی اونکا مذہب چہوڑ کر مذہب قدیمی حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کا یعنی توحید اختیار کرو اور جو تم یہہ کہو کہ حضرت آدم ع اور حضرت نوح ع ہماری بزرگ نہتی بلکہ ہم برہما کی اولاد ہین تو یہہ قول تمہارا محض غلط ہی کیونکہ اگر تم برہما کی اولاد ہوتی تو جیسی بقول تمہاری برہما کی چار موہنہ تہی تمہاری بہی چار ہی موہنہ ہوتی بلکہ تمنی صرف شیطان کی تلقین سی آپ کو برہما کی اولاد مقرر کیا ہی اور حقیقت مین ہم تم سب بنی آدم ہین اور تم جو خواہ نخواہ حضرت آدم کی نسل سی باہر ہو کر برہما دیو کی اولاد بنتی ہو تو ہمین تمکو ایک اور قباحت لازم آوی گی اور وہ یہہ ہی کہ برہمانی اپنی بیٹی سارستی کو اپنی جورو بنالیا اور تمہاری نزدیک باپ دادا کے تقلید ضروری ہی تو تمکو بہی ایسا کام کرنا ضرور پڑا اور بعضی ہندو اس خاکسار پر یہہ اعتراض کیا کرتی ہین کہ تونی جو اپنی باپ دادا کا طرین چہوڑا کیا تیری باپ دادا بی عقل تہی تو ہی بڑا عقلمند پیدا ہوا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ پرہلادنی اپنی باپ ہرن کسب کا طریق چہوڑا اور شاستروں مین اوسکی تعریف اور ہرن کسب کی ہجو لکہی ہی اسمقام مین کہنی والا یون کہہ سکتا ہی کہ کیا ہرن کسب بیعقل تہا پرہلاد ہی بڑا عقلمند پیدا ہوا تہا اور اسمقام مین تمہاری دین پر ایک بڑا اعتراض وارد ہوتا ہی مین نہین جانتا کہ تم اوسکا کیا جواب دوگے اور وہ یہہ ہی کہ تم لوگ ہرن کسب دیت کو کیون برا جانتی ہو اور دشٹ یعنی دشمن خدا کا سمجہتی ہو آخر اسی واسطی کہ وہ بندا ہو کر خدا کہلایا اب مین کہتا ہون تمہاری رام چندر اور پرسرام اور کشن وغیرہ یہہ لوگ بہی تو بندہ ہو کر خدا کہلائی ہین اونکو دشٹ کیون نہین جانتی انکو بہی برا جانو اور انکی متابعت چہوڑو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی متابعت اختیار کرو جو خدا نہین کہلائی بندی کہلائی ہین بلکہ بندہ ہونیکو اپنا شرف سمجہتی ہین جیسی ہماری کلمہ شہادت سے ظاہر ہی ۞ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی مین گواہی دیتا ہون اسبات کے کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ کی اور گواہی دیتا ہون اسکی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بندی اور اوسکی رسول ہین اور جو یہہ کہو کہ رام اور کشن وغیرہ خدا کی اوتار تہی اسواسطی ہم اونکے متابعت اور پرستش کرتی ہین تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ جیسا ہرن کسب بہوکہہ پیاس نیند موت وغیرہ عوارض بشری مین مبتلا اور عاجز تہا ایسی ہی رام اور کشن وغیرہ بہی چنانچہ تمہاری شاستروں سی ثابت ہی کہ رام چندر کی بی بی کو راون ہر لیگیا رام چندر بہت متردد اور عاجز ہوا آخرش ہنومان وغیرہ بندرون کی مدد سی

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ [illegible] ۱۲ منہ عفی عنہ

اوسکو پہاڑ کر لایا اور کشن کی پیر مین ملک شکاری کی ہاتہہ سی تیر لگا اوسی زخم کی تکلیف سی مر گیا علی ھذا
القیاس تمہاری معبودونکا عجز اور بندہ ہونا ثابت ہی پہر ان لوگون مین کونسی صفت خدائی کی ہی کہ
ہر ق کسب مین نہین ہی اور جو اسمقام مین ہندو یہہ اعتراض کرین کہ بعضی مسلمان بہی باپ دادا وغیرہ کی
چال اور چلن اگرچہ خلاف شرع کی ہو نہین چہوڑتی جیسی بیاہون مین سہرا اور کنگنا وغیرہ رسوم باطلہ اور بہاجی
کرنی اور مرنی مین تیجہ سوم اور چہلم اور چہہ ماہی اور برسی اور عرس کا اہتمام اور روشنی اور مجلس اور محرم اور شب برات
وغیرہ کی بدعات اور سوا اسکی جن کامون کی شرع مین کچہہ اصل نہین بلکہ بعضی مسلمان یہہ کہتی ہین کہ اگرچہ
فلانی بات خلاف شرع کی ہی لیکن ہماری بزرگونکی رسم ہی ہم اوسکو ہرگز نہین چہوڑینگی سو اسکا جواب
یہہ ہی کہ ہماری دین مین یہہ بات درست نہین ہی کہ اپنی بزرگون کی رسوم اگرچہ خلاف شرع ہون اوسکو
نچہوڑین ہماری شرع شریف مین یون آیا ہی کہ جو رسم باپ دادا کی یا اوستاد مولوی کی یا پیر مرشد کی یا حاکم و
بادشاہ کی یا کسی اور کی برخلاف شرع شریف کے ہو اوسکو چہوڑ دینا چاہئی اور جو کوئی بزرگون کی رسم کو شرع
شریف پر مقدم جانی اور شرع کی حکم کو ناپسند کری تو وہ شخص مسلمان نہین رہتا بلکہ اسلام سی خارج اور کافر
اور مرتد ہو جاتا ہی کیونکہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑہتی ہین یعنی اونکی دین مین ہین کچہہ باپ
دادا اور استاد مولوی اور پیر مرشد اور حاکم بادشاہ یا کسی اور کا کلمہ نہین پڑہتی بزرگون کی چال چلن وہی
اچہی ہین جو مطابق شرع شریف کے ہون اور جو رسم برخلاف شرع کی ہو خواہ کسی کی ہو اوسپر چلنا ہرگز درست نہین
دین کی امر مین رسول اللہ کو ہرگز خطا نہین ہوتی اور باپ دادا استاد مولوی پیر مرشد بادشاہ حاکم وغیرہ ان سبکو
خطا ہونی ممکن ہے اور جو کسی ہندو کو اس تقریر سی یہہ شبہہ پڑے کہ مسلمان لوگ کلمہ تو پڑہتی ہین پیغمبر صاحب کا پہر
حنفی اور شافعی اور حنبلی اور مالکی اور قادری اور چشتی اور نقشبندیے اور سہروردی اور اویسی اور مجددی اور
اشعری اور ماتریدی کیون کہلاتی ہین اور ان بزرگون کی تقلید کیون کرتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ ہم
اپنی آپ کو ان بزرگون کی دین مین نہین جانتی یہہ بزرگ بہی پیغمبر صاحب کے دین مین ہین ہم لوگ بہی پیغمبر صاحب
کی دین مین ہین ہان اتنا فرق ہی کہ بہ نسبت ہماری یہہ لوگ قران شریف اور حدیث کی خوب معنی سمجہتی ہین اور
لوگون نی قرآن شریف اور حدیث کی معنی سمجہکر اوس سی مسئلی احتیاجی نکالی سو جس مسلمان کو جس بزرگ سی
زیادہ حسن ظن ہو وہ اوسی سی طریق محمدی کو سیکہنے لگا اور اپنی آپ کو اوسکی طرف نسبت کرنی لگا اور حقیقت
مین سب محمدی ہین اور ہم لوگ بزرگون کی تقلید اسواسطی کرتی ہین کہ حدیث سی مسئلہ نکالنا اور ناسخ اور
منسوخ حدیث کو دریافت کرنا ہم لوگون کی حوصلہ سی باہر ہی لاچاری کیواسطی ہم انکی تقلید کرتی ہین اور جو شخص
خود ایسا کامل ہو کہ حدیث سی مسئلہ نکال سکتا ہو اوسکو انکی تقلید ضرور نہین ہی کیونکہ قران شریف مین

آیا ہی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی اگر تمکو معلوم نہو اور سمجھہ والون سی پوچھہ لو اور باوجود اسبات کی پہر جس مسئلہ مین ہمکو یقین ہوجاوی کہ فلانی امام کا فلانا قول مخالف قران یا حدیث کی ہی تو ہم یہہ گمان کرینگی کہ اس مسئلہ مین امام چوک گیا اور اُس مسئلہ مین امام کی قول پر ہرگز عمل نکرین گی کیونکہ اللہ اور رسول کی کلام مین خطا نہین ہوتی اور ورون کی کلام مین خطا کا ہونا محال نہین اور اس چوک ہوجانی مین امام کا ذرہ بہی قصور نہین اوسکو تو مسئلہ نکالنی مین ثواب خطا پر بہی ملتا ہی چوک اور خطا ہوجانی اپنی اختیار مین نہین ہوتی اور ہماری امامون نی فرمایا ہی کہ اُتْرُکُوْا قَوْلَنَا بِالْحَدِیْثِ یعنی جو ہماری قول تمکو برخلاف حدیث کی معلوم ہون اونکو چہوڑ دو حدیث پر عمل کرو غرض بہرحال ہماری دین مین اللہ اور رسول کی حکم کی مخالف خواہ کسیکا قول ہو اوسکی متابعت درست نہین ہی چنانچہ یہہ بات قران شریف سی ثابت ہی کہ حق تعالی نی فرمایا ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی ای ایمان والو تابع ہو اللہ کی ور رسول کی اور اون لوگون کی جنکا تمپر اختیار ہے یعنی بادشاہ مسلمان اور استاد اور پیر مرشد یا اور کسیطرح کا امیر جیسی کہ قوم کا سردار یا چودہری پہر آگی یون فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یعنی اگر تم مین اور ان لوگون مین کسی بات مین اختلاف پڑی یعنی تم کچہہ کہتی ہو اور یہہ تمہاری امیر اور طرح کہتی ہون تو اوسبات کو رجوع کرو اللہ اور رسول کیطرف اگر یقین رکہتی ہو اللہ اور پچہلی دن پر یعنی جسطرح اللہ اور رسول کا کہنا ہو اوسپر چلو اگر تمہاری رای کی موافق ہو اپنی رای کو صحیح جانو اور اگر ان امیرون کی رای کی موافق ہو تو اونکی رای کو درست جانو غرض بہرصورت اللہ اور رسول کی حکم کو مقدم رکہو اور پہر آگی یون فرمایا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۝ یعنی یہہ بات بہت نیک ہے اور بہتر تحقیق کرنا ہی اگر اسمقام مین کسیکو یہہ وہم پڑی کہ دیوان حافظ مین لکہا ہی ؎ بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید ٭ یعنی اگر پیر کسیکام خلاف شرع کا حکم کری اوسکو ماننا چاہئی سو اسکا جواب یہہ ہے کہ اول تو اس قول کا مطلب کچہہ اور ہی ہی معنی ظاہری مراد نہین دوسری دیوان حافظ ہماری دین کی کتاب نہین کہ جسکی سند پکڑی جاوی اور ہماری یہان ایک قاعدہ ٹہیر رہا ہی کہ اگر کسی بزرگ کا کوئی شعر یا کچہہ عبارت برخلاف شرع شریف کی معلوم ہو تو اوسکی تاویل صحیح کرکی اوسکی معنی موافق شرع شریف کی درست کئی جاتی ہین یا یہہ گمان ہوتا ہی کہ اسکی معنی اور جو اوس بزرگ کی مراد ہین ہماری سمجہہ مین نہین آئی لیکن اسکی ظاہری معنی کہ مخالف شرع معلوم ہوتی ہین قبول نہین لئی جاتی یا یہہ گمان کیا جاتا ہی کہ یہہ کلام اوس بزرگ کا نہین کسی بی سمجہہ یا بدمذہب نی کہکر اوسکی ذمہ لگا دیا ہی چنانچہ یہہ بات تجربہ کو پہنچ گئی ہی کہ بہت سی حدیثین لوگون نی اپ بنا کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نام منسوب کردین ہین آور یا یہہ کہ یہہ کلام غلبہ حال اور بیہوشی مین

اوس بزرگ سی صادر ہوا ہوگا اور بیہوشی کی حالت پر اللہ تعالی بہی نہین پکڑتا اور ایسی حالت کا کلام قابل سند کی نہین ہوتا اور یا یہہ کہ کسیوقت مین اوس بزرگ نی اس قول سی رجوع اور توبہ کرلی ہوگی غرض بہرصورت برخلاف شرع شریف کی کسیکی قول کی سند نہین پکڑی جاتی اور بُری شاعرون کا ذکر اللہ تعالی نی قرآن شریف مین یون فرمایا ہی وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ٥ یعنی شاعرون کے بات پر وہی چلتی ہین جو بیراہ ہین چنانچہ اس زمانہ مین بعضی اشعار اور عبارات ایسی ہی بیراہی کی ہین کہ کسیکی ظاہر معنی کفر کی ہین جیسی کہ یہہ اشعار ہے ہم عشق کے بندی ہین مذہب سے نہین واقف * گر کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا ہے ہوئی ہم بت کی بندی برہمن سی راہ کرلی ہین * حرم کی ہتی وا تو ہم سی عشق اللہ کرلی ہین ہے دنیا مین بتونکا جو طلبگار نہوگا * محشر مین خدا کا اوسی دیدار نہوگا * ہے شخصی آمد کہ من رسولیم * گفتا تو برو کہ من خدایم ہے چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال * کہ من از خدا بیش بودم دو سال * ہے راہ حق ہرگز نیابی تا نگیری چار ترک * ترک دنیا ترک عقبی ترک مولی ترک ترک * ہے کوئی جانان سی خاک لائینگی ہم * اپنا کعبہ بنا بنائینگی ہم ہے بہلی ہوئی ہر بیری سر سی ٹلی بلائی * ایکا آ کر گئی دوتیا گئی متائی ہے ہر لی نرک سورگ فرمایا * گور بی آواگون مِٹایا * ایسی گور پر من وار ون * ہر جاڈون پر گور نہ بساروں * اور کسینی جہوٹ اور زنا اور فسق کی قصونکو مزہ دار بنادیا جیسی کہ بدر منیر اور بہار دانش کی بعضی مقام اور کسینی لوگون کو گناہ پر دلیری دلائی جیسی کہ یہہ شعر ہے یہہ حسن و جوانی یہ جوش و خروش * غفور ہست ایزد تو ساغر بنوش * اور کسینی بزرگون کی ہجو کہہ ڈالی جیسی شیعون کی بنائی اور رفیع السودا وغیرہ شاعرون کی بنائی ہوئین ہجوین اور کسینی القاب و آداب مین بہت زیادتی کی لوگون کو لکہنی لگے قبلہ و کعبہ بندگی پرستندگے سجدات عبودیت وغیرہ اور کسی کی کلام سی فرشتون کے حقارت نکلی جیسی کہ یہہ شعر ہے جو دیکہی وہ انگیا جواہر نگار * فرشتہ ملے ہاتہہ بی اختیار اور سوای اسکی اور بہت اقسام بُری شعرون کی ہین کہ ہم ایسی کلامونکو بہت بد جانتی ہین اور اونکی پڑہنی سننی کو سبب خرابی دین کا سمجہتی ہین لیکن بسبب احتمال توبہ کرلینکی صاحبان کلام کو بُرائی سی یاد نہین کرتی اور اگر کوئی یہہ کہی کہ حضرت مولانا روم رح بموجب حکم اپنی مرشد یعنی حضرت شمس تبریز رح کی شراب کا باسن اوٹہا لائی مرشد نی کہا ہمکو معشوق چاہئی تو اپنی بیوی کو لی آئی مرشد نی کہا ہمکو نازنین لڑکا چاہئی تو اپنی بیٹی کو حاضر کیا مرشد نی کہا ہم تیرا حسن عقیدت اور رسوخ آزماتی ہتی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی حکایات محض غلط اور جہوٹ اور مفسدون کی بناوٹ ہوتی ہین اور جو کسی کتاب مین بہی لکہی ہون تو کسی بدین کی ملائی ہوئی یا مصنف کی عدم تحقیق سی ہوئی ہین جبکہ لوگون نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سی جہوٹ باندہی ہون اگر کسی

ولی اللہ پر باندہا تو کیا عجب ہے ایسی حکایات سی ہماری دین پر اعتراض نہین آتا اور اگر حقیقت مین کسی بزرگ سی
کوئی کام خلاف شرع ثابت بہی ہو جاوی وہی احتمالات کہ اوپر ذکر ہو چکی وہان بہی جاری ہو سکتی ہین
غرض کہ ہماری دین مین اللہ اور رسول کی برخلاف کسی کو حکم کرنا اور کسیکا حکم ماننا اور کسیکی قول و فعل
کو سند پکڑنا درست نہین نہ اوستاد کا نہ پیر کا نہ کسی اور کا اور جو کوئی اللہ اور رسول کی حکم کی مقابلہ مین
کسیکی حکم کو پسند کری وہ شخص کافر اور مرتد اور دین اسلام سی خارج ہی اور بعضی کہا کرتی ہین کہ ہندو
مسلمان مین کیا فرق ہی خدا کی ایک حد بتادی ہی سو اپنی حد پر قایم رہنا چاہئی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہندو
مسلمان مین زمین اور آسمان کا فرق ہی چنانچہ اس کتاب مین بہت بیان اس فرق کا آیا ہی اور یہہ حد
تمنی آپ ہی مقرر کرلی ہی کچہہ خدا نی تمکو یہہ حکم نہین دیا کہ اس حد پر قایم رہو ہمکو بتلاو کہ تمکو خدا نی کسکی
زبان سی حکم دیا ہی اور اگر اس حکم مین اپنی بزرگون کی سند پکڑتی ہو سو اونکی زبان کا کچہہ اعتبار نہین
کیونکہ وہ لوگ بقول تمہاری فاسق اور کاذب اور بندہ نفس کے ہتی چنانچہ پہلی سی معلوم ہو چکا ہی ہان دین
اسلام قبول کرکی اس حد پر قایم ہونا چاہئی کہ اسکی رہنما یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہین جنسی
کبہی مخالف مرضی خدا تعالی کی کوئی قول فعل خلق ظاہر نہین ہوا ✤ **باب دوسرا بیچ بیان عبادات**
کی اسباب مین چہہ فصلین ہین فصل پہلی بیچ بیان دور کرنی نجاست کے
ہماری نزدیک نجاست کئی قسم پر ہی ایک ناپاک ہونا دل کا ساتہہ بری اعتقاد اور بری اخلاق کی اور
دلیر ہونا گناہون پر سو یہہ ناپاکی سب ناپاکیون سی سخت تر ہی اور اسکی دور کرنی کی تدبیر یہہ ہے
کہ اول اعتقاد اپنا سنواری اور بری اعتقادون سی بچی چنانچہ اعتقاد کی بیان مین بہت کتابین ہین
اونسی دریافت کری اور مختصر اعتقادیات کا بیان اس کتاب کی پہلی باب مین ہو لیا ہی اوس پر اپنا اعتقاد
جماوی اور اوسکی خلاف سی بچی اور پہر بری اخلاق اور گناہون سی بچی چنانچہ اسبات کا بیان کیمیای سعادت
اور احیاء العلوم اور دوسری کتابون سلوک اور فقہ مین مفصل لکہا ہی وہان سی دریافت کری دوسرے
ناپاک ہونا بدن اور کپڑی وغیرہ کا چنانچہ اس مقام مین ہمکو اسی ناپاکی کی دور کرنی کی تدبیر کا بیان کرنا
منظور ہی سو ہماری نزدیک نا پاکی دو طور پر ہی ایک حقیقی دوسری حکمی نجاست حقیقی جیسی گوہ پیشاب
لید گوبر لہو پیپ کتا سور وغیرہ سو اگر اس طرح کی نجاست کی لگنی سی کوئی چیز پاک ناپاک ہو جاوی تو اوسکی
پاک کرنیکا یہہ طور ہی کہ اوس چیز کو خوب ملکر پانی وغیرہ سی دہو ڈالین یہانتک کہ نجاست باقی نرہے
اور بعضی چیزین رگڑنی سی بہی پاک ہو جاتی ہین جیسی تلوار اور تانبی وغیرہ کی برتن اور آئینہ وغیرہ ✤
کیونکہ ان چیزونکا جسم سخت ہی مسام دار نہین اسواسطی نجاست انکی جسم مین سرایت نہین کرتی کہ ہنوا اور نچوڑنا

ضرور ہو بلکہ رگڑنی ہی سی نجاست دور ہوتی ہی اور جو ناپاک چیز آگ مین جلکر راکہہ ہوجاوی یا نمک مین ملکر نمک
ہوجاوی یا زمین مین ملکر مٹی ہوجاوی یا اور طرح سی اوسکی ماہیت بدل جاوی تو وہ بہی پاک ہوجاتی ہی اور زمین
یا دیوار یا درخت یا جو چیز کہ زمین مین گڑی ہوئی ہو بعد خشک ہونی کی پاک ہوجاتی ہی جب کہ نجاست کا اثر باقی
نرہی اور [illegible] اسکی اور مسایل جزئی اسکی فقہ کی کتابون مین موجود ہین اور نجاست حکمی یہہ ہی کہ مثلاً کسی کی منی
شہوت کی ساتہہ نکلی یا سوتی مین منی نکلی یا جماع کری خواہ منی نکلی یا نہ نکلی تو اس قسم کی پلیدی کو جنابت کہتی ہین
اور کسی عورت کی رحم سی بعادت معہودہ لہو جاری ہو تو اوسکو حیض کہتی ہین اور کوئی عورت بچا جنی اور اوسکی
اندر سی لہو نکلی تو اوسکو نفاس کہتی ہین سو جنابت کی ناپاکی ساری بدن کی دہونی سی دور ہوتی ہی اور حدث
کی ناپاکی وضو کرنی سی جاتی رہتی ہی اور جب حیض اور نفاس کا خون خشک ہوا اوسوقت عورت غسل کرلی تو بہم
نجاست جاتی رہتی ہی پر اس حکمی نجاست سی کچہہ آدمی کا بدن نجس نہین ہوتا جو کسی چیز مین ڈالنی سی یا اوسکی
پسینی سی کوئی چیز ناپاک ہوجاوی بلکہ حکم نجاست کا کیا جاتا ہی یعنی اس حالت مین نماز پڑہنی اور بعضی اور کام
منع ہوجاتی ہین پہر اس ناپاکی کی دور ہونی کو کچہہ دنون کا گذرنا شرط نہین ہی بلکہ جب وضو اور غسل کرلیا اوسیوقت
جنابت اور حدث رفع ہوا اور جب حیض اور نفاس خشک ہوا اور غسل کیا ناپاکی دور ہوئی اور اگر حیض دس دن
سی زیادہ اور نفاس چالیس دن سی زیادہ رہی تو یہہ حیض اور نفاس نہین بلکہ یہہ ایک اور بیماری ہی جسکا نام
استحاضہ ہی تو اسحالت مین غسل کرکی نماز درست ہی اور ہندون کی دین مین بہی ظاہری ناپاکی دو طور پر معلوم
ہوتی ہی ایک حقیقی دوسری حکمی ناپاکی حقیقی کئی قسم پر ہی ایک قسم جیسی گوہ موت وغیرہ اگر ایسی چیز کپڑی وغیرہ
کو لگ جاوی تو پانی سی دہوتی ہین اور بدن کو لگ جاوی تو مٹی لگاکر پانی سی دہووین اور کانسی یا پیتل کی
برتن کو لگ جاوی تو اوسکو آگ سی چہواکر اور مٹی لگاکر پانی سی دہووین دوسری قسم جیسی ہندو کا موہنہ
جو کانسی کی باسن کو لگ جاوی تو راکہہ ملکر دہووین اور چاندی یا سونی کی برتن کو لگ جاوی تو صرف پانی سی
دہونا کفایت ہی اور بعضی کہتی ہین کہ سونی کا برتن ہوا ہی پاک ہوجاتا ہی اور جو کسی غیر قوم کا موہنہ انکی برتن
کو لگ جاوی تو آگ اور مٹی دونون کو لگاکر دہووین سبحان اللہ آدمی اشرف المخلوقات جسکو ہندو نر نارائن ہی
جانتی ہین اوسکا موہنہ جس سی کہانا کہایا جاوی اور اللہ کا نام لیا جاوی اوسکو ناپاک جانتی ہین اور گہوڑی
کا موہنہ اور گای کا گوبر اور پیشاب پاک جانتی ہین تیسری قسم یہہ کہ کپڑا جب بدن سی اوترتا ہی اسکو ناپاک
جانتی ہین یعنی بدون پاک کئی اوس کپڑی سی عبادت کرنی درست نہین گنتی اور اوسکو پاک یون کرتی ہین
کہ کپڑا اگر سفید اور سوت کا ہی تو پانی مین دہوتی ہین اور اگر رنگ دار ہی تو بقول انکی پانی کا چہینٹا دینی
سی پاک ہوجاتا ہی اور ریشمی کپڑا ہوا لگنی سی اور ریشمی سورج کی سامنی ہونی سی پاک ہوتا ہی جو تہی قسم*

جو زمین کو پاک کرنا ہو تو گای کا گوبر یا نرا پانی ملکر زمین کو پاک جانتی ہین اور جو کوئی جا ضرورہی باہر آوے اوسکی لئی شاستر یون کہتا ہی کہ اول باٸین ہاتہہ کی سیدہے طرف کی اونگلیان دس بار مٹی اور پانی سی دہووین اور پہر اوسی ہاتہہ کی پیٹہہ دس بار دہووین ہیطرح اور پہر دونون ہاتہون کو آپسمین ملا ملاکر سات بار مٹی اور پانی سی دہووین پہر بارہ کلیان کرین تب کہین پاک ہون اور نجاست حکمی انکی نزدیک یہہ ہی کہ جب آدمی رات کو سوکر فجر کو اوٹہا ناپاک ہوا بدون غسل کئی عبادت نکری اور کہانا نکہاوی اور جب آسن یعنی عبادت کی جگہہ سی اوٹہہ کر اور جگہہ گیا ناپاک ہوا ہاتہہ پانو دہووی کلّی کری تب عبادت کری اور جب کسی عورت کو حیض آیا اوس کا تمام بدن ناپاکی حقیقی سی ناپاک ہوگیا یہانتک کہ اوسکا سوکہا ہاتہہ بہی کپڑی اور برتن کو چہونی نہین دیتی جب بعد چہہ دن کی غسل کری تب پاک ہو یہان عقل حیران ہی کہ لہو نکلا ایک مکان سی سارا بدن کسطرح ناپاک ہوا اور جب کسی عورت نی بچّا جنا ناپاک ہوئی بلکہ سارا بدن اوسکا بنجاست حقیقی ناپاک ہوا بلکہ ساری قوم اوس کی سب مرد اور عورت ناپاک ہوگئی اور جو لوگ اوسکی قوم کی کسی اور شہر مین یا سفر مین ہین جس کسیکو یہہ خبر پہنچی سب ناپاک ہوگئی اس پلیدی کا نام سوتک ہی پہر ان پلید دنکو سندہیا یعنی ہر روز کی عبادت جو مشہور ہی اور ترپن یعنی مری ہوئی بزرگون کو پانی دینا درست نہین ہوتا اور انکی ہاتہہ کا پانی اور قوم والی نہین پیتی پہر اس عورت جنی والی کا بدن چالیس دن کی پیچہی پاک ہوتا ہی غسل کری اور اپنی سر کو گای کی گوبر اور پیشاب سی دہووے اور گای کا گوبر اور پیشاب پیوی اور اوسکی قوم کی لوگ اسطرح سی پاک ہوتی ہین کہ اگر وہ برہمن ہین تو گیارہوین دن پاک ہوتی ہین اسطور پر کہ نیا زنار بدلین اور گنگا جل پیوین اور جو گوموت پیوین تو بہت ہی صفائی حاصل ہو اور چہتری ہین تو تیرہوین دن بدستور مذکور پاک ہوتی ہین اور جو بیس یعنی بنیی وغیرہ ہووین تو پندرہ دن پیچہی پاک ہوتی ہین اور جو شودر یعنی نجار لوہار وغیرہ ہین تو تیس ۳۰ دن کی بعد پاک ہوتی ہین اور سوتک کے دنوں مٹی کی برتن جو استعمال مین آتی ہین پہر اونکو اوتار دیتی ہین یہہ عجب بات ہی کہ ایک عورت نی بچّا جنا تمام قوم ناپاک ہوگئی اور عجب تر یہہ کہ ناپاکی جنبے کے ساتہہ دوڑی اور پہر پاک ہوی تو یون ہوئی کہ کوئی قوم گیارہ دن مین کوئی تیرہ دن مین کوئی پندرہ دن مین کوئی تیس دن مین اور انکی ناپاکی بہی بڑی عقلمند ہی کہ ہر قوم مین بموجب شرافت اور رزالت اونکی کی رہتی ہی اور جب کوئی شخص مرجاتا ہی تو اسیطرح سی تمام قوم اوسکی بہی ناپاک ہوجاتی ہی اس ناپاکی کا نام پاتک ہے اور اکثر احکام اس ناپاکی کی یعنی پاتک کی اور پہر پاک ہونی ہر قوم کی ویسی ہین جیسی سوتک مین بیان ہوئی کچہہ تہوڑا سا کسی حکم مین فرق بہی ہی اور جنازہ کی ساتہہ جتنی آدمی جاتی ہین اگرچہ غیر قوم کی ہون ناپاک ہوجاتی ہین نہاوین اور کپڑون کو پاک کرین پناہ خدا کی ایسی ناپاکی سی کہ اپنی قوم کو ناپاک کرکی اور قومون تک پہنچی اور ایک قسم انکی ناپاکی کی اور ہے

کہ اگر کسی چمار یا چوہڑی یا حائض اور نفسا اور مرتکب کبیرہ گناہ اور مردہ اور کتا اور گدہا اور بلی اور کوا اور مرغ اور چوچہ کا بدن انکی ایک عضو سی لگ جاوی تو انکا تمام بدن کپڑون سمیت ناپاک ہو جاوی کپڑون سمیت نہاوین تو پاک ہووین اس ناپاکی کو مین نہ حقیقی کہہ سکون نہ حکمی کچہہ عقل کام نہین کرتی اور علی ہذا القیاس جب کوئی ہندو کہانا کہاتا ہی تو بموجب حکم شاستر کی زمین کو گوبر وغیرہ سی ناپاک کرکی سوای دہوتی کی اور کپڑون کو اوتار کے کہانا کہاتا ہی پہر اوسکی روٹی کہاتی ہوی اگرچہ اوسکا سگا بہائی باہر سی آکر اوسکی چونکی مین کپڑون سمیت چلا جاوی تو اوسکا چونکا بہرشٹ یعنی ناپاک ہو جاوی اور اوس طعام کا کہانا اوسپر نادرست ہو جاوی دیکہو یہان ناپاکی کی کیسی تاثیر ہوئی کہ صرف چونکی مین پیر دہرنی سی یا ہتہ لگانی سی سب کچہہ ناپاک ہو گیا اور انگرکہہ اور پگڑی اور چادر کہ اوپر کی بدن مین ہوتی ہین اونکو ناپاک سمجہکر کہانی کیوقت اوتار دیتی ہین اور دہوتی کہ نیچی کی بدن مین ہوتی ہی اور دو مخرج نجاست کے اوسمین ہوتی ہین اسواسطی اکثر اوقات ہوتی کی پلید ہونیکا احتمال ہوتا ہی اور زمین سی بہی اگر پیشاب یا پلید پانی کا چہینٹا پڑی تو بنسبت اور کپڑون کی دہوتی پر پڑنی کا احتمال زیادہ ہوتا ہی کیونکہ دہوتی زمین سی نزدیک ہوتی ہی سو اوس دہوتی کو پگڑی اور انگرکہی اور چادر سی زیادہ پاک سمجہتی ہین

فصل دوسری نماز کی بیان مین

ہماری اوپر رات اور دن مین ایک عبادت خدای تعالی نی فرض کی ہی جسکا نام صلوۃ ہی پانچ وقت اوسکی مشہور ہین اور نماز ایسی چیز ہی جسمین دل اور زبان اور تمام بدن سی اللہ ہی کی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہی دل سی یہہ خیال رکہنا کہ اللہ مجہکو دیکہتا ہی اور لفظون کی معنی سمجہکر اللہ کی تعظیم دل مین بہٹانی اور اوسکی عذاب سی ڈرنا اور رحمت کا امیدوار ہونا اور زبان سی اللہ کی بزرگی اور تعریف اور اپنی بندگی اور بیچارگی بیان کرنی اور اللہ سی دعا مانگنی اور بدن سے اللہ کے تعظیم مین ہاتہہ باندہ کر کہڑا ہونا اور اول مین دونون کانون تک ہاتہہ اوٹہانی اس لحاظ سی کہ میری سوای اللہ کی سب چیز سی ہاتہہ اوٹہایا اور پہر اللہ کے تعظیم مین جہککر رکوع کرنا پہر ناک اور ماتہا کہ ساری بدن سی اونچا ہی اللہ ہی کی تعظیم مین زمین پر رکہدینا پہر اللہ کی تعظیم مین دو زانو بیٹہنا دیکہو نماز مین کتنی کام تعظیم کی جمع ہین سو ہماری دین مین یہہ سب کام سوای اللہ کی اور کی تعظیم مین کرنی روا نہین اور بموجب ہندوان کی دین کی دن اور رات مین ایک عبادت فرض ہی اوسکا نام سندہیا ہی وقت اوسکی تین ہین پرات کال یعنی صبح کا وقت مدہیان یعنی دن کی بیچ سایں کال یعنی شام کا وقت اور سندہیا ایسی چیز ہی جسمین دل سی تو برہما اور بشن اور مہادیو کی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہی یعنی آنکہین اور ناک بند کرکی اونکی صورت کا دہیان کرنا بشن کے تصویر کو اپنی ناف مین خیال کرنا سیاہ رنگ چار ہاتہہ ایک ہاتہہ مین سنکہ ایک ہاتہہ مین چکر ایک ہاتہہ مین گز اور برہما کی صورت کو اپنی سینہ مین دہیان کرنا سرخ

پوشاک چار موہنہ کنول کی پہول مین بیٹہا ہوا اور مہادیو کی صورت کو اپنی دماغ مین خیال کرنا تین آنکہین
پانچ موہنہ سفید پوشاک ہاتہی پر بیٹہا اور زبان سی گایتری کا جپ کرنا اور سوای اسکی اور منتر بہی پڑہنی
اور بدن سی آفتاب کی تعظیم مین مصروف رہنا صبح کی سندہیا مین مشرق کیطرف موہنہ کر کی کہڑی ہونا
اور دونو ہاتہہ بطور دعا کی اوٹہانی اور دن کی سندہیا مین کہ آفتاب اونچا ہوتا ہی کہڑی ہو کر دونون
ہاتہہ اونچی کرنی اور شام کی سندہیا مین مغرب کیطرف موہنہ کر کی کہڑی ہونا اور دونو ہاتہہ دعا کی طور پر
اوٹہانی اور اس سندہیا مین کہ ہندؤنکی دین مین اس سی زیادہ کوئی عبادت نہین ہی اسد صاحب کا نام
بہی نہین اور گایتری کا پڑہنا انکی نزدیک بڑا ثواب ہی بلکہ تمام ہندونکا اتفاق ہی اس بات پر کہ گایتری کے
برابر اور کوئی منتر نہین ہے اور اسکو مول منتر یعنی اصل منتر جانتی ہین اور کہتی ہین کہ اگر کوئی برہمن اکیلا
بیٹہہ کر ہزار بار گایتری کا جپ کری تو وہ کبیرہ گناہ سی ایسا پاک ہو جاتا ہی جیسی سانپ اپنی کینچلی سے
جدا ہو جاتا ہی اور جانتی ہین کہ ایسا کوئی کام نہین ہی کہ گایتری کی طفیل سے نہو سکی اور اتنا مبالغہ کرتی
ہین کہ برہما اور وشن اور شب اور بید گایتری سی ہوئی ہین اور منو شاستر مین لکہا ہی کہ پنڈت گایتری کی
پڑہنی سی بیشک مکت حاصل کرتا ہی اگرچہ اور کام اپنی مذہب کی نکری اور سورج نراین اوپنشد مین
لکہا ہی کہ جو کوئی سورج کی سامنی بیٹہہ کر گایتری پڑہتا ہی اوسکی دل کا خوف جاتا رہتا ہی اور
مصیبت دور ہو جاتی ہی اور اوس شخص کو حرام کہانا اور بری صحبت مین بیٹہنا بہی ضرر نہین کرتا اور
اسکندہ پران مین لکہا ہی کہ بید مین گایتری سی زیادہ کوئی چیز نہین اور کوئی منتر اوس کی برابر نہین جیسی
کوئی شہر کاشی کی برابر نہین اور گایتری بید اور برہمنون کی ماں ہی اور وہ اپنی پڑہنی والونکی حفاظت کرتی
ہی سو جس گایتری کا اتنا وصف ہے وہ یہہ ہی اُوں بہُور بہوہ سُوہ تت سب تر بریے
نیا بہرگو دے بستنے سدینے مہیے دسہے یو یو نہ پرچو دیتے

ओंभ भु वः स्वः त त सवि तु वं रे एयं भगोंदे व
स्य धीमही धी यो ना नःपर चोद य ते॥

اور اسکی معنی یہہ ہین گایتری کی ابتدا مین کہ لفظ اوں کا ہی یہہ لفظ تو ہر منتر کی ابتدا مین ہوا کرتا ہے
اور بید کی ابتدا مین آیا ہی اور یہہ لفظ مرکب ہی آڑہائی حرفون سی ایک اکار یعنی الف مفتوح دوسرا
اکار یعنی الف مضموم تیسرا آدہا مکار یعنی آدہا میم اور اکار نام ہی بشن کا اور اکار نام ہی مہادیو کا اور
مکار نام ہی شکتے یعنی دیوی کا پہر دوسرا لفظ ہی بہور اسکی معنی ہین زمین پہر تیسرا لفظ ہی بہوہ
اسکی معنی اگاس چوتہا لفظ ہی سوہ اسکی معنی ہین سرگ اور سوای ان چار لفظونکی باقی جتنی عبارت

گایتری کی ہی اوسکی یہہ معنی ہین کہہم سورج کی بڑی روشنی پر دہیان کرتی ہین وہ ہماری دلکی رہنمائی کری
اب دیکہئی کہ جب گایتری کی تعریف مین ہندونکی یہان اتنی دہوم دہام ہی اور اوسکو ایسا چہپاکر رکہتی ہین کہ سوای
باہمن اور کہتری کی اور کو سکہاتی درست نہین جانتی اور اونکو بہی ظاہرا نہین پڑہاتی آہستہ سی کان مین
بتلاتی ہین سو اوس گایتری کا مضمون ایسا پوچ اور عبث ہی کہ جس سی سوای گناہ کی کچہہ بہی حاصل نہین اسکی
وہی مثل ہی کہ جیسی ایک چودہری کا نوکا رئیس دربار لگائی ہوئی بیٹہا تہا ایک عورت حلال خوری نی اکر کہا
کہ چودہری صاحب مجکو آپ سی خلوت مین کچہہ عرض کرنا ہی چودہری وہان سی اوٹہکر اوسکی بات سنی لگا اوس
چودہری نی کہا کہ مین یہہ عرض کرتی ہون کہ کل کی رات بہت ہی جاڑا ہوا تہا اب آپ سبا کو خیال کرنا چاہی کہ
اس عورت نی اول اپنی بات کو چہپایا اور جب ظاہر کیا تو ایسی بات نکلی کہ اوسکا بیان کرنا محض بفایدہ تہا اور کچہہ
لایق چہپانی کی نہتی **ف** اسمقام مین شاید ہندونکی خیال مین آویگا کہ بعضی مسلمان بہی سوای اللہ کی
اور کی نام کی نماز پڑہتی ہین جیسی بعضی جاہل کہتی ہین کہ فرض نماز اللہ کی ہی اور سنت رسول اللہ کی اور بعضی
عورتین حضرت بی بی فاطمہ کے نام کی نماز پڑہتی ہین اور بعضی لوگ صلوات الخطوات یعنی ضرب الاقدام پڑہتی
ہین یعنی گیارہ قدم بغداد کیطرف موہنہ کرکی چلتی ہین اور اس ہین حضرت پیر صاحب کا نام لیتی ہین سو اوسکا
جواب یہہ ہی کہ سنت رسول اللہ سی مراد ہی متابعت رسول اللہ کی یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی
یہہ نماز پڑہتی تہی اور فرض اور سنت مین فرق اتنا ہی کہ جو شخص فرض نہ ادا کری مستحق عذاب دوزخ کا ہوتا ہی
اور اگر فرض کا انکار کری تو کافر ہوتا ہی اور جو سنت نہ ادا کری تو لایق جہڑکی اور ملامت کی ہوتا ہی بیچ میدان
قیامت کی اور فرض اور سنت سب اللہ ہی کی نماز ہی اگر کوئی شخص سنتین پڑہتا ہوا یہہ سمجہی کہ مین رسول اللہ کی
بندگی کرتا ہون تو وہ شخص مسلمان کہان رہا بلکہ کافر ہی ہوگیا اور بی بی فاطمہ کی تعظیم مین جو کوئی نماز
پڑہی وہ بہی مشرک ہی ہان اگر اللہ کی نماز نفل پڑہکر اوسکا ثواب حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام یا حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا یا کسی اور بزرگ کی روح کو بہیج دی تو مضایقہ نہین اور جو لوگ کہ صلوات الخطوات
پڑہتی ہین نماز تو قبلہ ہی کیطرف موہنہ کرکی اللہ کی نام کی پڑہتی ہین لیکن اپنی دانست مین حضرت محبوب
سبحانی کی تعظیم مین بغداد کی طرف کئی قدم چلتی ہین یا اس فعل کو رقیہ یعنی عملیات مین سی جانتی ہین لیکن
ہمارے دین مین اسبات کے کچہہ اصل نہین ایک رسم بد پڑگئی ہی چنانچہ حضرت نظام الدین اولیاء کی وقت مین علماء
نی ایک فتوی اس فعل کی رد مین لکہا تہا اور اس زمانہ مین ایک فتوی جناب مسند الفقہا مفتی محمد صدر الدین
صاحب دہلوی نی اس فعل کی حرام ہونی پر لکہا ہی اور اوسپر علمای دہلی اور سہارنپور اور لودہیانہ اور
کوٹ رای اور لاہور اور قصور اور امرت سر وغیرہ نی مہرین کین ہین غرض بہر صورت ہماری دین مین

اسد کی سوای اور کو معبود پکڑنا اور بیت اللہ کی سوای اور کو قبلہ عبادت کا ٹہیرانا درست نہین ہی

فصل تیسری بیچ بیان روزی کی ہماری دین مین روزہ کہتی ہین اسکام کو صبح صادق سی آفتاب کی غروب ہونی تک اللہ کی تعظیم مین کہانی اور پینی اور جماع کرنی سی بند رہنا اور رات کو قوت حلال سی جو ملی سو کہا لینا تمام برس مین ایک مہینا رمضان کی روزہ رکہنی فرض یعنی نہایت ضرور ہین جو کوئی رکہی تو ثواب پاوی اور نہین تو سخت گنہگار ہو اور منکر اوسکا کافر ہی اور سوای اسکی اور روزہ نفل مین کوئی رکہی تو ثواب پاوی نہین تو کچہہ گنہگار نہو گا اور روزہ بڑی عبادت ہی اور سوای اللہ کی اور کی نام کا روزہ رکہنا کفر ہی اور ہندو اپنی معبودون اور بتون کی نام پر روزہ رکہتی ہین اور اوسکو برت کہتی ہین اکادسی یعنی گیارہوین تاریخ کا برت وشن کی نام کا کہتی ہین چودس کو مہادیو کا منگل کے دن ہنومان کا اتوار کو سورج کا ہفتہ کی دن سنیچر یعنی زحل کا بہادون کی اشٹمی کو کشن کا برت رکہتی ہین کاتک کی اماوس یعنی دیوالی کو لچھمی کا چیت اور آسوج کی نوراتون مین دیوی کی برت رکہتی ہین اور بعضی عورتین کالکا کا برت رکہتی ہین علی ہذا القیاس اور معبودون کی نام پر رکہتی ہین اور بعضی غذائین اناج وغیرہ کی اور دنون مین کہانی درست جانتی ہین بعضی برتومین اونکا کہانا حرام سمجہتی ہین اور بعضی برتون مین رات اور دن کو بہی کچہہ نہین کہاتی بعضی دن مین کہاتی ہین رات کو بہی کچہہ تہوڑا سا کہا لیتی ہین غرض کہ اللہ کی نام کا برت اونکی دین مین کوئی نہین معلوم ہوتا اورون ہی کی نام کی ہین اور اگر اس مقام مین ہندو کو شبہہ پڑی کہ بعضی مسلمان مخدوم جہانیان کی نام کا روزہ رکہتی ہین اور بعضی حضرت مرتضی علی کی نام کا اور بعضی عورتین سید سلطان اور بی بی مراد اور غوث کی نام کا روزہ رکہتی ہین اور بعضی عورتین جہگڑی کا برت رکہتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہے کہ ایسی لوگ گمراہ اور خلاف شرع ہین اونکی ایسی افعال سی ہماری دین پر اعتراض نہین آسکتا کیونکہ یہہ تمام کام ہماری دین مین درست نہین ہین اور جو کوئی مرد یا عورت مسلمان سوا اللہ کی اور کی تعظیم مین نماز یا روزہ وغیرہ عبادت کری وہ شخص مشرک ہی

فصل چوتہی بیچ بیان صدقہ کی جاننا چاہئی کہ عبادت دو قسم پر ہی بدنی اور مالی بدنی وہ جو بدن سی کی جاوی جیسی نماز اور روزہ وغیرہ اور مالی وہ جو مال سی ادا ہو یعنی اپنی مال مین سی کچہہ ایک مال اللہ کی نام پر نکالنا جیسی مال کی زکوۃ فرض ہی اہل نصاب پر اور منکر اوسکا کافر ہی اور صدقہ عید الفطر کا اور قربانی عید الضحی کی واجب ہی اہل توفیق پر اور سوا انکی اور صدقات نفلی وغیرہ سو یہہ ہر قسم کے عبادات ہم لوگ اللہ کی رضامندی اور تقرب حاصل کرنیکو کرتی ہین اور اسہی سی امید رکہتی ہین کہ ان کامون کی کرنی سی اللہ تعالے ہمسی خوش ہو گا اور اسہی سی ڈرتی ہین کہ جو عبادت ضروری ہی اگر ہم ادا نکرینگی تو اللہ خفا

ہوگا غرض ہر طرح کی عبادت خواہ مالی ہو خواہ بدنی اللہ ہی کی قربت حاصل کرنیکو اور اللہ ہی سی خوف اور امید رکھکر
ہم لوگ کرتی ہین اور ہندو لوگ سوای اللہ کی اوروں کی قربت اور رضا حاصل کرنی کو یا اونسی ڈر کر عبادت
بدنی اور مالی کرتی ہین عبادت بدنی جیسی اس سی پہلی بیان ہو لیا اور عبادات مالی جیسی دیوی کو بکرا ذبح چڑھانا
یا جان سی مار دینا اور دیوتاؤن کی نام پر اپنی مال مین سی حصہ نکالنا اور ہوم کرنا اور دیوتاؤن کی نذر نیاز دینا
اور جو کوئی ہندو یہہ کہی کہ بعضی مسلمان بہی پیر صاحب یا سید سلطان کا دسوان حصہ اپنی مال مین سی نکالتی ہین
اور بعضی اپنی اولاد کو پیر صاحب کا دسوندہی بنا کر اون کی قیمت مقرر کرکی اوسکا دسوان حصہ پیر صاحب کیے
نام پر دیتی ہین اور بعضی اپنی غلہ مین سی حضرت مرتضی علی کی چونکی نکالتی ہین اور بعضی کسیکی نام پر اپنا زیور
دہو کر رکہہ چہوڑتی ہین اور بعضی لوگ پیرون سی ڈر کر اور اون سی نفع کی امید رکہکر اونکی نذر نیاز دیتی ہین اور بعضی
پیرونکی نام کی منتین مانتی ہین اور بعضی پیرون کی نام پر جانور ذبح کرتی یا چہوڑتی ہین بعضی قبرون پر بکرا وغیرہ
چڑہاوا چڑہاتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ لوگ جاہل اور گمراہ ہین اور ان کاموں سی ہماری دین مین ایک
بہی درست نہین اور تمہاری دین مین سب درست ہین ہماری دین مین عبادت خواہ بدنی ہو یا مالی سوای
اللہ کی اور سی تقرب حاصل کرنی کو کرنی درست نہین اور سوای اللہ کی اوروں سی امید اور خوف رکہنا اور نفع
یا نقصان سمجہنا درست نہین

فصل پانچوین بیچ بیان حج کی

ہماری دین مین ہر مسلمان
صاحب توفیق پر جو راہ خرچ اور سواری رکہتا ہو اور جنکا نان نفقہ اسکی ذمہ پر فرض ہو اونکو دی سکتا ہو اور
راہ کا بہی امن ہو ایک مرتبہ کعبہ شریفہ کا حج کرنا فرض ہی اور کعبہ ایک مبارک گہر ہی مکہ معظمہ مین اللہ کا حکم
ہی کہ جب کوئی نماز پڑہی کعبہ کیطرف کو موہنہ کرکی ادا کری اور اوس طرف سی سوا اور طرف کو موہنہ کرکی
سجدہ کرنا منع ہی اور یہہ سجدہ کچہہ اوس گہر کو نہین بلکہ سجدہ اللہ کو ہی اس گہر کیطرف موہنہ کرکی سجدہ کرنیکا
حکم ہی سو اللہ صاحب نی اوس گہر کو سب مسلمانون کی لئی قبلہ عبادت کا ٹہرادیا ہی بسبب شرف اور بزرگی اوس
گہر کی پہر ہم مسلمان لوگ وہان جاکر اللہ کی پاکی بیان کرتی ہین اور اپنی عاجزی اور اوس مبارک گہر کا طواف
کرتی ہین اور کعبہ شریفہ کی نزدیک ایک عرفات میدان ہی عرفہ کی دن وہان جاکر کہڑی ہوتی اور پہرتی
ہین اور جو کوئی حج کرتا ہی اس سی پہلی جو اس شخص نی اللہ کی تقصیرات اور گناہ کئی تہی سو اللہ معاف
کردیتا ہی اور سوای خانہ کعبہ کی کسی اور مکان کو حج کی نیت سی جانا درست نہین بلکہ شرک ہی اور ہندو لوگ
زیارتگاہ مختلف مین اپنی معبودون کی نام پر مقرر کرلئی ہین اونہین مکانون پر جاتی ہین اور وہان جاکر اپنی
معبودون کی عبادت کرتی ہین سو وی زیارتگاہ سیکڑون ہین جیسی گڑہ مکتیسر گنگا جمنا جوالا مکہی کا نگڑا

پرجنت

چنت پورنی منسا دیوی آسا دیوی بالا شسندری جنیتی بہدر کالی شنٹ بہوجی بندرابن متہرا دوارکا کاشی جگن ناتہ بدری کدار گیا پہکر ہماچل اور سوای انکی اور بہی ہین لیکن ان جگہون مین جانی سی اللہ کی عبادت کا پتا بہی نہین لگتا سچ فرمایا ہی حضرت شیخ مصلح الدین رحمہ اللہ نی ؎ ہر سود و آنکس ز درِ خویش براند * وان راکہ بخواند بدر کس ندواند * اور اگر اسمقام مین کوئی ہندو یہہ اعتراض کری کہ مسلمانون کی زیارتگاہ بہی مختلف ہین جن مکانون مین بزرگون کی قبور ہین جیسی اجمیر سرہند پاک پٹن سندہورہ مکن پور بہرایچ ٹہکہ کہرام پیران کلیر گنگوہ شیخو پورہ برناوہ سنام نکاہہ امروہہ وغیرہم اور دور دور سی مسلمان لوگ حاجتین مانگنی کو ان مکانون پر جاتی ہین بلکہ پاک پٹن سی تو یہہ اعتقاد رکہتی ہین کہ جو کوئی وہان جاکر ایکدفعہ جنتی دروازی مین کو نکلجاوے بہشتی ہوجاوی سو ایسی اعتراضونکا جواب ہم کئی دفعہ دی چکی ہین کہ جاہلون کی بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا سو اصل یہہ ہی کہ ہماری دین مین قبرونکی زیارتکا بہت فائدہ لکہا ہی اسطور پر کہ وہان جاکر اہل قبور سی بطور مسنون سلام کہی اور اپنی اور اونکی لئی اللہ سی بہتری کی دعا مانگی اور اپنی موت کو یاد کری تاکہ دنیا سی دل سرد ہو اور گناہ سی بچنی لگی اور اگر کسی بزرگ کی قبر کی زیارت کو دور سی قصد کر کی جاوی اس نیت سی کہ اونکی قبر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہوگی مجہی بہی اوس سی برکت حاصل ہو تو مضایقہ نہین اور حضرت خواجہ کائنات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کرنی ایسی ہی کہ اوسکا بہت ہی ثواب ہی لیکن بنیت حج اور پرستش اور طلب حاجات کی کسی قبر پر جانا درست نہین بلکہ یہان تلک اس بات کا بندوبست ہے کہ کسی قبر کو سجدہ اور طواف کرنا اور بوسہ دینا بہی درست نہین حتی کہ قبر پر چراغ جلانا بہی حرام ہی اور قبر کو چونہ گچ کرنا اور اوسپر عمارت بنانی بہی منع ہی اور پاک پٹن کا جنتی دروازہ جو مشہور ہی اوسکی کچہہ اصل نہین ہی بلکہ مجاوران طالب دنیانی یونہی مشہور کر رکہا ہی یہہ بات ہماری دین مین نہین کہ کسی دروازہ مین کو نکلکر بہشتی ہوجاوی بہشت مین داخل ہونیکا سبب اللہ کا فضل اور ایمان اور نیک اعمال ہین اور ہماری دین مین قطعی یعنی یقینی بہشتی کہنا کسیکو درست نہین مگر اون لوگون کو کہ جنکا بہشتی ہونا قران یا حدیث سی ثابت ہوگیا ہی جیسی انبیا علیہم السلام اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور ابو عبیدہ اور سعد اور سعید اور عبد الرحمن اور حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین اور سوای انکی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور اسیطرح قطعی دوزخی کہنا بہی کسیکو درست نہین مگر جنکا دوزخی ہونا قران یا حدیث سی ثابت ہوا ہی جیسی شیطان اور دجال اور فرعون اور ابولہب اور ابوجہل وغیرہ پہر جائیکہ حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کا قطعا و یقینا بہشتی ہونا معلوم نہین تو دروازہ مین کو نکلنی والا کہان سی یقینی بہشتی ہوا اور پاکپٹن کی دروازہ کی حقیقت یہہ ہے کہ ایکدر حضرت

نظام الدین اولیا کو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تہی اوس جگہہ پر جہان وہ دروازہ بنا ہوا
ہی سو حضرت نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بسبب غلبہ محبت اور افراط شوق حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
اوس جگہہ سی محبت رکہتی تہی مجاورون نی اپنی پیداواری کی لئی وہان دروازہ بنا کر اوس کا نام جنتی دروازہ
رکہدیا ہی **فصل جہتی مُردونکو ثواب پہنچانی مین** جاننا چاہی کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہی تو عمل کرنیسی
رہ جاتا ہی پہر جو کوئی زندہ اوس مُردہ کی لئی عمل نیک کری یعنی کسی مسکین کو کہانا کہلاکی یا کپڑا پہنا کی یا
نقد دیکی یا آپ نماز نفلی یا روزہ نفلی ادا کر کی یا قرآن شریف پڑہ کی یا کوئی اور نیک عمل کر کی اوسکا ثواب
مردیکو بخشدی یعنی جو اس عمل کا ثواب اللہ تعالی کی جناب سی اوسکو ملتا سو اوس مردیکو دلاوی تو انشاء اللہ تعالی
یہہ ثواب مردیکو پہنچ جاویگا بشرطیکہ یہہ عمل اللہ کی خوشنودی کی لئی کیا ہو اور جو دنیا کی نام اوری کو کیا ہی تو
کچہہ ثواب نہین ہوتا نہ پہنچانی والی کو نہ مردیکو اور یہہ ثواب پہنچانا دو طور پر ہی ایک یہہ کہ جب کوئی عمل نیک
کرنی لگی تو ابتدا مین یون نیت کری کہ مین فلانی شخص کیطرف سی نائب ہو کر یہہ عمل کرتا ہون اور یہہ صورت
خاص عبادت مالیہ مین ہی دوسرا یہہ کہ جب عبادت کر چکی اوسوقت اللہ تعالی کی جناب مین دعا کری کہ
ای پروردگار اس عمل کا ثواب تو اپنی فضل سی فلانی شخص کو بخشدی اور اس ثواب پہنچانی کیواسطی کوئی دن
مقرر نہین ہی جسدن چاہی پہنچاوی لیکن بعضی دن افضل ہین جنکی فضیلت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبان مبارک سی معلوم ہوئی چنانچہ رمضان شریف اور کسی قسم کا کہانا اور کوئی عمل کسی کی لئی خاص نہین
ہی بلکہ جو کچہہ بن آوی سو کردی لیکن مال حلال شرط ہی اور یہہ بہی مقرر نہین ہی کہ اس قسم کی کہانیکو فلانی لوگ
کہاوین اور فلانی نکہاوین بلکہ ہر کسیکو کہلا دینا اور دیدینا درست ہے لیکن فقیر اور مفلس اور ناتی دار اور یتیم اور مسافر اور
قیدی اور بیوا اور طالبعلم اور ایسونکو کہلانا اور دینا بہت ہی اچہا ہی اور یہہ ثواب پہنچانا حقیقت مین ایک مروت ہی کہ مُردونکو
ساتہہ کچہہ یہہ نہین کہ اونسی ڈر کر یا اونسی حاجت براریکی امید رکہکر اونکو ثواب پہنچاوین اور یہہ بہی نہین کہ وہ مُردی کچہہ غیب دان
ہین اور ثواب پہنچانی کی وقت ضرور اونکی روح حاضر ہو جاتی ہین بلکہ جہان اونکی روح ہوتی ہی اوسکا ثواب وہین اونکو
پہنچ جاتا ہی اور یہہ ثواب پہنچانا کچہہ فرض اور واجب نہین ہی کہ قرض لیکر بہی کسیکی روح کو ثواب پہنچاوین بلکہ قرض
چڑہا کر کسیکو ثواب پہنچانا اچہا نہین بہتر یہہ ہی کہ اپنی جورو بچون کی خرچ سی جو زاید ہو اوسمین سی خیرات کر کی اوسکا
ثواب پہنچاوی اور ثواب پہنچانی کی لئی جو کہانا طیار کیا جاوی تو اوسکی لئی نئی باسن لگانی کچہہ ضرور نہین بلکہ
جو برتن ہمیشہ برتنی مین آتی ہین وہی کافی ہین اور یہہ بہی ضرور نہین کہ اوس کہانی پر کچہہ پڑہا جاوی تب اوسکا ثواب
پہنچی بلکہ نیت ہی کافی ہی اور اوسکی ساتہہ پانی کا رکہنا بہی ضرور نہین اور ثواب پہنچانی سی پہلی اوس کہانی

نیت تھی جو کوئی کہانی تو درست ہی منع نہین اور ہندون کی دین مین ثواب پہنچانیکا یہہ طریق ہی کہ مثلاً کہانا
یا کپڑا وغیرہ جس چیز کا ثواب پہنچانا ہو تو اوسکا سنکلپ یعنے نیت یون کرتے کہ ثواب پہنچانی والا داہنی ہاتھہ مین پانی لیکر
شاستری زبان مین یہہ کہی کہ اب جو فلانا مہینا فلانی تاریخ فلانا دن ہی تو مین فلانا شخص فلانی میری قوم فلانے
فلانی چیز فلانی شخص کے لئی صدقہ کرتا ہون پہر اوس پانی کو زمین پر ڈال دی اور ثواب پہنچانا انکی نزدیک اگرچہ
ہر روز درست ہی پر بعضی دن بہی مقرر کرنی ضرور جانتی ہین چنانچہ ایکدن واسطی کریاکرم کی مقرر ہی کہتی ہین
کہ مردی کی مرنی سی اسدن تلک اوس مردہ کا ایک بدن عالم برزخ مین طیار ہوتا ہی اور قابل جزا اور سزا کے
ہوتا ہی اسواسطے اسدن کا نام کریاکرم رکہا ہے کیونکہ شاستری زبان مین کریا کہتی ہین بدن کو اور کرم کہتی ہین عمل کو یعنی
مرنی کی دن سی اسدن تلک کوئی شخص اوس مردی کا اقرب موافق شاستر کی ایسی عمل بجالاوی جنکی سبب سی
اوس مردی کا بدن طیار ہو پہر اسدن مین اوس مردی کی واسطی کچہہ عمل کیا جاوی اوس عمل کا نام کریاکرم
ہی یعنی بدن کا عمل سو اس دن مین اوسکی پاکی لئی یہہ کرم کرتی ہین کہ اوس مردی کی نام پر کہانا پوشاک پلنگ
توشک لحاف زیور باسن چہتری کہوڑا وغیرہ اسباب عمدہ بموجب اپنی مقدور کی مہابرہمن کو دیتی ہین اور اعتقاد
رکہتی ہین کہ سب کچہہ اوسکو پہنچتا ہی اور اسدن مین اور بہی بہت سا بکہیڑا کرتی ہین اور مہابرہمن وہ برہمن ہین
کہ مردون کی نام کا صدقہ اونکو دیتی ہین اور اوس کریاکرم کیواسطی برہمن کی مرنی کی بعد گیارہوان دن اور کہتری
کی مرنی کی بعد تیرہوان دن اور دیس یعنی بنیی وغیرہ کی مرنی کی بعد پندرہوان یا سولہوان دن اور شودر یعنی بادہی
وغیرہ کی مرنی کی بعد تیسوان یا اکتیسوان دن مقرر ہی ازانجملہ ایک چہماہی کا دن ہی یعنی مرنیکی بعد چہہ مہینی
ازانجملہ برسی کا دن ہی اور اس دن مین گائی کو بہی کہانا کہلاتی ہین ازانجملہ ایکدن شدہ کا ہی مردہ کے مرنی سی چار
برس پیچہی ازانجملہ اسوج کے مہینی کی نصف اول مین ہرسال اپنی بزرگون کو ثواب پہنچاتی ہین لیکن جس تاریخ کو کوئی
موا ہو اوسی تاریخ مین ثواب پہنچانا ضرور جانتی ہین اور کہانی کی ثواب پہنچانی کا نام سرادہ ہی اور جب سرادہ کا کہانا طیار
ہوجاوی تو اول اوپر پنڈت کو بلا کر کچہہ بید پڑہواتی ہین جو پنڈت اوس کہانی پر بید پڑہتا ہی وہ اونکی زبان مین
بہتر من کہلاتا ہی اور اسیطرح اور بہی دن مقرر ہین اور جب اپنی معبودون کی روح کی واسطی کچہہ کرتی ہین تو وہان
کچہہ ثواب پہنچانی کی نیت تو ہوتی نہین بلکہ اونسی ڈر کر یا کچہہ نفع کی امید رکہکر یا بطور نذر منت کی اونکی بہینٹ دیتی
ہین اور انکی واسطی بہی دن معین ہین اور انکی بعضی معبودونکی روح کی واسطی بعضی کہانی بہی مقرر ہین جیسی دیوی
کو شراب اور گوشت کا بہوگ لگانا بام مارگ مین بڑا ثواب جانتی ہین اور مہومان کو چوریا اور مہادیو کو دہتورہ کا پہول اور بیل کا
پتا وغیرہ اور اونکی معبودون کی نیاز اگرچہ سب ہندو اونکو کہانی درست جانتی ہین لیکن جو کسی مردہ یا معبود کی نام پر

سنکلپ کی دیا جاوی تو وہ سوای برہمن کو اور کو لینا اور کہانا درست نہین جانتی اگرچہ برہمن مالدار اور دوسری قوم کی محتاج ہون یہہ باہمنون کی بڑون نی اپنی اولاد کی گذران کی خوب تدبیر کری ہی کہ شاستر مین لکہا کہ سنکلپ کیا ہوا مال سوای باہمنون کی کوئی نہ لیوی اور اپنی معبودونکی نام پر میوجات اور جو اور تل اور گہی اور شہد آگ مین جلادیتی ہین اسکا نام ہوم ہی اور کئی معبودون اور مردونکی نام لی لی کر پانی گراتی جاتی ہین جب بشن برہما وغیرہ دیوتاونکو پانی دینی لگتی ہین تو زنار کو داہنی پسلی پر کر لیتی ہین اور اسیطرحکی زنار کہنی کو بشن سبت کہتی ہین اور جب بعضی اپنی پچہلی پنڈتون او رسہگنون کو پانی دیتی ہین جسکو رکہہ کہتی ہین تو زنار کو سینی پر لٹکا لیتی ہین اسکا نام کنہٹی اور جب اپنی بزرگونکو پانی دیتی ہین تو زنار کو بائین پسلی پر کر لیتی ہین اسکا نام ہی پتر سبت اور پتر انکی زبان مین مری ہوئی بزرگونکو کہتی ہین اور جانتی ہین کہ یہہ پانی بزرگون کو پہنچتا ہی اسکا نام ترپن ہی معاذ اللہ خدای تعالی کی نعمتون کو آگ مین جلا دینا اور زمین پر پہینک دینا کیسی بیوقوفی کی بات ہی بہلا ثواب تو اوس چیز کا پہنچی کہ کسی مسکین کے کام آوی اور آگ مین جلادینا اور زمین پر پہینک دینا تو ایک برا گناہ ہی اور یون ہی بیفایدہ مال ضائع ہوجاتا ہی پہر اس سی ثواب کی امید رکہنی محض نادانی ہی خدا کی پناہ شیطان کیسا شریر ہی کہ اسی بہانہ سی آدمیونکی مال ضائع کرواتا ہی اور عاقبت کے عذاب مین پہنساتا ہی اور جسدن انکی کسی مردی یا معبود کے نام پر کہانا تیار ہوتا ہی اوسدن مین جبتک برہمن نہ کہالیوین تب تلک وس کہانی مین سی اور کو کہلانا درست نہین جانتی اگرچہ لڑکی بالی بہوکہہ کی عذاب مین گرفتار رہین لیکن اوسمین سی اونکو نہین کہلاتی **ف** اسمقام مین شاید ہندو یہہ اعتراض کرین کہ مسلمانون کی بہی ثواب پہنچانی مین بہی ساری رسوم ہندونکی موجود ہین بعضی مسلمانون نی ثواب پہنچانی کی لئی دن مقرر کر لئی ہین جیسی مردہ کی سوم کو قل کرتی ہین اور چالیسوین کو پلنگ بچہا کر اور طرح طرح کی کہانی رکہہ کر اعتقاد رکہتی ہین کہ مردہ کی روح یہان آتی ہی اور بعضی کہتی ہین اسدن روح گہر سی نکلتی ہی اور چہہ ماہی اور سالیانہ کرتی ہین اور حضرت پیران پیر کا فاتحہ سوای گیارہوین اور ستر ہوین کی اور دن مین نہین کرتی اور حضرت امیر حمزہ کا ختم شبرات ہی کو کرتی ہین اور حضرت امام حسین کا محرم کی عشرہ مین علی ہذا القیاس اور بزرگونکا فاتحہ اونکی مرنی ہی کی دن کرتی ہین اور بعضونکی روح کی لئی بعض کہانی بہی مقرر کر رکہی ہین جیسی شاہ عبد الحق کا توشہ حلوہ کا اور حضرت بی بی کی صحنک دہی خشکہ کی اور حضرت ابو علی قلندر کا مالیدہ اور حضرت علی کا کونڈا میٹہی چانولونکا اور اسکا کہانا بہی گرما گرم ضرور جانتی ہین بلکہ اوسپر کیلی کا پتہ اور سرخ ڈوری بہی ضرور رکہتی ہین اور بعضی اوسدن روزہ رکہتی ہین اور حضرت امام حسین کی نیاز حلیم اور شربت اور سید سلطان کا روٹ یا ریوڑیان اور بابا فرید کی کہچڑی میٹہی اور پیر بنوی کا

سنکلپ آب و دولت گرفتن سنکرون ۱۲

حضرت حمزہ بہفتم شوال شہید شدہ اند و روز شب برات غلطاست ۱۲ منہ

بودن سید سلطان از بزرگان از کتابی معتبر معلوم نشدہ ۱۲ منہ

تک علی ہذا القیاس اور بزرگونکی نام پر مقرر کرلی ہین بلکہ بعضی شخصون نی یہہ بہی قید رکہی ہی کہ فلانی بزرگ کی
نیاز سوا روپیہ کی ہو فلان کی پانچ پیسی کی فلانی کا روٹ سوا من کا فلانی کا روٹ پانچ سیر کا فلانی کی تین
کوڑی کی اور مردہ کا اسقاط خاص قران مجید ہی کا ہو اور ضرور اوسکو سات ہی آدمیون کی ہاتہون میں
پہرایا جاوی اور بعضون نی ان نیازون کی کہلانی اور لینی والی بہی مقرر کر رکہی ہین جیسی کہتی ہین کہ شاہ عبد الحق
کا توشہ وہی شخص کہاوی جو حقانہ پیوی اور کہاوی تو وضو کر کی کہاوی اور حضرت فاطمہ کی صحنک صرف عورتین
ہی کہاوین اور عورت بہی وہ کہاوی جسنی دوسرا خاوند نکیا ہو اور حضرت عباس کے نیاز سید ہی کہاوین اور کندورے
کی نیاز کنواری لڑکیان کہاوین بلکہ بعضی دنون کی لئی بہی بعض کہانی مقرر کر رکہی ہین جیسی ہندوون کے رسم ہے
کہ دسہرہ کو دہی اور خشکہ اور دیوالی کو شیرنی اور منگل اور اتوار کی دن برت یعنی روزہ مین میٹہا اور گوگی پیر کی
نومی کو سویان اسیطرح مسلمانون نی بہی مقرر کرلی ہین کہ شبرات کو حلوا ہی ضرور ہو اور محرم کو حلیم اور شربت
اور عید کو سویان اور مخدوم جہانیان کی روزی مین میٹہیان روٹیان اور سوای انکی ایسی قیدین لگا رکہی ہین
اور بعضی مسلمان بزرگون کی نیاز اس امید پر دیتی ہین کہ وہ ہماری رزق یا اولاد مین ترقی کردین گی یا کوئی
اور مراد پوری کرین گی اور ڈرتی ہین کہ اگر ہم انکی نیاز ندینگی تو وہ ہمارا کچہہ نقصان کردینگی اور بعضی لوگ
ثواب پہنچانیکو فرض کیطرح ضرور جانتی ہین جو کوئی گیارہوین وغیرہ کا دن نکری اوسکو طعن دیتی ہین اور بعضی
نیاز وغیرہ کی دن نئی باسن بہی لگانی ضرور جانتی ہین اور جیسی ہندو سرادہ کی دن کہانی پر اہمنون سی منتر
پڑہواتی ہین اسیطرح مسلمان بہی ملان کو بلا کر ختم دلاتی ہین اور جب تلک ملان اوسپر ختم نہ پڑہ لی تب تلک اوسمین سے
کسیکو کہانی نہین دیتی اور ہندو سنکلپ کرنیکی وقت داہنی ہاتہہ مین پانی لی لیتی ہین مسلمان پانی کا پیالہ کہانی
کی ساتہہ ختم کیوقت رکہنا نہایت ضرور جانتی ہین اور ہندو اپنی بزرگونکو پانی دیتی ہین ویسی ہی مسلمان محرم
مین حضرت امام کی روح کی واسطی پانی کی مشکین زمین پر بہادیتی ہین اور جیسی ہندو دیوتاون کی نام پر گہی وغیرہ
آگ مین جلا کر اوسکا نام ہوم رکہتی ہین ایسی ہی مسلمان بزرگون کی واسطی ہزارہا چراغ روشن کر کر اور اوسمین
ڈہیرون اور منون تیل جلا کر اللہ کی نعمت کو ضائع کر کر اوسکا نام روشنی رکہتی ہین اور بعضی ختم کیوقت ہاتہہ
باندہ کر کہڑی ہوتی ہین اس اعتقاد سی کہ بزرگونکی ارواح یہان حاضر ناظر ہین اور بعضی ختم کیوقت چراغ بہی
کرتی ہین اور سوای اسکی اس قسم کی رسوم مسلمانون مین رواج پا رہی ہین جسکی تفصیل دراز ہی سو ان سبات کا
جواب یہہ ہی کہ یہہ کام ہماری دین کی کتابون سی ثابت نہین ہی سمجہہ لوگون نی شاید ہندوون کی لیس سی
یہہ باتین نکالی ہین اور ہماری دین مین دوسری دین والون کی ریس کرنی اونکی رسوم مخصوصہ مین منع ہے

منع ہی یہان تلک کہ ہولی اور دیوالی اور دسہرہ وغیرہ ہندون کی تہوارون مین سیر کیلئی شامل ہونا بہی حرام ہی
کیونکہ فرمایا ہی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَہُوَ مِنْہُمْ یعنی جسنی ریس کری کسی قوم کی
وہ اونہین مین سی ہی اور یہہ رسوم طلبہ جو اس فصل مین مذکور ہوئی ہین ہمارے دین مین اونکا کچہہ بہی اصل نہین اسواسطی
ہم لوگ ان رسمون کو بدعات اور مشابہت ہنود مین گنتی ہین اور بعضی ان مین سی مکروہ ہین بعضی حرام بعضی شرک یہ
جو بات ہماری دین مین نہو اسپر اعتراض کرنیسی ہماری دین پر اعتراض نہین آتا **سوال** ہندووان ہتی جو کہا
کہ ہماری دین مسلمانی مین اور دین والون کی ریس کرنی بہت بری ہی اور اون کی تہوارون مین بطور سیر کی
شامل ہونا منع ہی پہر اور دین والے کہانا کہاتی ہین پانی پیتی ہین سو لی مین بہوکون کو کہانا کہلاتی ہین سو تمکو
چاہئی کہ یہہ کام بہی چہوڑ دو اور ہندون کی تہوارون مین یون ہی بطور سیر شامل ہونا برکنار بلکہ بعضی ملان
شاگردون کو بعض اشعار لکہکر دیتی ہین جنمین ہندون کی تہوارون کی یعنی دیوالی وغیرہ کی تعریفین ہوتی ہین اور
ان اشعار کا نام رکہا ہی عیدی **سو اسکا جواب** یہہ کہ ہماری دین مین اور دین والون کی ریس اون باتون مین منع ہی
کہ جنکی اصل دین ہماری مین کچہہ نہو اور اونہین کے خصوصیات مین سی ہو اور جو کام ہماری اور دوسرے دین والون کی
مشترک ہین وہ کام ہم کیون نکری اور یہہ جو تمنی کہا کہ بعضی ملان ہندون کی تہوارون کی عیدی لکہکر دیتی ہین سو
ہماری دین مین یہہ بہی منع ہی ایسی عیدی وہی ملان لکہدیتی ہین کہ دو چار پیسی پر اپنی تقوی کو بیچ دیتی ہین
اور یہہ لوگ ہماری نزدیک فاسق ہین غرض یہہ ہی کہ ان باتون سی ہماری دین پر ہرگز اعتراض نہین آسکتا ؛؛

باب تیسرا بیچ معاملات کی اور اس باب مین چہہ فصلین ہین **فصل پہلی نکاح کی بیان مین** ہمارے
دین مین نکاح وہ چیز ہی کہ کوئی عورت اپنی آپ کو کسی مرد کی عقد مین دی اور مرد اوسکو قبول کری اگر وہ عورت
یا مرد نابالغ ہو تو کوئی عورت کی ولی جیسی باپ یا بہائی اسکا نکاح کردین پر اس اقرار کیواسطی دو شخص ایمان والونکا گواہ
ہونا ضروری ہی اور عورت کی نفس کا کچہہ عوض بہی مرد پر ٹہہر جاتا ہی اسکا نام مہر ہی اور وقت نکاح کی خطبہ پڑہنا
سنت ہی اور خطبہ مین اللہ کی توحید اور حضرت کی رسالت کا بیان اور کچہہ نصیحت کا مضمون ہوتا ہی اور دولہ دولہن
کی حق مین دعا کرنی بہی سنت ہی اور بعد نکاح کی مرد کو چاہئی کہ اس نعمت کی شکر مین درویشون اور دوستونکو ضیافت
کری اسکا نام ولیمہ ہی اور نکاح مین دولہا اور دولہن کو اچہی کپڑی پہرنی اور خوشبو لگانی واسطی ستہرائی کی نہ واسطی
نام آوری اور تکبر کی درست ہی اور دف کی آواز سی نکاح کی شہرت کردینی جایز بلکہ مستحب ہے اور اگر مرد اپنی عورت
کو طلاق دیدی یا کسی عورت کا خاوند مرجاوی تو اوس عورت کو کسی اور مرد سی نکاح کرلینا درست بلکہ بڑا ثواب
ہی اور ہندون کی نزدیک نکاح مشہور وہ چیز ہی کہ عورت کی والی جیسی باپ وغیرہ اوس عورت کو

سنکلپ کرکی کسی مرد کو دی دی اور سنکلپ کا بیان دوسری باب کی چھٹی فصل مین ہو لیا ہی اور مرد اس عورت
کو قبول کری اس لفظ سی سُوَسْتْ [illegible] پھر اس اقرار کیواسطی اگ کو گواہ پکڑتی ہین یعنی آگ جلا کر دولہ
دولہن کو آگ کی گرد پھیری دیتی ہین نہین معلوم کہ آگ کی گواہ کرنی مین کیا فائدہ ہی اگر کوی شعور والا
گواہ ہو تو اوسکی گواہی وقت حاجت کی کام بھی آوی اور آگ تو ایک چیز بیجان ہی اور جو ہندو یہہ کہین کہ
آگ کا موکل ہی بسنتر دیوتا وہ تو شعور والا ہی ہم اوسکو گواہ پکڑتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہے کہ آدمیونکی گواہ
کرنی سی تو یہہ بھی فائدہ ہی کہ بر تقدیر اگر حاکم کی سامنی جھگڑا جاوی تو اوسوقت گواہ کام آوی اور دیوتا
کی گواہی کہ امر موہوم ہی اور نظر سی غائب ہی کسکام آوی اور سوای اسکی جتنی رسوم کہ ہندو نکاح مین کرتی
ہین اوسنی عقل حیران ہی از انجملہ دولہ دولہن کی کنگنا اور سہرا باندھنا برادری کی عورتون کا جمع ہو کر سات
یا پانچ یا تین دن تک سات سوہاگنونکی ہاتھہ سی دولہ اور دولہن کی اُبٹنا لگانا تیل چڑہانا اور رتجگا کرنا ہی
اور سانپ کا کرنا اور چوک پورنا اور نام آوری کیواسطی ڈہکاو کرنا بار آدینا بضرورت ہاتھی گھوڑون پر سوار ہو کر
چلنا طوائف کا ناچ کروانا آتشبازی چھڑوانا ڈہول نفیری نقارہ طاشہ وغیرہ باجی بجوانا بند وقین سر کرنا اور
سمدھیون کا اپسمین ملکر ہنسی اور ٹھٹھا کرنا اور میٹھا اور کھٹا بہات مقرر کرنا بلکہ بعضی کھتریون مین رسم ہی کہ
جب برات کی ضیافت کرتی ہین تو شیرینی کی کھرلی بنا کر براتیون کو گرد اوسکی بٹھا کر کھلاتی ہین اور چھلنی مین
چراغ رکھکر دروازہ پر لٹکانا اور نوشہ کا اوسکو تلوار سی گرا دینا اور نوشہ سی عورتون کا چھند کہلانی اور لونگ
الایچی مانگنی اور نامحرم عورتون کا نوشہ کی گرد جمع ہو کر چہل اور مزاح کرنا اور طرح طرح کی پہیلیان اور پہیری مردون
اور عورتون کا کہنی اور عورتون کا مردونکو راگ مین گالیان فحش دینی جسکو سیٹھنا کہتی ہین اور دولہن سے
جوتی کو دولہ سی سجدہ کروانا اور نایَن کا دولہ کا بدن سرخ ڈوری سی ناپنا اور عورتونکی سر کے بال دولہ سی گندوانے
جسکا نام ڈہوریان ہی اور کنگنا کہیلنا اور گوت کنالا کرنا یعنی قوم کی مرد عورتون کا ایک باسن مین کہانا اور دودھ کے
ما کالسی مین پانو ڈالنا او ربراسوہی اور کہٹ نام آوری کی لئی کرنی اور نام اور فخر کی لئی طرح طرح کی باجی اور
برادری کی روٹی کرنی اور سوای اسکی اور بہت سی رسوم باطلہ مین کہ اون سبکا بیان کرنا سبب طوالت کا ہی اب
نہین معلوم کہ ان رسومون مین کیا فائدہ ہی بلکہ ظاہر مال کا ضائع کرنا ہی اور اکثر بیحیائی کی کام ہین اور
* اگر ہندو کہین کہ ان رسمون سی بعضی رسمین بعضی مسلمانون مین بھی جاری ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری دین
مین یہہ کام سب باطل اور مردود اور حرام ہین جاہل لوگ ہندوون کی ریس کرتی ہین سو برا کرتی ہین اور انکا کچھہ اعتبار
نہین اور جو ہندو یہہ کہین کہ بعضی ان رسمون مین سی ہندوونکی شاستر مین بھی بیان نہین ہوئی بلکہ عوام لوگ

از خود کرتی ہین تو اسکا جواب یہہ ہی کہ تمہاری جتنی پنڈت ہین ان رسمونکی پابند ہو نیکو برا نہین جانتی اور ہماری
دین کی علما رباعمل رسوم کی پابندی پر سخت انکار کرتی ہین اور برا جانتی ہین کیونکہ ہماری دین مین سوای شرع شریف
کی اور کسی چیز کا پابند ہونا درست نہین اور بعضی رسمین انہین سی خود تمہاری شاستر ونکی موافق بہی مین چنانچہ
مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہی کہ پانچ مقام مین جہوٹ بولنا گناہ نہین ایک جہان یار و آشنا ہنسی ہوی جہوٹ
بولین دوسرے خاوند عورت کی دل خوش کرنیکو جہوٹ بولی تیسری بیاہ مین جہوٹی گالیان دی جاوین چوتہی کسیکو
ظالم کی قتل کرنی سی بچانی کی لئی جہوٹ بولا جاوی پانچوین مال کی حفاظت کے لئی جہوٹ بولا جاوی غرض یہ دین
گالیان دینی شاستر سی ثابت ہین اور جب کسی عورت کا خاوند مرجاوی تو اوسکی لئی پہر دوسرا نکاح کرنا ہندوونکی
دین مین مذہب مشہور روا نہین مگر ان مین جو لوگ رذایل ہین وہ لوگ رانڈ عورت کو البتہ کسیکی گہر مین جورو بنا کی
بٹہا دیتی ہین اور انہین جو اشراف کہلاتی ہین ہرگز یہہ بات روا نہین رکہتی اگرچہ وہ عورت عمر طفولیت مین
بیوہ ہو جاوی پر تمام عمر اپنی اوسی حالت مین کاٹی بیوہ ہی رہی دیکہو یہہ کتنی ظلم کی بات ہی اور جو کسی مرد کی
عورت مرجاوی تو پہر اوس مرد کی نکاح مین بڑا اہتمام کرتی ہین اور عورت بیچاری پر اتنا ظلم کرتی ہین کہ اوسکو
دوسری دفعہ خاوند کرنی نہین دیتی وہ بیچاری ساری عمر ترس ترس کی ٹہنڈی سانس بہری اور اپنی ظالمون
کی جان پر صبر کری اور سوای اسکی عورت کی بی شوہر رہنی مین یہہ قباحت کتنی بڑی ہی کہ بہت سی عورتین سو
زنا مین پڑجاتی ہین اور اگر کوئی زنا سی بچی بہی تو خیالات فاسدہ سی بچنا تو نہایت ہی مشکل ہی اور حکمت الہی کو
سمجہنا چاہیی کہ مرد اور عورت کی نکاح ہونی مین کتنا بڑا فائدہ ہی کہ بنی آدم دنیا مین زیادہ پہیلی پہریں اور اللہ
کی عبادت کرین اور مرد یا عورت کو عبث بی نکاح چہوڑ دینا سراسر مخالف مرضی حقتعالی کی ہی مثلاً ایک سردار
اپنی غلامونکو کچہہ ایک زمین واسطی کہیتی کرنی کی سپرد کری اگر وہ غلام اوس مین کو بی تردد چہوڑ دین اور زمین
کہیتی کرنیکو اچہا نجانین تو بلاشبہ اون غلامون پر مولا کا غصہ ہوگا سو اسیطرح اللہ صاحب نی عورتون کو اسلئی پیدا
کیا ہی کہ مردان سی نکاح کرین تاکہ اولاد حاصل ہو پہر جو کوئی عورتون کو بی نکاح چہوڑیگا وہ بہی اللہ کے
قہر مین مبتلا ہوگا اسمقام پر شاید ہندوونکی یہہ اعتراض خیال مین گذریگا کہ اکثر اشراف مسلمان بہی بیوہ عورت کو
دوسرا نکاح نہین کرنی دیتی سو اسکا جواب ہی کہ نکاح دوسرا ہماری دین مین منع نہین ہی بلکہ سنت ہی اور
بعضی وقت واجب بہی ہو جاتا ہی ہندوونکی صحبت کی تاثیر سی بعضی مسلمان اہل ہند از راہ حماقت کی رانڈ عورتون
کا نکاح نہین کرتی سو ان لوگون مین جو کوئی تہوڑی سی بہی سمجہہ رکہتی ہین اس رسم کو یعنی رانڈ کے نکاح
نکرنیکو بہت ہی برا جانتی ہین اور اکثر اہل ہمت تو اپنی بہنون اور بیٹیون رانڈون کا نکاح کروا بہی دیتی ہین

اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور ساری عرب اور روم اور فارس اور ترکستان وغیرہ ولایتون مین سب اشراف
مسلمانون مین بیوون کی نکاح کی رسم جاری ہی اگر ایک خاوند فوت ہو جاوی یا طلاق دیدی دوسرا نکاح
کر دین اگر دوسرا فوت ہو جاوی تیسرا اسیطرح اگر ایک عورت کی کتنی ہی نکاح ہوتی رہین تو عیب نہین جانتی
یہہ آفت صرف ہند کی ولایت مین ہی کہ بعضی جاہل بسبب صحبت ہندون کی دوسرے نکاح کو نہین ہونی دیتی اور
جو لوگ بیوہ کی نکاح ہونیکو عیب سمجہین اور برا جانین وہ لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ ہندونکی بہای ہین اونکو
اشراف کہنا چاہیی بلکہ اجلاف ہین اور ان لوگون کی حق مین مولانا شاہ عبد العزیز رہ رسالہ نکاح ثانی مین لکھتی
ہین پس الیق بحال ایشان انست کہ خود را از زمرہ سادات و شیوخ نشمارند بلکہ در زمرہ راجپوتان و رانگہران و دیگر
کفرہ فجرہ ہندوستان داخل نمایند یعنی ان لوگون کو چاہیی کہ اپنی اپکو سید اور شیخ نجانین بلکہ اپنی آپکو رانگہرون
اور راجپوتون اور دوسری کافران ہند سی سمجہین اور اس زمانہ مین مولانا حافظ احمد علی سلمہ اللہ سہارنپوری نی
ایک فتوی نکاح ثانی مین لکہا ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ عورت کی نکاح ثانی کو جو عیب سمجہی وہ کافر ہی اور
اس فتوی پر چالیس سی زیادہ عالمون کی مہر اور دستخط ہین **حکایت** ایک روز ایک ہندو نی کہا کہ عورت کو
خاوند بمنزلہ پرمیسر یعنی خدا کی ہی اور پرمیسر ایک ہی ہی سو عورت کا خاوند بہی ایک ہی چاہیی سو اوسکا جواب یہہ
ہی کہ یہہ قول تمہارا سراسر پوچ ہی اور قابل التفات کی نہین آدمی کبہی خدائی کی مرتبہ کو نہین پہنچتا ہی اور اگر
بفرض محال خاوند کو عورت کا پرمیسر سمجہتی ہو تو ایسا پرمیسر کیا جب موت کی ہاتہہ مین گرفتار ہو کر اپنی پرمیسر
ہونی سی معزول ہوا اور دوسرا شخص اوسکی قائم مقام ہو تو کیا عجب ہی بلکہ بقول تمہاری بعد مر جانی پہلی پرمیسر
کی ہونا اوسکی قایم مقام کا ضرور ہی اور نہین تو اوس عورت کو درصورت رہنی بدون پرمیسر کی خدا جانی کیا کیا
قباحت درپیش آوی گی نعوذ باللہ منہا اور انکی دین کا ایک اور عجیب مسلہ ہی کہ بڑی بہای سی پہلی چہوٹی بہائی کا
بیاہ کر دینا ایسا گناہ ہی جیسی گئو ہتیا یعنی گای کا قتل کرنا اور سوای براہمن کی اور کو دو عورتین اپنی نکاح
مین لینا درست نہین جانتی اور مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہی کہ جو کوی عورت حیض سی پاک ہو اور کسی
آدمی کو اپنی طرف طلب کری اور وہ شخص اوس کی پاس نہ جاوی تو ایسا ہی جیسا ناحق خون کیا اور ہندونکی
مذہب مین آتہہ طرح کا نکاح لکہا ہی از انجملہ ایک قسم یہہ بہی ہی کہ جتہری کسی کی لڑکی زبردستی سی پکڑ لی
جیسی بہیکہم نی اپنی بہائی کی لیی بنارس کی راجہ کی بیٹیان زبردستی سی پکڑ لین اور یہہ قصہ اور اسطور
کی نکاح کا بیان مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہی اور کچہہ تفصیل اس قصے کی پہلے باب کی
دوسرے فصل مین ہو چکی ہی

فصل دوسری نسخ بیان بعضی

چیزون حلال اور حرام کی ہماری دین مین جو چیز زمین سی اوگی مثل ترکاریون اور ساگ اور ہر طرحکا اناج وغیرہ سب حلال ہین بشرطیکہ وہ چیز آدمی کی بدن کو مُضر اور مہلک اور نشی والی نہو یعنی زہریات اور افیون اور بہنگ وغیرہ زہریات اور مُسکرات اور مٹی یہہ سب حرام ہین اور جو چیز بدبودار ہو جیسی کچا لہسن اور پیاز وغیرہ سو مکروہ ہی اور ہندؤن کی دین مین اناج اور ترکاریون مین سی مسور اور شلجم اور گاجر کا کہانا بہی مثل لہسن اور پیاز کی منع ہی حالانکہ یہہ چیزین نہ آدمی کو مُضر اور مہلک ہین نہ ان مین نشہ ہی نہ بدبو ہی اور ہماری نزدیک ہر طرحکی شراب ہر کسیپر حرام ہی اور ہندؤن کی نزدیک شراب تین قسم کی ہی ایک وہ کہ چانول وغیرہ آناج سی بنائی جاوی دوسری وہ کہ میوہ جات سی طیار کی جاوی تیسری وہ کہ گوڑ سی بنالیوین سو انکی دین مین برہمن کو ہر طرحکی شراب حرام ہی اور کہتری اور بیس کو پہلی اور دوسری حرام ہی تیسری جائز ہی اور سودر کو ہر طرحکی حلال ہی اور بام مارگی لوگ تو پینا شراب کا ہر کسیکو جائز بلکہ بڑا ثواب جانتی ہین اور انکی مذہب مین قسم کہانی کی وقت زہر کا کہانا بہی حلال ہی چنانچہ آگی بیان ہوگا یہان ذرا انصاف کرنا چاہی کہ شراب جو حرام ہی تو نشہ کی سبب سی حرام ہی کیونکہ نشی کی سبب سی آدمی کی عقل ماری جاتی ہی اور عقل پر مدار سب امور دین و دنیا کا ہی سو کسیی چیز کہ جس سی عقل متغیر ہو جاوی حرام ہی چاہی کیونکہ اکثر لوگونکا یہہ حال ہوتا ہی کہ شراب پیکر جورو اور بہن مین تمیز نہین کرتی اور کچہہ انکو گوڑ اور چانول اور میوہ جات وغیرہ کی سبب سے شراب حرام نہین ہوئی کیونکہ یہہ چیزین سب کہانی مین آتی ہین اور انکو کوئی حرام نہین سمجہتا اور اس سبب سی بہی حرام نہین ہوئی کہ پتلی ہی کیونکہ اگر یہہ ہوتا تو پانی بہی حرام ہوتا کہ وہ بہی اسیطرح پتلا ہی سو وہ بہی بالاتفاق حلال ہی جب یہہ ثابت ہوئی کہ شراب نشہ کی سبب سی حرام ہی تو چاہی کہ ہر قسم کی شراب ہر آدمی کو حرام ہو کیونکہ ہر قسمکی شراب مین نشا ہی اور نشا عقل کا دشمن ہوا اور عقل ہر آدمی رکہتا ہی پہر اس تخصیص کی کیا وجہ کہ فلانی قسم کی شراب فلانی شخصونکو حرام ہی اور فلانونکو حلال اور آدمی کو زہر کا کہلا دینا کیسی بُری بات ہی اور ہماری دین مین تمام پیشہ ورون کی گہر کا کہانا حلال ہی بشرطیکہ انکا مال حرام کی پیشہ سی پیدا نہوا ہو یعنی کنچنی اور ڈوم اور سود خوار اور رہزن اور چور اور رشوت خوار اور شراب فروش وغیرہ جنکی گہر صرف حرام کی وجہ سی مال آتا ہی سو انکی گہر کا کہانا حرام ہی اور ہندؤن کی دین مین لوہار صیقل گر سُنار جولاہہ دہوبی دبّاغ سلاح فروش سرّاج شکاری طبیب ان لوگون کی گہر کا بہی کہانا منع ہی حالانکہ ان لوگون کی کسب عقلاً بری نہین اور ہماری دین مین حلال جانورون کا دودہ پینا حلال ہی اور ہندؤنکی نزدیک جس گائی کا بچہ مر جاوی اوسکا دودہ پینا درست نہین اسمین بہی حق اللہ کی

مہابھارت کی آدیپرب
مین لکہا ہی کہ دیوتون
کی برہسپت کی بیتی
کو کہ شکر کا شاگرد ہت
قتل کری اور جلا کی
شراب مین ملا کر شکر
کو پلا دیا شکر نی اوسکو
پیت سی نکالا اور
زندہ کیا اور اوس روز
سی برہمنون پر شراب حرام
کردیا ۱۲ منہ عفی عنہ

نعمت کا ضایع کرنا ہی **فصل تیسری بیچ بیان تحیت ملاقات کی** ہماری دین مین بڑا ثواب
ہی اسکا کہ جب دو مسلمان آپسمین ملین گہلی ماہتی ملین اور آپسمین سلام کرین ایک کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ اور دوسرا کہی وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
وَمَغْفِرَتُہٗ اور حدیث شریف سی معلوم ہوتا ہی کہ جو پہلی سلام کری اوسکو بڑا ثواب ہی اور جو پہلی سلام کرنی
سی عار کری وہ بڑا بخیل ہے اور یہہ سلام سب مسلمانون کا سا جہا ہی خواہ بوڈہا ہو خواہ جوان خواہ لڑکا امیر ہو یا فقیر استاد
ہو یا شاگرد پیر ہو یا مرید میان ہو یا خادم آزاد ہو یا غلام واقف ہو یا ناواقف یعنی ان سبکو آپسمین سلام کرنا درست ہے
پر جوان عورتون نامحرم سی سلام کرنا مردون کو منع ہی اور جوان مردون نامحرمون سی سلام کرنا عورتونکو منع ہی اور
جو عورتین محرم ہین جیسی بہن اور مان اور خالہ اور پہوپہی وغیرہ جنسی نکاح کرنا کبہی درست نہین ہوتا اور اپنی
بیوی ان سب سی بہی السلام علیکم کرنا سنت ہے اور اول سلام کرنا سنت علی الکفایہ ہی یعنی ساری جماعت مین
سی ایک بہی کردیوی تو سبکی ذمہ سی سنت ادا ہو جاوی اور جواب دینا سلام کا فرض علی الکفایہ ہی یعنی ساری
جماعت مین ایک بہی جواب دیوی تو سبکی ذمہ سی فرض اوتر جاوی اور نہین تو سب گنہگار ہون اور سلام کی ساتھ
پشت خم کرنا منع ہی اور ہاتہہ اوٹہانا بہی اچہا نہین اور مصافحہ یعنی ایک دوسری کی ہاتہہ پکڑنی پیار سی بہت
اچہی ہین اور ہندوون کی تحیۃ وقت ملاقات بہت مختلف ہین اور انکی نزدیک جو چہوٹا ہی وہ پہلی بڑی کو ماتہا ٹیکے
یعنی تسلیمات کری اور خادم مخدوم کو اور چیلا گورو کو اور شاگرد اوستاد کو اور بیٹا باپ کو اور بڑا اوسکی جواب مین
دعا دیوی اور برہمن اشیرباد او چیرنجیو کی لفظ سی دعا دیتی ہین اور دوسری قوم براہمن کو ماتہا ٹیک کہین
اور سنیاسی فقیرونکو نمونارائن کہتی ہین اور بیراگی فقیرون کو جی مہاراج کہتی ہین اور سکہہ لوگ جب آپسمین
ملتی ہین تو واہ گوروجی کی فتح کہتی ہین اور براہمن اور فقیر اور بڑی انکی ماری تکبر کی اورونکو اور چہوٹون کو
سلام مین ابتدا نہین کرتی اگر اسمقام مین ہندو یہہ اعتراض کرین کہ مسلمانون سی بہی بعضی اس زمانہ کے
پیرزادی اور مشائخ پہلی آپ سلام کرنا گوارا نہین رکہتی اور السلام علیکم کی جگہہ اپنی مریدون سی حضرت سلامت
کہلاتی ہین اور مصافحہ کی جگہہ گہٹنونکو ہاتہہ لگواتی ہین بلکہ قدمبوسی کرواتی ہین اور چہوٹی لڑکون سی
السلام علیکم کرنا درست نہین جانتی اور بعضی لوگ صاحب سلامت کہتی ہین اور بعضی میاجی سلام کہتی ہین
اور بعضی اپنی اوستادون کی آگی پشت خم ہو کر اول زمین پر پہر چہاتی پر ہاتہہ رکہکر سلام کرتی ہین اور
اونکی اوستاد اس بات سی خوش ہوتی ہین اور بعضی فقیر السلام علیکم کی جگہہ یا داللہ کہتی ہین اور بعضی یا علی مدد
اور بعضی کرم مرتضی اور فضل حق اور بعضی عشق اللہ کہتی ہین اور بعضی شخص بندگی آداب مجرا کہتی ہین اور بعضی

شخص بندگی آداب مجرا کہتی ہین اور بعضی اتنا ہی کہدیتی ہین آئی حضرت جناب اور بعضی فقط ہاتھہ ہی کا اشارہ
کردیتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ باتین ہماری دین مین سب نا درست ہین اور یہہ لوگ برا کرتی ہین کیونکہ
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب بزرگونسی بڑی ہین ہر کسیکو پہلی آپ سلام کرتی تھی بلکہ حضرت نی چھوٹی
لڑکونکو بھی السلام علیکم کیا ہی اور جو شخص السلام علیکم سی برا مانی یا کسی اور سنت نبوی کو برا جانی وہ شخص گمراہ
اور برا خبیث ہی سو جاہلونکے بات کا اعتبار نہین ہوتا اور تمہاری دین مین قدیم سی ایسا ہی حال معلوم ہوتا
ہی کہ چھوٹی بڑونکو سجدہ کرتی رہی ہین کیونکہ تمہاری نزدیک سوائی خدا کی اورون کی تعظیم بطور عبادت
کی کرنی درست ہی چنانچہ پہلی باب کی چھٹی فصل مین معلوم ہوچکا ہی **فصل چوتھی بیچ بیان**
شروع کرنی کامون کی ہر کام کی پہلی اللہ کا نام لینا اور اوسکی تعریف کرنی موجب ثواب اور برکت کا
ہی سو ہم لوگ ہر کام کی پہلی کہتی ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی یہہ کام مین شروع کرتا ہون ساتھہ نام اللہ کے
کہ بہت مہربان ہی نہایت رحم والا اور بعضی کامون کی ابتدا مین اتنا بھی کہنا آیا ہی بسم اللہ اور بعضی کامونکے
ابتدا مین بعضی اور دعا مین بھی حدیث سی منقول ہین جنسی صرف اللہ کے خداوندی اور بندون کی عاجزی
اور بیچارگی معلوم ہوتی ہی اور ہندونکی دین مین ہر کام کی پہلی گنیش کا نام لینا ضرور ہی سو ہندو ہر کام
کی پہلی کہتی ہین سری گنیشای نمہ یعنی گنیش جی کو نمسکار یعنی تسلیمات ہی اور گنیش وہی ہی جہادیو کا
بیٹا جسکا سر ہاتی کا ہی چنانچہ اسکا بیان پہلی باب کے پہلی فصل مین ہوچکا ہی سبحان اللہ سب نعمتون اور
سب کامون کی قوت تو بخشی اللہ نی اور یہہ لوگ ہر کام کی ابتدا مین گنیش کا نام لیتی ہین بلکہ سچ تو یون
ہی کہ جسکا کہا ہی اوسیکا گاتی ہی شاید اسبات پر بھی ہندو یہہ شبہہ لاوین کہ بعضی مسلمان بھی اکثر کامونکے
کی ابتدا مین اوراپنی اوٹھنی اور بیٹھنی مین بعضی اولیا کا نام لیتی ہین جیسی کہتی ہین یا علی یا حسین یا محبوب
اور بعضی اہل حرفت اپنی کام کی شروع مین استاد پیر لقمان حکیم کہتی ہین اور بعضی لوگ پنجابی شہر کی
دروازہ مین داخل ہوتی کہیر اباد شاہ کہتی ہین اور ملاح کشتی چلاتی وقت حضرت خواجہ خضر کا نام
لیتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اسطرح کی باتین ہماری دین مین درست نہین ہین بلکہ بہت بری ہین
یہہ صرف ان لوگونکی بیوقوفی ہی **فصل پانچوین بیچ بیان شرافت اور رزالت قومون کی**
اور اختیار معاش ہر ایک کے ہماری مسلمانونکی دین سی ثابت ہی کہ شرافت اور رزالت ہر کسیکی دو جہت سی
ہی ایک اعمال کی جہت سی یعنی جو شخص خوش اعتقاد اور نیک اخلاق اور گناہون سی بچنی والا اور اللہ اور
رسول کی طاعت مین سرگرم ہو وہ شخص اللہ کی نزدیک اشرف ہی اور اوسکا مرتبہ عاقبت مین بلند ہوگا اور جو شخص

بداعتقاد اور بدعتی اور بداخلاق اور فاسق سو وہ اللہ کی نزدیک ارزل ہی اور اللہ کی بخشش اور مغفرت جدی
چیز ہی چاہی بری کو اچھا کردی غرض کہ اللہ کی نزدیک شرافت اور رزالت بسبب اعمال کی ہی چنانچہ حقتعالی
نی فرمایا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی تم مین گرامی تر اللہ کی نزدیک وہ ہی جو پرہیزگار تر ہی اور دوسرے
بسبب قرابت انبیا اور اولیا کی یعنی جو قوم کسی نبی یا ولی سی قرابت رکہتی ہون اونکو شرف ہی دوسرے قومون سے
جیسی سید اور بنی ہاشم اور قریش اور بنی اسمٰعیل اور قومون سی افضل ہین لیکن یہہ شرف قوم کا بہی موقوف
ہی ایمان اور اعمال صالحہ پر اور جو ایمان اور اعمال نیک نہون تو قوم کی شرافت کسی کام نہین آتی اور ہماری
دین مین جو کسب حلال ہی سو سب قومون کو کرنا درست ہی جیسی کہیتی اور ہر چیز حلال اور پاک کی سوداگری اور
جولاہگی اور درزی گری اور معماری اور سوای انکی اور کسی پوری مسلمان کو کسی کسب حلال سی عار نہین ہی
اور جو کسب حرام ہین سو سب قومونکو حرام ہین جیسی شراب کشی اور خنیاگری اور قلتبانی اور مزامیر و معازف
نوازی اور سوای انکی اور ہر مسلمان سمجہہ لے ایسی کامو سی عار ہی اور یہہ نہین کہ فلانا پیشہ فلانی قوم کو تو درست
ہی اور فلانی کو منع ہی چنانچہ روایت صحیح مین آیا ہی کہ سرور کونین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنا موزہ آپ گانٹہ
لیتی تہی اور ہندونکی دین مین اگرچہ شرافت بسبب اعمال کی بہی ہی لیکن انکی نزدیک قومیت کی شرافت کو غلبہ اور
زیادہ اعتبار ہی سارے ہندو چار برن یعنی چار قوم مین ایک برہمن دوسرے کہشتری کہ اب کہتری مشہور ہین تیسرے ویش
یعنی بنیی وغیرہ چوتہی شودر یعنی جاٹ وغیرہ سو ان چارون مین برہمن کو سب سے اور کہتری کو ویش اور سودر سی
اور ویش کو سودر سی اشرف جانتی ہین اور انکی کرم بپاک مین لکہا ہی کہ موکہش یعنی نجات اخروی سوای برہمن
کی اور کسیکو حاصل نہین ہوتی یعنی اور قوم جتنی ہین خواہ کیسی ہی عمل نیک کرین لیکن جبتک برہمن کا جنم نپاوین
اونکی موکہش یعنی نجات نہین ہوتی اور لکہا ہی کہ اگر شودر اپنی عمر مین عمل نیک کرتا رہی تو بعد مرنی کی ویش کا جنم
لیتا ہی اور اسیطرح ویش کہتری کا اور کہتری برہمن کا اور برہمن عمل کرتا رہی جب موکہش حاصل کری اور برہمن کے
تعریف مین اور شودر کی حقارت مین عجب طرح کا مبالغہ کرتی ہین کہ عقل حیران ہی چنانچہ منوشاستر مین لکہا ہی کہ
برہمن کے نام مین دو لفظ چاہئین پہلی کی معنی پاکیزگی اور دوسری کی معنی اقبالمندی ہون اور چہتری کی نام مین
بہی دو لفظ چاہئین پہلی کی معنی قدرت اور دوسرے کی معنی حفاظت اور ویش کی نام مین دو لفظ چاہئین پہلی کے
معنی مال اور دوسری کی معنی پرورش کرنا اور شودر کی نام مین بہی دو لفظ چاہین پہلی کی معنی حقارت دوسرے
کی معنی عاجزی سی خدمت کرنا اور اسیواسطی ہی کہ ہندوون کی نزدیک ہر قوم کی لئی جدی جدی پیشی مقرر ہین
اور ایک قوم کو دوسری کا پیشہ کرنا درست نہین جانتی چنانچہ برہمن کی لئی یہہ کام مقرر ہین بدیا یعنی علم پڑہنا

علم پڑہانا جاک کرنا جگ کروانا صدقہ دینا صدقہ لینا اور کہتری کی لئی یہہ کام مقرر ہین بدیا یعنی علم پڑہنا نہ پڑہانا جگ کرنا صدقہ دینا نہ لینا برہمن کیے خدمت ملک کی حفاظت حفاظت کی مزدوری لوگوسنی وصول کرنی دین کی حفاظت بدکاروں سی جرمانہ لینا اور اونکو سزا دینی مال جمع کرنا موقع پر خرچ کرنا ہاتہی گہوڑا بیل خادمونکی خبر رکہنی سوال نکرنا نیکونکا اعتبار زیادہ کرنا اور ویش کی لئی یہہ کام مقرر ہین علم پڑہنا جگ کرنا صدقہ دینا خدمت کرنی کہیتی کرنی سوداگری کرنی بیل چرانا اور شودر کی لئی یہہ کام مقرر ہین برہمن چہتری اور ویش کی نوکری کرنی اور اونکی اوتری ہوی کپڑی پہنی اور اونکا جہوٹا کہانا اور مصوری اور زرگری اور درودگری اور نمک اور شہد اور دودہ اور دہی اور گہی اور اناج کی سوداگری کرنی اور منوشاستر مین لکہا ہی کہ اگر کوی شودر برہمن کو سخت بات کہی تو اوسکی زبان کاٹی جاوی کیونکہ شودر برہما کی پانوسی پیدا ہوا ہی اور پانو ساری اعضاسی ادنی ہی اور جو کوئی کم ذات اشرف ذات کی آسن پر بیٹہہ جاوی تو را جا اوسکی کمر پر داغ دلواکر اوسکو ملک سے نکال دی یا اوسکی چوتڑ مین زخم کر دی اور لکہا ہی کہ برہمن کو قتل کیے سزا دینی نہایت بیوقوفی ہی پر اور ذات کو جان کی سزا دینی جائز ہی برہمن نی اگرچہ سب سی زیادہ گناہ کیا ہو تو بہی اوسکو قتل کرنا نچاہیئی بلکہ اوسکو معہ مال اور اسباب کی اپنی ملک سی نکالدیجیئی اور لکہا ہی کہ برہمن کا بدن تمام دیوتاؤن کی رہنی کی جگہہ ہی اگر وہ مارا جاوی تو اونکا کہان ٹہکانا اور لکہا ہی کہ برہمن شودر کا مال بیدہڑک لی لی کیونکہ شودر کا کچہہ بہی نہین اوسکا مال اسباب اوسکی آقا کا ہی یعنی برہمن کا اور سوای اسکی اور بہت بیان اسطرحکا ہی کہانتک لکہا جاوی غرض برہمن انکے نزدیک سبکا آقا اور کہتری اوسکا سپاہی اور ویس اوسکا سوداگر اور شودر اوسکا غلام ہی اور ان چاروں قومونکی سوا اور سب خلقت کو ملیچہ جانتی ہین اور ان چاروں قومون کی مقرر ہونی مین انکی روایات مختلفہ ہین پر سام بید اور اکثر پوتہیونسی معلوم ہوتا ہی کہ برہمن برہما کی موہنہ سی اور کہتری برہما کی باہنون سی اور ویش اوسکی رانونسی اور شودر اوسکی پانوسی پیدا ہوی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ چارون قوم راجا شونگ کے وقت سی مقرر ہوئی ہین اور بہاگوت مین یون لکہا ہی کہ برہما نی اپنی آپ کو دو حصہ کر ڈالا داہنا حصہ مرد بن گیا جس کا نام سویم بہومہ ہی اور بایان حصہ ست روپا عورت اور اونہون نی اپنی اولاد کو چار قسم پر کر دیا تہی اور انکی یہان ایک اشلوک برہمن کی تعریف مین واسطی سند کی لکہا جاتا ہی ❊ ❊ دیوادہینان جگت سروم منتر ادہینت دیوتا ❊ تن منترم برہمنا دہینا برہمن تسمات دیوتا ❊ یعنی تمام جہان دیوتاؤن کا تابع ہی اور دیوتی منتر کی تابع ہین اور منتر برہمن کا تابع ہی سو برہمن میرا دیوتا ہی ❊

देवाधीनां अतसर्वंमं त्राधीने तदेवता ।।८
तेमंत्रा ब्राह्मणाधीनाब्राह्मणा तस्मा तदेवता

اور منو شاستر مین لکہا ہی کہ اگر برہمن کی ہاتہہ سی بلی یا مینڈک یا چہپکلی یا کوا یا الو مارا جاوی تو اوسکا کفارہ ایسا ہی جیسا شودر کی ماری جانی کا اس سی معلوم ہوا کہ ان کی نزدیک شودر ان جانورون کی مانند ہے

فصل چہٹی بیچ بیان بعضی مسائل عدالت اور انصاف کے

جانا چاہی کہ جو شخص عدالت مین جا کر کسی شخص پر کسیطرح کی نالش اور دعوی کرتا ہی اوسکو مدعی کہتی مین اور جس شخص پر اوسکا دعوی ہوتا ہی اوسکو مدعا علیہ کہتی ہین سو ہماری دین مین انصاف کا طریق یہہ ہی کہ مدعی سی دو گواہ عدل طلب کئی جاوین اگر ایسی دو گواہ اوسکی دعوی پر گواہی دین تو وہ شخص قاضی کی نزدیک سچا ہوتا ہی ورنہ مدعا علیہ کو حلف دیجاوی اور قسم کا طریق یہہ ہی کہ قسم کہانیوالا اللہ کی قسم کہاکر مدعی کی دعوی کا انکار کردی تو وہ سچا ہو جاتا ہی اور سوای اللہ کی اور کسیکی نام کی قسم کہانی درست نہین اور ہندون کی دین مین بیوہار شاستر یعنی عدالت کے علم مین یون لکہا ہی کہ مدعی چار یا تین گواہ حاضر لاوی اور جو گواہ عدل ہو تو ایک بہی کافی ہی اور قسم انکے نزدیک مدعی پر ہی یا حاکم جسکو چاہی قسم دیدے لیکن انکی نزدیک قسم عجب طرح کی ہی کہ اوسکی بنا وہم اور خیالات اور امور اتفاقیہ پر ہی اور بعضی قسم ایسی ہی جس سی آدمی ہلاک ہو جاوی اور قسم دینا انکی ہان آٹہہ قسم پر ہی پہلا قسم یہہ کہ قسم کرنیوالیکو ایک پلہ ترازو مین بٹہاوین اور کچہہ منتر پڑہین اگر اوسکا پلا اونچا ہو جاوی تو اوسکو سچا جانین اور نہین تو جہوٹا اور یہہ قسم خاص برہمن کی لئی ہی دوسرا قسم یہہ کہ سات خط مدور زمین پر کہینچی اور قسم کرنیوالیکو غسل دین اور کچہہ منتر بہی پڑہا جاوی اور سات پتی پیپل کی اوسکی ہاتہہ پر رکہکر کچا سوت اوسپر لپیٹین اور لوہا آگ مین سرخ کرکر اون پتون پر رکہدین اور وہ شخص اسیطرحسی اون دائرون کی اندر قدم رکہتا ہوا چلی جب آخری دائری مین پہنچی لوہی کو گرادی اس عرصہ مین جو اوس کی ہاتہہ کو آنچ نہین پہنچی تو اوسکو سچا جانتی ہین اور یہہ قسم خاص کہتری کی لئی ہی تیسرا قسم وہ کہ قسم کہانیوالیکو ناف کی برابر گہری پانی مین رو بمشرق کہڑا کرکی غوطہ دی اور اوسکی غوطہ لگانی کی ساتہہ ایک شخص ایک سو چہہ انگل کی کمان مین تیر لی پیکان رکہکر چلاوی اور ایک شخص تیز قدم اوس تیر کی اوٹہانیکو جاوی تیر کو اوٹہا کر لاتے تلک اگر وہ غوطہ خور پانی مین اپنا دم قایم رکہی تو جانین کہ سچا ہی اور یہہ قسم خاص بیش کے لئی ہی چوتہا قسم یہہ کہ تہوڑی سی زہر ملا ہوا گہی مٹی اور اوسپر کچہہ منتر پڑہ کر قسم کہانیوالیکو رو بجنوب کرکی کہلاوین اور کہلانیوالا رو بمشرق یا رو بشمال ہو

پانسو تالی بجانی کی مدت تلک اگر زہر تاثیر نکری تو اوسکو سچا جانین پہر زہر کی دفع کرنی کی دوا اوسکو کہلاوین
اور یہہ قسم خاص شودرہی کی لئی ہی ہندؤن مین بیچاری شودر کی ہر طرح کم بختی ہی جبکی لئی قسم بہی ایسی
تجویز کری جو ہلاک کا سبب ہی پانچوین قسم یہہ کہ ایک بت کو نہلا کر اوسکی دہوون مین تین چلو قسم والیکو پلاوین
اگر چودہ دن سی پہلی اوسکو کچہہ تکلیف نہ پہنچی تو جانین کہ سچا ہی چہٹا قسم یہہ کہ ساٹہی کی چاولونکو رات بہر
مٹی کی برتن مین رکہہ چہوڑین اور کچہہ منتر پڑہ کر قسم والیکو روبمشرق کر کی کہلاوین پہر اوسکا تہوک پیپل کی پتی
یا بہوج پتر پر گراوین اگر کچہہ لہو نکلی یا اوسکی موہنہ پر کسیطرف سوجن ظاہر ہووی یا کانپنی لگ جاوی تو جانین
کہ جہوٹہا ہی ساتہوین قسم یہہ کہ ایک مٹی یا کانسی کی برتن مین کہ سولہ اونگل لنبا اور اوسیقدر چوڑا اور چار اونگل
گہرا ہو بوزن چالیس دام کی گہی یا تلون کی تیل کو خوب جوش دین اور ایک ماشہ سونا اوسمین ڈالدین قسم کرنیوالا
اگر اوس سونیکو دو انگلیون کی ساتہہ نکال لی اور اوسکا ہاتہہ نہ جلی تو اوسکو سچا جانین آٹہوین قسم یہہ کہ دہرم
یعنی راستی کیصورت چاندی سی اور ادہرم یعنی ناراستی کیصورت لوہی سی بنا کر نئی کوزہ مین ڈالین یا دہرم کیصورت
سفید پرچہ یا بہوج پتر پر لکہکر اور ادہرم کیصورت سیاہ پرچہ پر لکہکر کوزہ مین ڈال دین اور قسم کرنیوالا اون
دونون مین سی ایک کو نکال لی اگر دہرم کیصورت اوسکی ہاتہہ مین آجاوی تو اوسکو سچا جانین انتہی اور
چارون پچہلی قسم ہر قوم کی لئی درست جانتی ہین **باب چوتہا بیچ جواب بعضی اون
اعتراضونکی کہ ہندو لوگ دین اسلام پر کیا کرتی ہین** سو ہم پہلی اون سب اعتراضونکا جواب
کلی دیتی ہین اور پہر اونکی جوابات جزئیہ لکہتی ہین جواب کلی یہہ ہی کہ ہماری دین کی جو بات ہی سو بموجب
حکم حضرت حق جل وعلی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد سی ہمکو پہنچی ہی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و
سلم کی صداقت کی دلیل اونکی خوش اخلاق اور نیک افعال اور ظاہر ہونا معجزات کا ہی کہ پہلی باب کی چوتہی
فصل مین اسکا بیان ہو چکا ہی اور ہمکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد کا بجالانا فرض ہی سو تم ہماری
دین کی جس بات پر اعتراض کرو اوسکی جواب مین ہمکو اتنا ہی کہہ دینا کفایت کرتا ہی کہ ہمکو جسطرح ہماری
پیشوا مخبر صادق صاحب معجزات علیہ السلام نی بتلا دیا ہم وہ کرتی ہین اور جو اسکی جواب مین تم یہہ کہو کہ ہماری
ہندونکی دین کی جو بات ہی وہ بموجب حکم خدا کی برہما اور دوسری دیوتاون اور رکہیشرونکی زبان سی معلوم ہوے
ہین اور جیسی تمہاری پیغمبر صاحب سی معجزات ظاہر ہوئی ویسی ہی ہماری بزرگون سی خرق عادات ظاہر ہوی
جیسی برہما کی اچہا یعنی خواہش سی اوسکی چار موہنہ ہو گئی اور کشن اپنی کرامت سی جلندر دیت کی صورت
پر بن گیا تہا اور کشن کی ہزار بیوی تہی رات کو اکیلی ہی کشن جی ہر ایک کی محل مین ہوتی تہی اور کشن نے

ایکبار پہاڑ کو ہاتھ پر اوٹھالیا تہا اور مہادیو کی عضہ کی تیزی سی جلندر دیت پیدا ہو گیا تہا اسیطرح اور
بہت خرق عادات ہماری بزرگون سی ظاہر ہوئی ہین سو جیسی معجزات کا ظاہر ہونا تمہاری پیغمبر صاحب کی
صداقت کی دلیل ہی ایسی ہی ان خرق عادات کا ظاہر ہونا ہماری بزرگون کی صداقت کی دلیل ہی اور
جیسی تمکو پیغمبر صاحب کی ارشاد کی بجاآوری ضروری ہمکو بہی اپنی بزرگون کی ارشاد کی بجاآوری ضروری
ہم بہی جو کام دین کی کرتی ہین اونہین کی بتلائی ہوئی کرتی ہین پہر تم ہماری دین پر کیون اعتراض کیا کرتی
ہو جیسی تم پیغمبر صاحب کی متابعت کرتی ہو ویسی ہی ہم برہما وغیرہ کی متابعت کرتی مین انتہی مواد سکا جواب یہ
ہی کہ پیغمبر صاحب سی جو معجزات ظاہر ہوئی تو معتبر روایتون سی ثابت ہوئی ہین اور اوسکی ساتھ ایسی ہی
روایتون سی حضرت کی خوش اخلاق اور نیک افعال بہی ثابت ہین اور راویون کی راست گوئی اور معتبری
کی تحقیق کیواسطی ہماری یہان ایک جدا علم اور فن مقرر ہی کہ اوس فن کی استعمال کرنیوالی علماء محدثین
کہلاتی ہین اور وہ لوگ اسی خدمت مین اکثر مشغول رہا کرتی ہین تاکہ ضعیف روایتون کو صحیح روایتون سی
جدا کرین اور ہر ایک راوی کی تحقیق یہان تک ہوتی ہی کہ کون شخص تہا کسکا بیٹا کہان رہتا تہا کب پیدا
ہوا کب مرا کیسا تہا فضول گو تہا یا راست گو مغلوب النسیان تہا یا حافظہ والا روایت کی تحقیق مین تجسس کرتا
تہا یا سستی کرتا تہا اور اپنی بیان اور تقریر مین مضطرب تہا یا مستقل تہا اور حق او باطل مین تمیز کرنی والا
تہا یا نہین اور کبیرہ گناہ سی بچنی والا تہا یا نہین اور کیسا مذہب رکہتا تہا انتہی پہر بعد اسقدر تفتیش حال راوی
کی اگر اوسکی معتبر ہونی مین کچہہ شک پڑجاتا ہی تو اوسکی روایت کا چندان اعتبار نہین گنتی اور تمہاری بڑون کی
خرق عادات تمہاری ہی شاستر وغیرہ سی معلوم ہوتی ہین اور تمہاری شاسترونکا کچہہ اعتبار نہین ہی کیونکہ تمہاری
دین مین راویونکی تحقیق اور تفتیش نہین ہی اور کوئی فن واسطی تحقیق راویونکی مقرر نہین ہے بلکہ جو کچہہ کسینی لکہدیا
وہی مذہب ٹہیر گیا اور سوای اسکی اور بہت واہی تباہی جو تمہاری پوتہیون مین مندرج ہین کہ وہ تمہاری نزدیک
بہت ہی معتبر ہین تو اس سی تمہاری پوتہیونکی بات بالکل بے اعتباری سی ساقط ہی اور بالفرض والتسلیم اگر تمہاری
پوتہیونکی روایات کی تصدیق کرکی تمہاری بڑون کی خرق عادات سچ بہی جان لین تو بہی وہ اونکی کرامات اور
معجزہ نہین ہو سکتی کیونکہ اونہین پوتہیون کی روایات سی تمہاری بڑونکی اخلاق ذمیمہ اور افعال قبیحہ ظاہر ہین
چنانچہ کچہہ تہوڑا بیان اونکا اس کتاب مین بہی ہو لیا ہی اور جس شخص کی اخلاق اور افعال ناپسندیدہ ہوون اگر
اوسکی ہاتھ سی کچہہ خرق عادات ظاہر ہون تو اونکو کرامت اور معجزہ نہین کہتی بلکہ استدراج کہتی ہین اور جسکی ہاتھ سے
کوئی خرق عادات بطور استدراج کی ظاہر ہو تو وہ شخص خدا کا مقبول نہین ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہی سو یقول اتہا ہی اگر تمہاری

بڑون کی افعال ذمیمہ جو تمہاری پوتہیون مین لکہی ہین سچ ہین اور اون سی خرق عادات بہی ظاہر ہوئی تو
ہم اونکو استدراج جانینگی معجزہ اور کرامت نہین کہہ سکتی اور استدراج والی کی بات کا اعتبار نہین ہوتا اور اگر یہہ کہو
کہ بعضی فقیر مسلمان بہنگی شرابی اور بی نماز اور فاسق ہین اور اونکی ہاتہہ سی خرق عادات ظاہر ہوتی ہین اور مسلمان
اونکو نیک بخت اور ولی اور سائین لوگ اور اونکی خرق عادات کو کرامت کہتی ہین تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی
لوگ ہماری نزدیک نیکبخت اور ولی نہین ہین بلکہ کم بخت اور گنہگار ہین اور اونکا خرق عادت کرامت نہین ہی
بلکہ استدراج ہی حقیقت یہہ ہی کہ ہماری نزدیک خرق عادت کئی قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ کسی پیغمبر کی ہاتہہ سی ظاہر
ہو پیچہی اس سی کہ اوسنی دعوا پیغمبری کا کر لیا ہو اوسکو معجزہ کہتی ہین جیسی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی
معجزات اس کتاب مین بیان ہوئی ہین اور دوسرا وہ کہ پیغمبر کی ہاتہہ سی ظاہر ہو وی پیغمبر ہونی سی پہلی اسکو
ارہاص کہتی ہین جیسی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہر اور درخت نی سلام کیا پہلی پیغمبر ہونی سی اور
تیسری کہ کسی ولی کی ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو کرامت کہتی ہین چنانچہ تہوڑا سا بیان اس قسم کا بہی اس کتاب مین
ہولیا ہی چوتہا وہ کہ کسی عام مسلمان نیک بخت کے ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو معونت کہتی ہین پانچوان وہ کہ کسی
مسلمان بدعتی و فاسق جیسی بے نماز اور شرابی و بہنگی وغیرہ یا کسی کافر کی ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو استدراج کہتی
ہین چہٹا وہ کہ ایسی شخص کے ہاتہہ سی ظاہر ہو جسنی جہوٹا دعوا پیغمبری کا کیا ہو پر اوسکی ہاتہہ سی ایسی طرح سی ظاہر
ہوتا ہی کہ وہ بدبخت اوس سی ظاہر جہوٹا اور بیعزت ہو جاوی اوسکو اہانت اور خذلان کہتی ہین جیسی حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین مسیلمہ کذاب نی یمامہ کی ملک مین دعوی پیغمبری کا کیا اور حضرت کو خط اس
مضمون کا لکہا کہ یہہ خط ہی مسیلمہ نبی اللہ سی طرف محمد رسول اللہ کی کہ زمین آدہی ہماری ہی اور آدہی تمہاری
لیکن تم قریشی لوگ ظالم ہو کہ ساری زمین یعنی تمام نواح عرب وغیرہ اپنی قبضہ مین کر رکہی ہی حضرت نی اوسکی
جواب مین فرمان عالیشان لکہا اوسکا حاصل مطلب یہہ تہا کہ یہہ خط ہی محمد رسول اللہ سی طرف مسیلمہ کذاب
کے زمین نہ میری ہی نہ تیری ہی بلکہ اللہ کی ہی تو نی یمامہ کی لوگونکو تباہ کر دیا اللہ تجہکو تباہ کری کہتی
ہین کہ مسیلمہ نی سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی کلی کر کی وہ پانی کوئی مین ڈالا کوئی کا پانی بہت اور
میٹہا ہو گیا مسیلمہ نی بہی ایسا ہی کیا جس کوئی مین اپنی کلی کا پانی ڈالا اوس کوئی کا پانی زمین مین
غائب ہو گیا اور جو کچہہ کہ رہا سو کہاری ہو گیا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی بیمار لڑکون کی
حق مین دعا کرتی وہ اچہی ہو جاتی مسیلمہ نے ایک لڑکی کی سر پر ہاتہہ پہیرا وہ لڑکا گنجا ہو گیا اور ایک لڑکی کے
حلق مین اونگلی ڈالی اوسکی زبان ٹوٹ گئی اور ایک دفعہ اپنی وضو کا پانی ایک باغ مین چہڑک دیا

ل یعنی پہلی اپنی [illegible] چہٹی فصل مین ۱۲

ع سوای [illegible] اور بہی بہت خرق عادات پیغمبری سی پہلی ظاہر ہوی ۱۲

ع حضرت کی بعد کئی شخص نے دعوی پیغمبری کا کیا پہر بعضی اونمین سی مسلمان ہوی اور بعضی مقتول ہوی چنانچہ مسیلمہ کذاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین لڑائی مین مقتول ہوا تہا ۱۲

ع [illegible] رسالہ ختم النبوة [illegible] دیکہو [illegible] است ۱۲ منہ

پہر کبہی اوس باغ مین گہانس اوگی اسیطرح جسکی حق مین عمر درازی کی دعا کرتا وہ اوسی وقت مرجاتا او
جسکی آنکہہ کی روشنی کی دعا کرتا وہ اوسیوقت اندہا ہوجاتا غرض اوسکی خرق عادات اوسکی دعوی کی برخلاف
ظاہر ہوا کرتی تہی جس سے وہ مردود ہوتا اور ذلیل ہوجایا کرتا سوان سب خرق عادات سے چار قسم پہلی یعنی
معجزہ اور ارہاص اور کرامت اور معونت تو بہر صورت اچہی اور فائدہ دینی والی ہین اور دو قسم پچہلی یعنی
استدراج اور اہانت جسکی ہات پر ظاہر ہون اوسکی حق مین مفید نہین ہوتی بلکہ سراسر مضر ہوتی ہین +

آمدم برسر مطلب اب بخوبی ثابت ہوگیا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ صاحب اخلاق حمیدہ اور افعال
برگزیدہ ہین اونسی بیشمار معجزی ظاہر ہوی اونکا ارشاد فیض بنیاد واجب الانقیاد ہی اور تمہاری بڑی
کہ جنکی افعال قبیحہ اور اخلاق شنیعہ تمہاری ہی پوتہیون سی ثابت ہین اونکا کہنا واجب الانقیاد نہین سو جو
بات ثابت ہوجاوی کہ بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی اوس پر اعتراض کرنا کسیکو نہین پہنچتا اور تم ہندو کسی پر کیا
اعتراض کرو اول جو جو اعتراضات تمہاری دین پر آتی ہین اونکی طرف تو خیال کرو اور اونکی جواب دینی
سی فارغ ہوجاو تب کسی پر اعتراض کرنا چنانچہ اون مین سی بہت ہی تہوڑی اس کتاب مین بہی درج ہین
اور ہماری دین مین کوئی بات ایسی نہین ہی کہ عقل کی نزدیک ناپسند ہو اور اگر تم بعضی بات کو اپنی عقل ناقص
کی نزدیک ناپسند سمجہکر اعتراض کرو تو اونکی جواب باصواب دئی جاوینگی ان شاء اللہ تعالی اور جواب جزئیہ اون
اعتراضون کی یہہ ہین **اعتراض قولہم** مسلمان اپنی بہن سی نکاح کرتی ہین یعنی چچا کی بیٹی سی کہ وہ بہی بہن
ہوتی ہی نکاح کرتی ہین یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی **جواب** چچا کی بیٹی کو بہن اسواسطی کہتی ہو کہ وہ باپ کے
بہائی کی بیٹی ہی تو اس قیاس پر ماموں کی بیٹی بہی بہن ہی کیونکہ یہہ ماں کی بہائی کی بیٹی ہی سو ماموں کے بیٹی سی
کہ وہ بہی بہن ہی بیاہ کرنا تمہاری دین مین درست ہی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اس مقام پر بعضی ہندو کہا کرتی
ہین کہ ماموں کی بیٹی سی نکاح کرنا ہماری جائز نہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ تم اپنی مذہب سی ناواقف ہو شاستر والے
کہتی ہین کہ بیٹی کی دینی واسطی بہانجی سی زیادہ کون ادہکاری یعنی مستحق ہی اور بعضی شاستروں مین لکہا ہی ست
دکہشنی ماتلی کنیاکن اتری مانس بہوجنا پشچمی کرنا ناسچی ترلو دوش بندیح یعنی دکہن
کی ملک مین ماموں کی بیٹی کو بیاہ لینا پہاڑ کے ملک مین گوشت کہانا اور پچہم کے ملک مین کرنا کرم
کا ناس کر دینا ان تینون کاموں مین کچہہ دوش یعنی گناہ نہین +

दत्तरोमातुलीकन्यातमांसभोजनं ॥
पशाचमेकिपीनससचैजपोदोशनविद्दते ॥

اور پنڈت عشق لعل کتہلی نی یہہ کہا تہا کہ ماموں کی بیتی اپنی قوم سی خارج ہوتی ہی اور چچا کی بیتی اپنی قوم مین
داخل سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ چچا کی بیٹی باپ کی قوم مین سی ہی اور ماموں کی بیتی مان کی قوم سی سو قرابت
اور بہن ہونا ہر طرح ثابت ہی اور بقول تمہاری برہما نی اپنی بیتی سارستی سی کہ اوسی قوم سی تہی بدون بیاہ
کی قصد جماع کا کیا اور اوسکو اپنی جورو بنایا پہر اپنی بیتی مسی بیاہ دیا یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول
تمہاری پراشر رکہہ نی مچہودری سی زنا کیا جس سی بیاس تمہارا بڑا پیشوا شاستروں کا مصنف پیدا ہوا یہہ کیسی
بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری دروپدی کشن جی کی بہگتنی کی پانچ خاوند تہی جنکو پانڈو کہتی ہو اور
یہہ کہتی ہو کہ یہہ پانچوں کشن جی کی بڑی مقرب تہی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور اگر یہہ کہو کہ یہہ پانچوں اپنی
اپنی نوبت دروپدی کو آگ مین جلا کر پہر زندہ کرتی تہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ بدن جل جاتا تہا جان تو وہ
ہی رہتی تہی کیونکہ جان جل نہین سکتی اور جسم بہی جلکر پہر وہ ہی جسم بقول تمہاری زندہ ہوتا تہا پہر جان وہ ہی
رہی اور جسم بہی وہ ہی باقی رہا تو جون کی تون دروپدی باقی رہی اور بقول تمہاری کنتی ان پانچ پانڈوں کی
ماں راجا پانڈ کی بیوی جس سی کئی دیوتاؤں نی زنا کیا اوس سی پانچ پانڈو ولد الزنا پیدا ہوئی یہہ کیسی بی شرمی
کی بات ہی اور بیاس تمہاری پیشوا نی اپنی بہابیوں سی زنا کیا جس سی راجا پانڈ اور دہرد ہراشت پیدا ہوئی
یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری اندر بہشت کی راجا نی چندرمان دیوتا کی رفاقت سی اہلیا گوتم
کی بیوی سی زنا کیا اور گوتم کی بد دعا سی ہزار فرج اوسکی بدن پر ظاہر ہوی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور
بقول تمہاری سیتا رام چندر کی بیوی کو راون دیت پکڑ لیگیا پہر جب وہ رام چندر کی گہر مین آئی رام چندر نی
غیرت سی اوسکو جنگل مین نکال دیا پہر لا کر اپنی گہر مین رکہا یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور باوجود ان باتوں
کی ان عورتوں مین سی بعضیوں کو تم کنیان یعنی کنواریان اور معصوم گنتی ہو یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی
اور سب مرد اور عورت مہادیو کی لنگ کو پوجتی ہو یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری برہما
اور بشن مہادیو کی آلت کو ناپنی لگی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بام مارگی فرج کی پرستش کرتی
رہین یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور کشن اور اوسکی بیوی کی نقل بنا کر اپنی سامنی نچوانا اور اونکی
فضیحتوں کو بیان کرنا یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری ایک دفعہ مہادیو کی نیند
کی حالت مین شہوت غالب ہوئی اور اونکا لنگ کہڑا ہوا پاربتی بخیال اسبات کی کہ اسکی شہوت
ضایع نجاوی لنگ کو اپنی فرج مین داخل کر کر اوسپر بیٹہہ گئی اور لنگ زیادہ ہونی لگا یہانتک
کہ آسمانوں تلک پہنچا پاربتی بہی اوسکی اوپر بیٹہی رہی جب دیوتاؤں کی مقام تک پہنچا پاربتی

وہان

وہان جاکر بچیامان یعنی شرمناک ہوئی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی آور بقول تمہاری مہٰا دیو جی برہمنون کی عورتون
مین اپنی لنگ کو ننگا کرکی جا کہڑی ہوئی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی آور سوای اونکی اور بہت بی شرمی کی باتین
تمہاری دین مین ہین **اعتراض قولہم** مسلمان بڑی گندی ہین پاخانہ سی نکل کر ہاتہہ پانوسٹی سی ملکر نہین دہوتی
کلی نہین کرتی برتن کو نہین مانجتی **جواب** ہم لوگ نجاست کی دور کرنی مین اتنی کچہہ ستہرائی کرتی ہین کہ تم
ہندون کو نصیب نہین یعنی اول نجاست کو ڈہیلون سی دور کرکی پہر اس احتیاط سی دہوتی ہین کہ ناپاکی کا اثر
باقی نرہی اور نجاست کچہہ موہنہ اور ہاتہہ اور پانو کو نہین لگ جاتی کہ ناحق پانی ضائع کرین اور تم لوگ شاید موہنہ
سی ملتی ہوگی کہ بموجب حکم شاستر کی بارہ کلیان کرو تب تمہارا موہنہ پاک ہو اور اپنی دل مین سوچو تو سہی کہ جو لوگ
گوبر اور موت کو پاک جانین وہ اورون پر کیا اعتراض کرین ✤ **اعتراض قولہم** مسلمان
ایک دوسری کی جہوٹی سی نہین بچتی اکہٹی بینہہ کر کہانا کہا لیتی ہین ایک دوسری کا جہوٹا پانی پیتی ہین ✤
جواب آدمی کا موہنہ پلید نہین ہی اگر پلید ہوتا تو اس سی اللہ کا نام پاک لینا اچہا نہ ہوتا اور جب کہ موہنہ
پاک ٹہرا تو ایک کو دوسری کی جہوٹی سی بچنا کیا ضرور ہی آور تم لوگ آدمی اشرف المخلوقات کی موہنہ
کو پلید جانتی ہو گہوڑی کی موہنہ اور گای کی گوبر اور پیشاب کو بہت پاک جانتی ہو ✤ **مصرع**
ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا ✤ **حکایت** ایک سردار ہندو نی جناب مولوی فضل امام مرحوم
سی کہا دیکہو ہندو ایک دوسری کی جہوٹہ سی کیسی بچتی ہین اور مسلمان آپس مین بیٹہکر ملکر کہانا کہا لیتی ہین
مولانا نی جواب دیا کہ گائین دس ملکر ایک کہرلی پر گہانس کہا لیتی ہین اور کُتّی دو بہی ملکر نہین کہاتی آور
فرمایا ہی شیخ مصلح الدین رحمہ اللہ نی کہ دہ درویش بر یک سفرہ بخورند و دو سگ بامرداری بسر نبرند اور
دوسری تمہاری شاسترون سی بہی ثابت ہی کہ جگن ناتہہ مین کہتری برہمن بیس شود رسبکو ملکر کہانا درست ہی
ایک دوسری کی جہوٹی سی پرہیز کرنا نہین درست اور دوسرا ہمارا موہنہ پاک ہی ہم اسیواسطی ایک دوسری کی جہوٹی
کو پلید نہین جانتی تمہارا موہنہ پلید ہی تم اسیواسطی ایک دوسری کی جہوٹی کو پلید جانتی ہو **اعتراض قولہم**
مسلمانون کی دین مین لکہا ہی کہ ان لوگون کو اللہ نہین بخشیگا قاطع الشجر یعنی درخت کی کاٹنی والا دائم الخمر
یعنی ہمیشہ کا شرابی ذابح البقر یعنی گای کا ذبح کرنیوالا لیکن پر بہی مسلمان ہندونکی ضد سی گئو کا بڑا کرتی ہین
جواب یہہ بات سراسر جہوٹ ہی ہماری دین مین کہین نہین لکہا کہ اللہ ان شخصون کو نہین بخشیگا درخت
کا مالک اگر اپنی درخت کو کاٹی کچہہ ڈر نہین اور گای کا ذبح کرنا بہی منع نہین البتہ شراب کا پینا
ہماری دین مین سخت گناہ ہی مگر یہہ نہین کہ خدای تعالی دائم الخمر کو بہی نہین بخشیگا بلکہ دایم الخمر

خواہ وہ کسی گناہ کا مرتکب جب توبہ کری اسیوقت سے اوسکا گناہ بخش دیتا ہی اور توبہ یہہ ہی کہ پچھلی گناہ کئی پر
ندامت کہاوی اور آگی کو وعدہ کری کہ گناہ نکرونگا اور جو نماز روزہ حج زکوۃ قربانی وغیرہ ترک ہوئی ہین تو
اونکو ادا کری اور جو گناہ ایسی ہین کہ جنمین بندون کی حق تلف ہوئی ہین جیسی رشوت لینا چوری قزاقی غیبت
دشنام وغیرہ سو اون سی معاف کراوی اور خدای تعالی کی آگی بہی توبہ کری اور حقتعالی ایسا مہربان ہی کہ
جسکو چاہیگا بدون توبہ کی بہی بخشدیگا اور ہم جو گای کو ذبح کرتی ہین تمہاری ضد سی نہین کرتی بلکہ جیسی
بکری وغیرہ جاندار ہماری نزدیک حلال ہین ایسی ہی گای بہی ہی اور ہم گای کا برا نہین کرتی بلکہ بہلا کرتی
ہین کیونکہ جو جانور اللہ کا نام لیکر ذبح کیا جاتا ہی آخرش وہ بہشت کی مٹی بنایا جاویگا یہہ ذبح اوسکا برا نہین بلکہ بہلا ہی اور
تم کیا گای کا بہلا کرتی ہو کہ بیلون پر بوجہہ لادتی ہو اونسی ہل چلاتی ہو اور طرح طرح کی اون پر مار کرتی ہو بچھڑے
کو باندہ کر ترساتی ہو اوسکی ماکا دودہ آپ پی جاتی ہو اور مری ہوئی گای کو چوہڑی چمارون کی حوالہ کرتی
ہو تم آپ تو اوسکا گوشت نہین کہاتی لیکن چوہڑی چمارون کی ضیافت کرتی ہو اور اوسکی چمڑی کی جوتیان
آپ بہی پہنتی ہو اور تمہاری کتاب منوسمرتہ مین لکہا ہی کہ جب برہمن کا بیٹا کاشی سی بد یا یعنی علم پڑہ کر آوی تو
اوسکا باپ اوسکی استقبال کو جاوی اور گای ذبح کری اوسکی کہال گرما گرم بیٹی کی بدن پر رکہی اور تمہاری دین
مین تو گای کا کہانا اور ذبح کرنا بڑا ثواب ہی بلکہ اگر کوئی بیگانی گای کو چوری سی ذبح کرکی کہا جاوی اور
اوسکی ساتہہ تہوڑا سا جہوٹ بہی بولدی تو اوسکی نجات ہی ہوجاوی چنانچہ بہوشیہ پران مین لکہا ہی کوتک
کی سات بیٹی تہی اوسکی مرتی کی پیچہی بڑا قحط ہوا جب اونکی پاس کہانیکو کچہہ نرہا وی گرگ رشی کے
پاس چلی گئی اوسنی اونکو اپنی گای چرانی کی لئی بن مین بہیجدیا وی بن مین جاکر ماری بہوکہہ کی اوس
گای کو ذبح کرکی دیو پترونکو چڑہا کر کہا گئی وقت شام کی آکر گای کی مالک سی کہنی لگی کہ تمہاری گای کو شیر لی
کہالیا چنانچہ اس پن کی سبب سی اونکی پرم گت یعنی نجات ہوگئی اب چاہئی کہ ذرا سمجہو انکہین انصاف کی
بند نکرو کہ جس دین مین بیگانہ جانور کو ذبح کرکی دیو پترون کو چڑہانا اور کہا جانا اور جہوٹ بولنا گناہ نہو بلکہ
سبب نجات کا ہو پہر ایسی دین کو خدا کی طرف سی سمجہنا اور اوسپر نجات کی امید رکہنی پرلی سری کی گمراہی اور
جان بوجہہ کر جہنم مین داخل ہونا ہی اور گای کی قربانی کا بیان رگ بید مین بہی لکہا ہی **اعتراض**
قولہم گئو ہندون کو دودہ دیتی ہی مسلمانون کو کیا موت دیتی ہی کہ اوسکے تعظیم نہین کرتے
جواب حقیقت مین گای موت تمکو دیتی ہی کہ مزہ سی پیتی ہو ہمکو دودہ بہی دیتی ہی اور گوشت بہی دیتی
ہی اور گای ہماری اور تمہاری درمیان مین یون تقسیم ہوئی ہی کہ اوس کا دودہ تو ہمارا

تمہارا ساجہی ہی آور اوسکا گوشت خاص ہماری حصہ مین آیا ہی اور گوشت خاص تمہاری غذا ہی **اعتراض**
قولہم ہندو سی مسلمان بن جاتا ہی مسلمان سی ہندو نہین ہوتا یعنی اچہی چیز بگڑکر بُری بن جاتی ہی
اور بری سی اچہی نہین ہوتی جیسی اناج سی گندگی بن جاتی ہی گندگی سی اناج نہین بنتا **جواب**
یہہ قول تمہارا غلط ہی کیونکہ تمہی لوگ کہتی ہو کہ سدہنا قصائی اور گنگا کنجنی اور میران بائی رانی اور
اجامل پہلوان اور گوپی چند اور بہرتری راجا یہہ لوگ سب پرمیشر کی بہگت ہوئی اور بُری سی اچہی ہوگئی
ان کو بہی کہو کہ اناج سی گندگی بن گئی اور ہندو سی مسلمان بن جانا ایسا نہین جیسا تمنی کہا بلکہ ایسا ہی
جیسا تانبی سی سونا اور قلعی سیسے چاندی بن جانا جیسی اکسیر دالنی سی تانبا سونا اور قلعی چاندی اور پارس
کی چہونی سی لوہا سونا بن جاتا ہی ایسا ہی اعتقاد کی ساتہہ کلمہ پڑہنی سی کافر بہی مسلمان اور سب گناہون
سی پاک بن جاتا ہی **اعتراض قولہم** مسلمان ہر قوم کی لوگون کو اپنی مین ملالیتی ہین خواہ چوہڑا ہو یا چمار
یا سانہنسی یا گندہیلا ان ناکارہ قومون سی بہی بچاو نہین کرتی **جواب** سمندر مین تمام جہان کی ندیان
جاملتی ہین اور سمندر سبکو اپنی مین ملالیتا ہی ایسا ہی دین مسلمانی مین ہر کسی کو دخل ہو جاتا ہی چہوٹی
جوہڑ کو کہان حوصلہ ہی کہ اور ندیان اوسمین مل جاوین اور جیسی ہر طرح کی ناپاک چیزین سمندر مین جاکر
دہولی جاتی ہین پاک ہوجاتی ہین اسیطرح دین اسلام مین اگر ہر آدمی گناہ سی پاک ہوجاتا ہی سو یہہ دریا
دلی دین مسلمانی کو ہی کفر کو نہین اور جو حوض کا پانی خود پلید ہو اوس سی اور چیز کسطرح پاک ہو سو اسیطرح
تمہارا دین ہی وہ دوسری کو کیا پاک کری اور ہر عاقل صاحب فراست پر ظاہر ہی کہ گندگی دو قسم کی ہوتی
ہی ایک گندہ ہونا بدن کا ہر طرح کی پلیدیون سی دوسری گندہ ہونا روح کا بُری اعتقاد اور بُری اخلاق
سی بُری اعتقاد جیسی سوای اللہ کی اور کو جہان کا مالک اور حاکم اور واجب الوجود اور غیب دان سمجہنا اور
سوای اللہ کی اور کی عبادت کو درست جاننا اور پیغمبرون اور آسمانی کتابون سی بی اعتقاد رہنا اور
فرشتون کو اور شریعت کی احکام کو حقیر سمجہنا اور قیامت کی ہونی مین شک رکہنا اور خدا کی رحمت سی
ناامید اور اوسکی عذاب سی بیخوف ہونا اور جو کام کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کئی مین نہ فرمائی
ہین اونکو مستحسن اور دین کی کام سمجہنا اور سوای اسکی اور بُری اخلاق جیسی اپنی اپ کو بہتر سمجہنا اور
اپنی عبادت پر لوگون کی خوشی اور شاباشی کی خواہش کرنی اور کسیکی پاس کوئی نعمت دیکہکر جلنا
اور کسی طرف سی دلمین کینہ رکہنا اور مال و دولت سی محبت بہت رکہنی اور بہت دن تک زندگانی
کی امید رکہنی اور گناہ پر دلیر ہونا اور سوای انکی سو دوسری قسم کی گندگی پہلی قسم سی زیادہ

خبیث ہی کیونکہ بدن کی گندگی کا دور ہونا بہت آسان ہی فقط پانی سی دور ہوجاتی ہی اور روح کے
پلیدی کا دور کرنا سخت مشکل ہی اور روح کی پلیدیون مین کفریات کی ناپاکی سب سی زیادہ سخت ہی کہ
ہمیشہ کی عذاب کو پہنچاتی ہی سو ہم لوگ جو کافرونکو برا جانتی ہین بسبب پلیدی روح یعنی کفر کی برا جانتی ہین
نہ بسبب پلیدی بدن کی سو یہہ روح کی پلیدی یعنی کفر ایمان لانی سی جاتی رہتی ہی کیونکہ جب اعتقاد سنور
گیا روح پاک ہوئی خواہ چوہڑا ہو خواہ چمار خواہ کوئی ہو اور ہماری نزدیک چوہڑا چمار ہندو سب برابر ہین جو شخص
کفر کی پلیدی سی توبہ کری وہ ہمارا بہائی ہی اسیواسطی ہماری دین مین فرض ہی کہ جو شخص مسلمان ہوا چاہی اول
اوسکو یہہ تلقین کرین کہ سوای اللہ کی کسیکی بندگی کرنی روا نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے
بھیجی ہوی اور ہماری راہ نما ہین اور حضرت کی متابعت ہر کسی پر فرض ہی پہر اوسکو مضمون صفت ایمان
کا سکہاوین اور کفریات سی توبہ کراوین اسکی پیچھی ستہرائی کی لئی اوسکو غسل دینا مستحب ہی[ف] اور تم جو چوہڑی اور
چمار کو برا جانتی ہو بسبب پلیدی بدن کی برا جانتی ہو روح کی پلیدی کہ سب سی بڑی ہی اوسکو تم برا نہین
جانتی یہہ تمہاری بی سمجھی ہی اور اگر تم ان لوگون کو بسبب استعمال پلیدی ظاہری کی ذلیل ملانا برا
جانتی ہو تو ایک چوہڑا یعنی بایان ہاتہ تمہاری بدن مین بہی موجود ہی کہ دو وقت نجاست کو اوسی
سی دہوتی ہو اوسکو بہی اپنی بدن سی کاٹ ڈالو **اعتراض** **قولہم** مسلمان جو ختنہ کرتی
ہین اگر یہہ کام اللہ کو منظور ہوتا تو اول ہی ہر مسلمان کو ختنہ کیا ہوا پیدا کرتا **جواب** اللہ کو پسند
ہونا یا نہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سی معلوم ہوتا ہی سو اللہ کو اگر یہہ کام پسند نہوتا
تو ہمکو حضرت کی زبان سی اس کام کا حکم نکرتا اور اس مقام مین کہنی والا یون کہہ سکتا ہی کہ ہندو
جلتی عورت[ف] کو آگ مین جلا دیتی ہین اور بعضی کاشی مین جا کر آرہ کی نیچی سر دیکر مر جاتی ہین اور گنگا
مین پرواہ لیکر یعنی ڈوب کر مر جاتی ہین اور ہمانچل یعنی اتک برف کی پہاڑ مین گل کر مر جاتی ہین اور اکثر
ہندو کی دکہن کیطرف روانہ ہوتی ہین اس امید پر کہ کوئی کنوان یا خندق آگی آ جاوی اوس مین گر کر
مر جاوین اور اسطرح کی موت کو بڑا ہی ثواب سمجہتی ہین اگر خدا کو یہہ کام منظور ہوتی تو ان لوگون کو پہلی
سی دنیا مین پیدا نکرتا اور اگر کہو کہ اس زمانہ مین کوئی ہندو ایسی کام نہین کرتا سو اوسکا جواب یہہ ہی
کہ تمہاری دین مین یہہ سب کام جائز بلکہ مستحسن ہین اب انگریزی حکومت مین ایسی کامون سی ممانعت
ہوگئی ہی اسواسطی کوئی ہندو ایسا کام نہین کرسکتا اور حقیقت مین جان کا ضائع کردینا اور حرام موت
مرنا بڑی بیوقوفی ہی اور خود تم لوگ کہا کرتی ہو کہ آپ کہاتی تہا پاپی یعنی اپنی نفس کا قاتل

[ف] غسل جنابت اگر در حالت کفر کرده باشد والا غسل کردن او واجب است ۱۲ میر سیف الدین

[ف] بعضی عورتین مری خاوند کی ساتھ جل مرتی ہین ہندؤن کی دین مین بڑا ثواب علمای ۱۲ ست عفی عنہ

بڑا گنہگار ہی اور بڑا تعجب ہی کہ یہہ لوگ حرام موت مرجاتی ہین تمہاری نزدیک بڑا در جہ پاتی ہین اور جو کوئی بیچارہ چارپای پر مرجاوی یا کوی عورت بچا جنکر مرجاوی یا کوئی سانپ کے کاٹنی سی مرجاوی یا بی اختیار پانی مین غرق ہوجاوی تو اس قسم کی موت کو تم آپ مرت یعنی حرام موت جانتی ہو حالانکہ اسبات مین اوس بیچاری مرنی والی کا کچہہ قصور نہین ہی اور عقلا تو یہہ بات ٹہیک ہے کہ جو کوئی اپنی آپکو قصداً مار ڈالی وہ حرام موت سی مری اور جو بیقصد کسی آفت شدید مین مرجاوی وہ مستحق ثواب کا ہو سو ہماری دین سی اسیطرح ثابت ہی دوسری جیسی ہماری مسلمانون کی موی زہار کا مونڈنا سنت ہے ایسی ہی تمہاری ہندوئن کی داڑہی منڈانا ضروری ہی سوتم پر یہہ اعتراض آتا ہی کہ اگر اللہ کو یہہ کام منظور ہوتا تو پہلی سی تمکو بدون داڑہی کے پیدا کردیتا **اعتراض قولہم** مسلمان جاندار کو ذبح کرکی کہا لیتی ہین اتنا نہین جانتی کہ جیسا اپنا جی ہی ایسا ہی اورون کا ہی **جواب** سب حیوان اللہ نی انسان کی لئی پیدا کئی ہین کوئی سوار ہونی کو کوئی بوجہہ لادنیکو سو جس جانور کی گوشت کہانی کا حکم زبانی صاحب معجزات علیہ الصلوات کی ہمکو معلوم ہوگیا ہی اوسکو ہم کہاتی ہین ہم بہی اللہ کی بندی ہین اگر ہم بغیر حکم اللہ کی جانورون کو ذبح کرتی تو البتہ مقام اعتراض کا تہا اور عقلا بہی کسی جانور کا ذبح کرنا واسطی فائدہ آدمی کی برا نہین کیونکہ اگر ناقص کو کامل پر فدا کیجی مضایقہ نہین مثلا اگر گای یا بیل یا گہوڑی کی بدن مین کیڑی پڑجاوین تو ایک گہوڑی یا گای یا بیل کی لئی ہزارہا کیڑی کا ماردینا جائز ہی کیونکہ کیڑے بہ نسبت گہوڑی یا گای یا بیل کی ناقص ہین اور گہوڑا اور گای بیل بہ نسبت کیڑون کی کامل اسیطرح انسان کہ ساری مخلوقات سی کامل تر ہی اگر اوس کی فائدہ کی واسطی سب حیوانات کو قتل کردین تو عقلا برا نہین اور گوشت کہانا تمہاری دین مین بہی منع نہین ہی چنانچہ تمہاری دہرم شاستر مین لکہا ہی کہ جو جانور کہانی مین آتی ہین اور جو لوگ اونہین کہاتی ہین دونو کو برہمانی پیدا کیا ہی اس لئی اگر شاستر کی طور پر اونکو کہاوین تو کچہہ گناہ نہین اور یہہ بہی تمہاری لکہا ہی کہ دیوتاؤن اور پترونکو گوشت چڑہا کر کہانا کچہہ پاپ نہین اور لکہا ہی کہ جو جانور گہر مین رہتی ہین اور جنکا حال معلوم نہین اونکو نکہانا چاہئی اور لکہا ہی کہ برہمنون کو سا ہی گرگٹ چہپکلی مگرمچہہ خرگوش وغیرہ کہانا درست ہے اور متاکہشرا مین لکہا ہی کہ پانچ ناخن والی جانورون مین گوہ کچہوا ساہی خرگوش اور مچہلیون مین رہو سنہ تنڈک کہانی کی لائق ہین اور منو شاستر مین لکہا ہی کہ سورج کے اوترائن اور دکہشنائن یعنی ساونون اور ماہ کے ابتدا مین قربانی کرنا اور کہانا فرض ہے اگر اس مقام مین

ہندو یہہ کہین کہ گوشت کا کہانا ہماری دین مین پچہلی زمانہ مین درست تہا اب حرام ہوگیا ہی تو اسکا جواب یہہ ہی کہ تمہاری دین مین پچہلی زمانہ مین جائز تہا ہماری دین مین اب جائز ہی تمہارا اعتراض ہمپر کسیطرح نرہا اور یہہ قول بہی تو معتبر نہین ہی کہ تمہاری دین مین اب گوشت کہانا مطلق حرام ہے ایک بیشنو لوگ تو ضرور اب گوشت کہانی کو حرام جانتی ہین اور شیو لوگون کی مذہب مین حلال ہی اور یہہ لوگ دیوی کی تہان پر بکری اور بہینسی قربانی کرتی ہین بلکہ یہہ بہی تمہاری لکہا ہی کہ جو شخص دیوی کی نام پر بلدان یعنی قربانی کری جتنی اوسکی سر پر بال ہون اوتنی برس وہ سُرگ مین رہی اور گیا مین جاکر ساری ہی ہندو اپنی پتَرون کو گوشت کی پنڈ یعنی غلولہ چڑہاتی ہین اور یہہ سب کچہہ شاستر مین جائز ہی **خاتمہ بیچ بیان خوبیون دین اسلام کی** دین مسلمانی مین جتنی کہ خوبیان ہین سو میرا کیا حوصلہ کہ سبکو بیان کرسکون لیکن بعضی اون مین سی کہ اسوقت مجہی سوجہین بقدر اپنی طاقت کی بیان کرتا ہون **پہلی خوبی** توحید یعنی کسیکو اللہ کی ذات اور صفات اور افعال مین شریک نکرنا کہ فلسفہ حقہ یونان اور اکثر حکماء ہند اور ہر صاحب عقل توحید کو اچہا جانتی ہین سو وہ توحید اس دین مین ایسی کچہہ ظاہر ہوئی کہ سوای اللہ کی کسی اور کو سجدہ تحیۃ کا بہی حرام ہوگیا اور رفع بلای اور طلب حاجات مین سوای اللہ کی اور سی تضرع اور التجا کرنا منع ہوا اور تصویرون کا بنانا اور کسی کی قبر کی نقل بنانی یعنی جہوٹی قبر بنانی اور اوسکے زیارت کرنی کہ یہہ کام مبدء بت پرستی کی ہین حرام ہوئی یہانتک کہ سوای اللہ کی اور کسی کی قسم کہانی بہی منع ہوگئی چنانچہ کچہہ بیان اسکا پہلی باب مین ہوچکا ہی **دوسری خوبی** اتباع سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جس دین مین خرابیان پڑگئین ہین تو اکثر بدعات کی اختیار کرنی سی پڑین ہین سو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی ہی سی بارہا بہت تاکید سی فرمادیا تہا کہ میری اور میری اصحاب کی قول و فعل سی زیادہ کوئی کام دین مین نکرنا اور یہہ بہی فرمادیا تہا کہ حق تعالی میری امت کے لئی ہر سو برس کے ابتدا مین ایسی شخص کو برانگیختہ کریگا کہ وہ شخص انکی دین کو بدعتون سی صاف کرکی تازہ کردیگا چنانچہ ہر صدی مین ایسی شخص ظاہر ہوتی رہی جنکی سبب سی یہہ دین تازہ رہا اور قیامت تک ایسا ہی رہیگا **تیسری خوبی** درستی اعتقاد کی کہ اس کتاب کی پہلی باب سی ظاہر ہوتی ہی **چوتہی خوبی** عبادات بدنی اور مالی اس دین مین ایسی ہین کہ جس سی دل اور جان کو لذت حاصل ہو ازانجملہ ایک نماز ایسی عبادت ہی کہ تمام مخلوقات نماز ہی مین رہتی ہی یعنی اکثر فرشتے ذکر حمد اور تسبیح اور تقدیس وغیرہ مین رہتی ہین اور درخت قیام مین اور پہاڑ قعدہ مین اور چارپای رکوع مین اور حشرات سجدہ مین سو حق تعالے نے ان سب کی نماز

جمع کرکی مسلمانون کو عنایت کری کہ نماز مین یہہ سب فضائل موجود ہین ✤ پانچوین خوبی معاملات اور رعیت داری اور حق ماباپ ورجورو اور خاوند اور قرابتیون اور ہمسایہ کا اور یتیم اور مسافر اور قیدی اور مسکین کی خاطرداری وغیرہ اور آداب طعام اور نکاح وغیرہ اس دین مین اس تفصیل سی بیان ہوئی کہ جب کسیکو کسی مسئلہ کا احتیاج پڑی وہی مسئلہ دین کی کتابون مین موجود ہوتا ہی یہان تک کہ پاخانی اور پیشاب کی آداب بہی حضرت نی بتلا گئی اور فقہ کی ابواب کو دیکہنا چاہئی تا حقیقت اسکی معلوم ہو ✤ ✤ حکایت عجیبہ اکبراباد مین ایک انگریز ایک عالم مسلمان سی کہنی لگا کہ دین اسلام کی حق ہونی کی دلیل ہی اوس بزرگ نی حضرت کی معجزات کا ظاہر ہونا اور کچہہ اور دلیلین بیان کین وہ انگریز کہنی لگا کہ یہہ دلائل بہی ہین اور سوای اسکی ایک دلیل حق ہونی دین اسلام کی اور ہی اور وہ یہہ ہی کہ ہمارا جو قانون عدالت کا مقرر ہوا تو کئی سو حکیم دانا ملکی کئی پرگنون سی جمع ہوکر یہہ قانون اپنی عقل کی زور سی مقرر کیا ہی اور ہمارا ملک یونان سی قریب ہے اسواسطی اوس ملک کی حکیمون کی عقل بہی تیز ہوتی ہی اور اوس قانون کو باندہتی جو اون حکیمون مین سی مرتی گئی تو اونکی عوض مین اور حکما بہرتی ہوتی رہی غرض کئی سو دانا کئی سو برس مین اسکی مشورہ سی یہہ قانون مقرر کیا ہی اور پہر بہی بعد چار پانچ برس کی اس قانون مین کچہہ نہ کچہہ تغیر آجاتا ہی اور تمہاری شرع کی سب قانون بلکہ ایک شخص کی زبان سی بدون مشورہ اور صلاح کسی دوسری کی فقط تیئیس برس کی مدت مین مقرر ہوگئی اور اوسوقت سی اب تک اوسمین کچہہ فتور اور تفاوت نہین آیا سو ہم یہہ جانتا ہی کہ ایک شخص سی تہوڑی سی وقت مین بدون مشورہ اور صلاح دوسری کی ایسا قانون شایستہ اور بائستہ مقرر ہوجانا بغیر مدد وحی کی نہین ہوسکتا فقط یہہ بات سنکر مولوی صاحب نی فرمایا کہ تم ہماری دین کو حق جانتی ہو پہر مسلمان کیون نہین بنجاتی کہنی لگا کہ مین اگر مسلمان ہوجاؤن تو پہر یہہ پانچ سو روپیہ کی تنخواہ مجہکو کہان سی ملی اتہی اور مولانا محمد یعقوب صاحب سی مینی سنا کہ پہر وہ شخص مشرف باسلام ہوگیا اور سرکار انگریزی سی اوسکی تنخواہ بہی بحال رہی چہٹی خوبی علم اخلاق اور تصوف اور تزکیۂ نفس جیسا کہ دین اسلام مین بیان ہوا ہے ایسا کسی دین مین معلوم نہین ہوتا چنانچہ کتاب احیاء العلوم اور کیمیاء سعادت وغیرہما اور کتب اس علم کی دیکہنی سی اسکی خوبی معلوم ہوتی ہی اور یہہ سب علوم قرآن اور حدیث سی نکلی ہین ساتوین خوبی اللہ کا کلام بالفاظہ جن مضمون کی ساتہہ سی خاص اس دین مین موجود ہی اور کسی دین مین موجود اور محفوظ نہین رہا چنانچہ بیان اسکا پہلی باب کی تیسری اور چوتہی فصل مین ہی آٹہوین خوبی لکہہ اولیاء اور صلحاء صاحب ظاہر و باطن اور اہل کرامات موصوف باوصاف حمیدہ اس دین مین ہوئی نوین خوبی کوئی بات ایسی کہ عقل کی

نزدیک محال یا قبیح ہو دین اسلام مین نہین ہی اور جو کسی اور دین والی نی کسی بات پر کچہہ اعتراض کئی ہین تو ہماری علماء با صفا نی کہ اللہ اونکی قدر و منزلت زیادہ کری اونکی رد مین ایسی جواب لکہی ہین کہ مخالفون کی زبان بند ہو گئی ہی چنانچہ اکثر اعتراضات بیہودہ پادری لوگ واسطی مغالطہ دہی عامی مسلمانون کی کیا کرتی ہین سو اونکی رد مین کتاب صولۃ الضیغم اور استفسار اور ازالۃ الاوہام اور سوا اسکی بہت سی کتابین موجود ہین اونکو دیکہنا چاہیے تاکہ حقیقت حال معلوم ہو ٭ **دسوین خوبی** حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع جمیع خصال حسنہ ہونا اور ہر طرح کی معجزات کا ظہور حضرت کی ہاتہہ پر ہونا کہ حق تعالی نی سب پیغمبرون کی خوبیون اور کمالات کو حضرت کی ذات بابرکات مین جمع کردیا **مصرع** آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ٭ **گیارہوین خوبی** حضرت اور حضرت کی اہلبیت اور اصحاب اور دوسرے خواص امت کا پادشاہی کو چہوڑنا اور درویشی کو اختیار کرنا چنانکہ حضرت کے اہلبیت پر جسطرح کے تکالیف دنیا کی گذرتی تہی ظاہر ہین اونکی بیان سی جی بہر آتا ہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ باآنکہ اونکی خلافت کی دہوم دہام چین تک پہنچی ہتی کسی نی دیکہا کہ تیرہ پیوند آپکے چادر مین لگی ہوی تہی اور اون مین بعضی چمڑی کی بہی ہتی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے شہر کی امیر تہے جنگل سی لکڑیون کا بوجہہ اوٹہا کر لاتی اوسی طرح بازار مین چلی جاتی اور کہتے ہتی ٭ **طَرِّقُوا لِاَمِیْرِکُمْ** یعنی اپنی امیر کی لئی راہ دو اور ایسے اور اچہون کا حال رہا ٭ **بارہوین خوبی** جماعت ہر عاقل جانتا ہی کہ جماعت مین بڑی بڑی فائدہ ہین از انجملہ ایک یہہ بہی ہی کہ آدمی ایک جگہہ پر جمع ہو کر اپنا دکہہ درد ایک دوسری سی بیان کرین اور امور دینی اور دنیاوی مین ایک دوسرے کے مددگار ہون سو ہماری واسطی حق تعالی نی کئی جماعتین مقرر فرمائین ایک جماعت قرابتی اور ہمسایہ اور محلہ دارون کی پانچ وقت محلہ کی مسجد مین کیونکہ ان لوگون کا حق اورون سی مقدم ہوتا ہی دوسرے جماعت تمام شہر کے مسلمانون کی آٹہوین دن جمعہ کو جامع مسجد مین تیسرے جماعت تمام پرگنہ کی مسلمانون کی ایک برس مین دو بار عید الفطر اور عید الضحی کی دن چوتہی جماعت ساری جہان کی مسلمانون کی مکہ معظمہ مین حج کی دن ٭ **تیرہوین خوبی** عورتون کی لئی پردہ ہونا کہ یہہ بات عقل کی نزدیک بہت ہی خوب ہی سو خاص اسی امت مین ظاہر ہوئی ٭ **چودہوین خوبی** نشی کی چیزون کا حرام ہونا کہ نشکی سبب سی آدمی کی عقل کہ مدار سب امور دین و دنیا کا اسی پر ہی مغلوب ہو جاتی ہی ٭ **پندرہوین خوبی** ترقی دین کی باوجودیکہ فرنگی لوگ لکہہ ہا روپیہ خرچ کرتی ہین اسبات پر کہ لوگ اونکا دین اختیار کرین چنانچہ پادریون کو نوکر رکہتا اور مدرسونکا

تعمیر کرنا اور کتابون کا تقسیم کرنا اسی واسطی ہی اور جو کوئی اونکا دین اختیار کرتا ہی اوس سی نان
ونفقہ کی مروت بہی کرتی ہین پہر باوجود اتنی تردد اور سامان کی کوئی عقلمند اون کی دین مین نہین *
آتا ہی اور اگر کوئی بی عقل اور حوادث زدہ بسبب طمع دنیاوی کی اونکا دین اختیار کرتا ہی تو کوئی
ہزار ہا مین ایک آدہا ہوتا ہی اور دین اسلام باوجودیکہ بسبب نہونے سلطنت اہل اسلام کی اس ملک مین
ضعیف ہوگیا ہی اور اکثر اہل اسلام کہ متقی اور اہل مروت ہین چندان اسباب دنیاوی موجود نہین رکہتے
کہ کسی شخص مشرف باسلام کا روٹی اور پیرایی اور پرورش کرلین اس حال پر بہی بہت سی آدمی اپنی حشمت
دنیاوی کو چہوڑ کر دین اسلام کو اختیار کرنا اور درویشی اور مفلسی مین آنا غنیمت جانتی ہین چنانچہ اس
زمانہ مین چند شہرون مین بہت سی لوگ ایمان لائی ہین از انجملہ جو کہ میری دوست اور آشنا ہین اونکا
ذکر خیر بیان ہوتا ہی اور اون مین سی کئی شخصون نی تو اپنا اسلام ظاہر کردیا ہی اور بہت دیندار
اور نیک اخلاق ہین جنکی نام یہان لکہی جاتی ہین **شیخ عبد الرحیم** المعروف بہ منشی
فدا حسین آگے انکا نام تہا جواہر سنگہ قوم کہتری باہندہ باشندہ پایل بڑی بہادر اور خوش اخلاق
اور روزگار پیشہ ہمارے پایل کی یارون کی مجمع مین سب سی اول انہون نی اپنا اسلام ظاہر کیا
حجاب کی حالت مین واسطی اظہار اسلام کی بہت بیقرار رہتی ایک رات کسی مسجد سی اذان کی آواز کان
مین پڑی اللہ اور رسول کا نام سنکر تمام رات غلبہ محبت مین نیند نہ آئی صبح کی وقت انکا دادا
کہنی لگا رام رام یہہ اوسی بیقراری مین خفا ہوکر بولی کہ اللہ اللہ کہہ پہر گہبرا کر گہر بار کو چہوڑ کر مجنون
کیطرح باہر نکلی ابنالی مین پہنچی کسیکو نہ پایا جنکی پاس مشرف باسلام ظاہری ہون غرض ایک مدت
تک انکا یہہ حال رہا کہ * **شعر** عاشق و دیوانہ و آشفتہ ایم * یار جویان گرد ہر در گشتہ ایم *
آخر کوہ کسولی پر پہنچی وہان جاکر اسلام ظاہر کیا مان اور بیوی اور دو بیٹی اور مال و دولت
اور حویلیان اور تمام آرام کی چیزون کو چہوڑ کر اللہ اور رسول کیطرف ہجرت کرکی آئی * **شعر** *
آنکس کہ ترا شناخت جان راچہ کند * فرزند و عیال و خانمان راچہ کند * دیوانہ کنی ہر دو جہانش
بخشی * دیوانہ تو ہر دو جہان راچہ کند * اب ارادہ رکہتی ہین کہ روزگار کو ترک کرین تاکہ دین
کسی طرح کی خرابیون سی سلامت رہی اللہ تعالی انکی مراد پوری کری * **شیخ عبد الواحد**
چہوٹی بہائی منشی فدا حسین کی بہت صالح اور پارسا ہین انکی مسلمان ہونی کا عجیب قصہ ہی
چہوٹی عمر مین واسطی تحصیل علم کی منشی فدا حسین کے پاس آرہی ہو صنع کوم مین بخدمت

بخدمت بابرکت حضرت مولانا علاء الدین کی سبق شروع کیا اور کفر کی خرابیان اور اسلام کی خوبیان معلوم کین
ایک شب انہین بیقرار ہوی کہ مغرب کی وقت اظہار اسلام کردیا اور کفر کی بیماری سی غسل صحت فرماکر مسلمانون کی
جماعت مین شامل ہوئی انکی مان اور بہت لوگ پایل سی آئی رونی چلانی لگی اونہون نی سوای اللہ اور
رسول کی کسیکی طرف التفات نکی ؎ کوئی لاکہہ بری سہی ہو مجہپر فدا ؛ مین تجہپر فدا ہون مجہی اوس سے کیا
تہانہ دار ہندو تہا کہنی لگا اسکو پکڑکر لیجاؤ انہون نی کہا کبہی نہ جاؤنگا تہانہ دار نی کہا تو کیون مسلمان ہوا
کہنی لگی دوزخ سی ڈرکر غرض ہرچند ہندؤن نی اپنی پہر لیجانی کو زور لگایا انکو کسیکا قول نہ بہایا اب
تحصیل علوم مین مشغول ہین اور منشی فدا حسین انکی خبرگیران ہین **مولوی نعمت اللہ** جوان متقی صاحب
دل طالب العلم بلکہ عالم باعمل اور ناصح خلق خدا اور انکی پند و نصیحت سی بہت مرد اور عورتون کو فیض ہوا اور
ہوتا ہی آگی انکا نام تہا ہرنام داس قوم کہتری اصل باشندہ پایل احوال انکا یہہ ہی کہ جب سن تمیز کو پہنچی حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا شعلہ دل مین بہڑکنی لگا اور دین ہنود کی خرابیان اور دین
اسلام کی خوبیان بخوبی ظاہر ہوگئین وطن مالوفہ سی ہجرت کرکر لودہیانہ مین آکر اسلام ظاہر کیا انکی باپ
اور بہائی اور کئی ہنود پایل سی آئی ان کی باپ نی بہت بیقراری اور رونا چلانا شروع کیا کئی دن تلک
ہنگامہ برپا رہا محکمہ انگریزی تک جانی کی نوبت پہنچی بفضل حقتعالی خیر رہی پہر مین انکو اپنی ساتہہ کوٹلہ
مالیر مین لیگیا پایل کی ہندون نی سرکار پٹیالہ مین اس خاکسار پر نالش کری کہ ہماری لڑکی کو پایل سے
پکڑ لیگیا ہی پٹیالہ سی رئیس کوٹلہ مالیر کی نام خط سفارش کا لائی اور کوٹلہ کی پنچایت نی بہی بہت زور
لگایا اور ایک دفعہ بہت ہندو جمع ہوکر میری مکان سکونت پر بطور بلوہ کی آئی اور بہت کش مکش ہوئی
لیکن بہر حال اللہ کا فضل شامل حال رہا ایک دفعہ انکا باپ بحضور رئیس کوٹلہ مالیر کی اسنی کہنی لگا
کہ بیٹا مین تیرا باپ ہون انہون نی کہا میری باپ تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین رئیس
اس بات سی بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ کسیکا مقدور نہین کہ تجہکو پکڑکر لیجاوی تم چین سی رہو لیکن انکی
والد نابزرگوار نی پیچہا نہ چہوڑا اور مدت تلک گرد رہا آخر ناامید ہوکر چلا گیا اب یہہ مالیر مین رہتی ہین اور
حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب کی خدمت مین تحصیل کرتی اور اوروں کو پڑہاتی ہین اور حضرت سید
الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی جناب مین بزبان حال عرض کرتی ہین کہ ؛ ؎ بلند مرتبہ زان
خاک آستان شدہ ام ؛ غبار کوی توام گر بر آسمان شدہ ام ؛ **شیخ عبد الحق** یار وفادار اور مرد

ہوشیار اور بہت

مدت مسیری رفاقت مین رہی اور میری ساتہہ ہی مشرف باسلام ہوئی آگی انکا نام تہا سدہ سنگہ قوم جاٹ ساکن نروانہ لڑکپن مین میری بڑی بہائی کی پاس نوکر ہوی جب جوان ہوئی دین اسلام کی حقیقت معلوم کری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین آئی اور مدت دراز میری ساتہہ رہی اور بہت سی سفر کئی سنہ بارہ سو بہتر ہجری مین انکو عاقبت کا سفر درپیش آیا حق تعالی غریق رحمت کری اور انکا چہوٹا بہائی بہی مسلمان ہو کر بعد چند روز کی انکی سامنی ہی انتقال کر گیا تہا بعد مرنی کی ایکدن مینی عبدالحق کو خواب مین دیکہا کہ اچہی خوبصورت امرد کی شکل پر ہی مینی پوچہا کہ تمکو کچہہ عذاب قبر تو نہین ہوا کہنی لگی کچہہ تہوڑا سا عذاب ہی مینی تین دفعہ درود شریف پڑہ کر اون پر دم کیا کہنی لگی کہ اب عذاب دور ہوگیا ❊ ف ہر مرض کی دوا درود شریف ❊ دافع ہر بلا درود شریف ❊ شیخ عبدالعزیز المعروف بہ عزیزالدین نیک مرد ہی خوش دل صاحب ہنر ہین مان اور باپ اور بیوی اور بیٹی اور دولت دنیاوی کو چہوڑ کر مسلمان ہوئی آگی انکا نام تہا سائین دتا قوم برہمن سنڈ ساکن پایل انکی ایک عجیب بات ہی کہ جن دنون مین یہہ فقیر اپنا ایمان مخفی رکہتا تہا ایک دفعہ پایل مین قریب دو برس کی اتفاق خانہ نشینی کا ہوا اور کئی شخص برادری وغیرہ کی پردی مین مسلمان تہی اور بعضی اوقات ہندؤن سی کہلی کہلی باتین ہوا کرتین اور بہت لوگون کو ہماری مسلمان ہونی کا ظن تہا اور میری چچا لالہ گنیڈی رای باوجود ہندو ہونی کی ہم لوگون سی محبت رکہتی تہی اور بات کلام مین اور بروقت ایذا رسانی کسی ہنودی کی ہم لوگون کی مدد اور حمایت کرتی ہم نی اونکا نام ابوطالب مقرر کر لیا تہا اور ایک شخص بدمعاش ایک اور یار کا چچا تہا اور وہ اس گروہ کا بڑا دشمن اور ایذا رسان تہا اوسکا لقب ابوجہل ٹہیرایا تہا چنانچہ ایکدن یہی ابوجہل ہماری گہر کی دروازہ پر کہڑا ہوا تہا یہہ صاحب یعنی میان عبدالعزیز کہ قوم کی برہمن اور ہماری پروہت تہی وہان آپہنچی مینی ابوجہل کو سنا کر انسی کہا کہ پروہت مین تو مسلمان ہو چکا ہون تمہاری کیا صلاح ہی کہنی لگی کہ مہاراج جہان ججمان وہان ہی پروہت سبحان اللہ وبحمدہ یہہ لفظ ایسا مبارک ہوا حالانکہ اوسوقت انکو دین اسلام سی کچہہ واقفیت نہتی بعد چند روز کی اللہ نی ایسا سبب کیا کہ گہر بار کو چہوڑ کر مسلمان ہوئی ❊ ف آن راکہ تو رہبری کسش کم نکند ❊ وآن راکہ تو کم کنی کسش رہبر نیست ❊ شیخ خدا بخش اور اونکا نام عبدالرزاق بہی ہی ایام جاہلیت مین بڑی اوباش تہی اسواسطی انکا نام دیلی مشہور تہا اب اللہ تعالی نی انکو اپنی کمند رحمت سی کہینچا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعدارون مین کر دیا آگی انکا نام تہا لچہمن قوم کہتری سنخال باشندہ پایل برادری مین ہماری قریب ہین شیخ عبدالکریم

ف ہندو لوگ ہر قوم ایک قوم کی برہمنون کی اپنی پیر معتقد لیتی ہین اگرچہ اونکی بیاہ سکہنی عزیز ہین جاتی لیکن بیاہ شادی مرنی وغیرہ مین اونکی کام پڑہتی ہی اور یہہ قومون کی نذر نیاز دیتی ہی اور وہ برہمن اس قوم کا پروہت کہلاتی ہین اور یہہ قوم اون برہمنون کی ججمان کہلاتی ہین ۱۲

نوجوان پرہیزگار آگی انکا نام تہا اودہو قوم برہمن کاٹری باشندہ کوٹلہ مالیر لودہیانہ مین اظہار اسلام کیا
انکی مان ملنی کو آئی رونی لگی یہہ صاحب کہنی لگی اگر مجہسی محبت رکہتی ہی تو مسلمان ہو جا پہر اپنی مان
سی پچہلی قصورات معاف کروائی اب علم پڑہتی ہین **شیخ عبدالرحمن** جوان صالح آگی اونکی قوم ہتی +
کہتری ساکن امرتسر وطن سی ہجرت کرکی آگی کو گئی ہتی مدت سی اونکا حال معلوم نہین **شیخ غلام محمد**
پہاڑ کی سردارون مین تہی اور انکی ساتہہ بعضی حرم اور کئی ملازم مسلمان ہوی آگی انکا نام تہا کنور جوالا سنگہ
قوم کٹوچ انکی زیارت اس فقیر کو نصیب نہین ہوئی شوق اور ارادہ ہی رہا کہ اتنی مین انکی انتقال کی خبر پائی
اللہ جل شانہ جنت نصیب کری **شیخ غلام محمد** آگی انکا نام تہا وزیر سنگہ متوطن مالجہ **شیخ غلام قادر**
درویش آگی انکا نام تہا گوربکہہ سنگہ متوطن مالجہ **حاجی نور محمد** بہت سی مال اور دولت چہوڑ کر مسلمان
ہوی آگی انکا نام تہا گردہر مل قوم سراوگی باشندہ ابہا **شیخ عبد اللہ** آگی انکا نام تہا دیوان سنگہ قوم
بنیا **شیخ خدابخش** سراج بہت نیک مرد ہین انکا قوم تہا ڈوگرا کہتری ساکن میرٹہہ اور انکی چہوٹی بہائی مسلمان
ہو کر بعد چند ماہ کی اس دنیا سی کوچ کر گئی غفر اللہ لہ ولاخیہ **شیخ الہی بخش** بہت خوش خلق اور متواضع ہین
آگی انکا نام تہا موہن لعل قوم برہمن گوڑ ساکن بجواڑہ **شیخ محمد** آگی انکا نام تہا للّو سنگہ قوم راجپوت ساکن
الور اور انکی بیوی بہی مسلمان ہوی **شیخ عبد اللہ** شیرین مزاج آگی انکا نام تہا مادہو قوم گوڑ **شیخ**
کمال الدین مرد ہوشیار اور نیک بخت ہین بیوی اور بیٹی اور پوتی اور اسباب اور مکانات کو چہوڑ کر اللہ اور
رسول کیطرف آئی اور انکی کئی دوست پردی مین مسلمان ہین اوس آگی انکا نام تہا منگل سنگہ قوم کہتری باوہ
ساکن کپورتہلہ اور اب ایک عورت کہ قوم کہتری سوڈہی مین سی مسلمان ہوئی تہی انکی نکاح مین آئی الہی بخش
مرد صالح آگی انکا نام تہا راما قوم نجار ساکن بسی **شیخ محمد حسین** اگلا نام موہن قوم سود ساکن پٹیالہ +
خدابخش پوربیہ **عبدالباری** نوجوان قوم برہمن ساکن بہٹانیر + **سلطان محمد**
اور **محمد شیر** دونو بہائی آگی انکا نام تہا سلطان سنگہ اور شیر سنگہ قوم سکہہ ساکن اٹاری + **شیخ**
عبدالقادر خوب سیرت مرغوب صورت صاحب ہمت مہاجر الی اللہ آگی انکا نام تہا ٹہاکر داس قوم کہتری
پوری متوطن جالندہر صاحب ثروت اور روزگار پیشہ ہتی مدت تک پردی مین مسلمان ہی آخر مثل حضرت
بلال رضی اللہ عنہ کی عشق محمدی نی انکی دل مین جوش مارا نوکری کو ترک کیا اور بقول بزرگی کہ + **شعر**
ملک و دنیا کو وہ کیا خاک مین لیکر ڈالی + جو کوی دولت دیدار کا سائل ہوی + مان باپ مکان اسباب
زیور وغیرہ سب کو وطن ہی مین چہوڑا یعنی بسبب بیقراری کی ایسی جلدی کی کہ بعد ترک روزگار کے

وطن

وطن کو بہی لگئی اور سسرال مین جاکر اپنی بیوی کو ساتہہ لیکر روانہ ہوی لودہیانہ مین پہنچکر بیوی سی کہنی لگی
کہ مینی تو اللہ اور رسول کو اختیار کیا ہی اگر تمکو دین اسلام منظور ہی تو عین مراد اور نہین تو اسی گاڑی مین تمکو بہی
کو روانہ کردون اوس نیکبخت وفادار نی کہا کہ مجکو بہی دین اسلام منظور ہی پس وہان سی دونو میان بیوی مالیرکوٹلہ
مین تشریف لائی اور جب یہہ خاکسار بہی مالیرکوٹلہ ہی مین تہا چنانچہ وہان پہنچکر لباس کفر دور کرکی خلعت اسلام سے
مشرف ہوئی اور بڑے دہوم دہام اور شہرت ہوئی چند روز وہان تشریف رکہکر پانی پت مین آئی بعد ایک مہینی
کی شاہجہان آباد مین پہنچکر چند مدت پابند روزگار کی رہی اب بنیت تحصیل علوم روزگار کو ترک کردیا ہی
اور انکی پیچہی انکی اور انکی بیوی کی باپ وغیرہ اقربا جمع ہوکر مالیرکوٹلہ مین آئی اور فریاد اور واویلا بہت
کیا اور وہان سی انکی تلاش مین کول تک پہنچی جب کہین انکا پتا نہ لگا نا امید ہوکر پہرائی جب انکی شاہجہان آباد
مین ہونی کی خبر سنی تو انکی بلپ نی کئی خط انکی نام بہیجی اور اپنا شوق لکہا اور انکو بڑی تمنا سی بلایا کہ
ہم تمکو اپنی قوم مین پہر ملا لینگی چنانچہ میان عبد القادر نی انکو یہہ مضمون لکہہ بہیجا کہ بندہ بخوشی خود بہ
حقیت دین اسلام کی دریافت کرکے مسلمان ہوا اور کسیطرح کی تکلیف مجکو نہین اور اگر ہوگی تو اپنی سعادت
سمجہونگا اب مجہسی اور میری بیوی سی دین ہی پہرنی کی امید ہرگز نرکہی بلکہ آپکی خدمت مین عرض یہہ ہے
کہ اگر اپنی نجات منظور ہی تو دین اسلام اختیار کیجے اور مین اوسی طور آپکا خادم اور فرمان بردار ہون٭
انشاء اللہ تعالی خدمت گذاری مین دریغ نکرونگا لیکن دین کی مقدمہ مین آپکا تابعدار نہین ہون
انتہی مختصراً شعر ای محمد ترا در چہوڑ کدہر جاوی غریب ٭ بادشاہی سی تو بہتر ہی گدائی تیرے ٭٭
شیخ عبد القادر آگی انکا نام تہا موہن لال قوم کہتری متوطن پٹیالہ مرد ہنرمند
کندلہ کش ہین انکی بیوی بہی مسلمان ہوی کمبی کی لوگون کو چہوڑکر پٹیالہ سی ہجرت کرکی شاہجہان آباد
مین آرہی ٭ شیخ محی الدین نوجوان مرد صالح آگی انکا نام تہا ہربخند قوم کہتری گلکڑ بڑی امیر کے
بیٹی ہین متوطن علیگڈہ ضلع پنجاب انکا باپ پنشن دار اور بہای رشتہ دار اور یہہ محرر ہتی اول مدت تک
پردی مین مسلمان رہی آخر خورشید عشق محمدی چہپ نہ سکا بی اختیار اظہار اسلام کردیا انکی بہائی کو
خبر ہوئی آیا اور انکو پکڑکر اپنی مقام پر لیگیا اور ساری رات انکو سمجہاتا رہا اور دین اسلام سی پہرنی کی ترغیب
دیتا رہا اور اوس رات اوسکی گہر مین کہانا بہی نہ پکا اور یہہ صاحب یعنی میان محی الدین ساری رات
بہائی کی سامنے خاموش بیٹہی رہی اور بزبان حال یہہ مضامین دردانگیز ادا کرتی رہی تہی شعر
ترا بر درد من رحمت نیاید ٭ رفیقی من بکی پردرد باید ٭ کہ با او قصہ گویم تا شب و روز ٭٭

دو بیزم را باہم خوشتر بود سوز ✽ ص تندرستان را نباشد درد ریش ✽ جز بہم دردی نگویم درد خویش ص
ناصح از حال دلم ہیچ خبردار نبود ✽ کہ بجای چو من خستہ گرفتار نبود ✽ ص اوٹہہ جا طبیب یہان سی میرا کام ہو چکا
مت کر میری دوا مجہی آرام ہو چکا ✽ ص برو بکار خود ای ناصح این چہ فریاد است ✽ مرا فتاد دل از رہ ترا چہ
افتاد است ✽ اسی حال مین جب رات گذری صبح ہوئی بمضمون اس بیت کی کہ ص رخصت ای زندان جنون
زنجیر در کہڑکاتی ہی ✽ مژدہ خار دشت پہر تلوا میرا کہجلاتی ہی ✽ ناصح مشفق نصیحت اپنی بس کر رکہو ✽
مین اوسی سمجہون ہون دشمن جو مجہی سمجہاتی ہی ✽ بی اختیار وہان سی اوٹہی اور کہا کہ قضای حاجت کی
جاونگا ان کی برادر نامہربان نی ایک محافظ انکی ساتہہ کردیا یہہ شہر سی دور آئی اور اوس محافظ کیطرف
دیکہا اور جانا کہ رو رہین مجہی کہتر ہی تو کئی پتہر زمین سی اوٹہا کر اوس شیطان کو سنگسار کرنا شروع کیا جب
وہ پیچہی کو بہاگا انہون نی اوسکا پیچہا چہوڑا اور اپنا پیچہا چہوڑا کر ایکطرف کو مونہہ کرکی چلنا شروع کیا ص
یہہ دل جو ہاتہہ سی چہوٹی مثل تیر جاتا ہی ✽ اسی ہین قید کردیکہا معہ زنجیر جاتا ہی ✽ تمام دن اور ساری رات
چلی صبح کو ایک مسجد مین کہ قریب کنارہ دریای اباسندہ کی ہی پہنچکر بسبب غلبہ نیند اور ماندگی راہ کی
بیتاب ہوکر تہوڑی مدت آرام کیا وہان سی اوٹہکر دریای اباسندہ سی پار ہوکر ایک درویش بزرگ کی خدمت
مین چند مدت ٹہیری پہر پشور وغیرہ اضلاع کی سیر کری شاہجہان آباد مین تشریف لائی اور قرآن شریف حفظ
کرنا شروع کیا اب چند روز سی پہر وطن کیطرف تشریف لیگئی ہین مصرعہ ہر کجا ہست خدایش بسلامت
دارد ✽ شیخ عبد الرحمن مرد سخی صاف دل بردبار روزگار پیشہ آگی انکا نام بہتا سنگہ متوطن باپل قوم
کہتری سنجابل برادری مین میری بہای ہین مدت تلک چہپی مسلمان رہی لیکن ہندون سی مقابلہ اور تحدت
کی رد مین اچہی اچہی شعر پنجابی زبان مین تصنیف کرتی رہی اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مناقب
تصنیف کرتی اور خوش آوازی سی پڑہا کرتی اور یہہ خاکسار مضمون اس بیت کا انکی خدمت مین عرض کیا کرتا
ص جب کہ ٹہیری عین ایمان حب محبوب خدا ✽ الفت حضرت بہلا پہر کیا چہپایا چاہئی ع سو الحمد للہ والمنۃ
کہ سنہ بارہ سو اکہتر ہجری مین لودہیانہ کی رسالہ کی مسجد مین وقت عصر کی اسلام اپنا ظاہر کیا شیخ
عبد الحق جوان صالح محبوب القلوب پرہیزگار ہنرمند ذہین آگی انکا نام تہا سوہن لعل قوم کہتری سنجابل
ساکن باپل برادری مین میری بہتیجی لگتی ہین ابتدا جوانی مین شرک سی بیزار ہوی ختم المرسلین صلی اللہ علیہ
وسلم کی متابعت اختیار کی مدت تلک یہان مخفی رکہا آخر جذبہ رحمت الہی نی بزبان حال فرمایا کہ ص
تراز کنگرہ عرش میزنند صفیر ✽ ندانمت کہ درین دامگہہ چہ افتاد است ✽ چنانچہ مان اور بہائی بہو

اور بہنون کی محبت سی دل اوٹہا کر وطن سی ہجرت کری اور اللہ اور رسول کیطرف آئی اور لودہیانہ مین بیچ
مسجد رسالہ کی شیخ عبدالرحمن کے ساتہہ کہ انکی بہت قریب ہین وقت عصر کی مشرف باسلام ظاہری ہوئی آگے
روزگار پیشہ تہی اب علم کی تحصیل مین مشغول ہین شیخ عبدالکریم نوجوان صاحب ہمت آگی انکا نام تہانندو لل
متوطن پایل شیخ عبدالرحمن کے چچیری بہائی ہین جب انکو کفر برا اور اسلام اچہا لگا پردی مین مسلمان ہوی ایکدفعہ
سرسری لودہیانہ مین تشریف لائی شیخ عبدالرحمن نے چاہا کہ انکو مسجد مین نماز پڑہاوین انہون نی کہا ابہی میرا
ارادہ اظہار اسلام کا نہین شیخ عبدالرحمن نے کہا کہ مغرب کا وقت ہی کون دیکہیگا نماز تو مسجد مین ادا کرو
جب مسجد مین گئی کسیلنی ہندون سی کہہ دیا کہ ایک شخص آج مسلمان ہوا ہی بعضی ہندو مسجد کی دروازی پر
آکر یہہ حال پوچہنی لگی ایک دوست نے کہا کہ آج کوئی مسلمان نہین ہوا اتنی مین میان عبدالکریم صاحب مسجد
سی باہر آکر فرمانی لگی کہ مین مسلمان ہوا ہون آخر ایک دن ظاہر ہونا تہا سو آج ہی سہی بعد ازان انکا برا بہائی
ملامت اور نصیحت کرنیکو آیا ؎ حضرت ناصح جو آوین دیدہ و دل فرش راہ ✤ کوی مجکو یہہ تو سمجہاوی
کہ سمجہاوینگی کیا ✤ لیکن انہون نی کچہہ خیال نکیا دوسری دفعہ انکا بہائی اور سو سی زیادہ ہندو جمع ہوکر آئی
اور انکو پکڑنی لگی میان محمد حسین خانصاحب کہ بڑی دیندار ہین اکیلی سب ہندون سی مقابل ہوئی اور بہت
دنگہ اور فساد ہوا اول کوتوالی مین پہر حاکم وقت کی آگی گئی میان عبدالکریم نی دونو جگہہ جاکر کہا کہ مین
ہندون کی دین کے قباحتین دیکہکر مسلمان ہوا ہون برہمائی اپنی بیٹی سی قصد جماع کیا فلانی نی یہہ کیا اور
فلانی نی یہہ چنانچہ حاکم وقت نی نچار ہندون پر کہ میان عبدالکریم کا بہائی بہی اونہین مین تہا دو دو مہینی
کی قید یا دس دس روپیہ جرمانہ مقرر کیا عبدالکریم نی اپنی بہائی کی سفارش کرکی آدہا جرمانہ معاف کروایا اور
آدہا اپنی پاس سی دیکر اوسکو قید سی چہڑایا شیخ عبداللہ نوجوان سہارنپور مین مسلمان ہوئی آگی
انکا قوم تہا بنیا مان اور باپ اور بیوی کو چہوڑ کر مسلمان ہوئی ✤ ؎ دلارامی کہ داری دل درو بند ✤
دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند ✤ خدا بخش پوربیہ سہارنپور کی جامع مسجد مین جمعہ کی دن عین وعظ مین آکر
مسلمان ہوئی چونکہ تلقین اسلام مقدم تہا اسواسطی ایک لحظہ کی لئی وعظ و پند کو بند کیا گیا اور انکو اسلام
تلقین کیا گیا بیوی اور کنبی کی لوگون کو چہوڑ کر اللہ اور رسول کی طرف آئی ہین شیخ احمد نیک مرد روزگار
پیشہ ساکن موضع مجہرا خدا بخش مرد صالح متواضع مہمان نواز ساکن تہانیسر شیخ محمدی معہ بیوی
اور ایک بیٹی کی مسلمان ہوی اور ایک بیٹا بعد اظہار اسلام کی ہوا پہلی کا نام ہی حافظ کریم بخش دوسری کا
حافظ الہی بخش دونو صاحب حافظ قران جوان صالح متبع سنت نیت بخیر اور تجارت پیشہ ہین نام پہلا شیخ محمد

کالنگارام اور حافظ کریم بخش کا فیرا قوم بنیا متوطن سوارہ عبد اللہ جوان صالح باپ اور بیوی کو چھوڑ کر
مسلمان ہوے پہلا نام خیراتی قوم گڈریا ساکن مہیسہ عبد الحق چپراسی عبد اللہ موذن آگی انکا نام
تہا دولت عبد اللہ رفیق مولانا اکرام اللہ صاحب پانی پتی کی عبد اللہ نوجوان خدا بخش
مرد مسکین مسجد نشین طالب علم ساکن ضلع بروٹ محمد دین جوان متقی کم گو طالب علم مولوی نعمت اللہ کی
شاگردون مین مین اور اسوقت میری رفاقت مین ہین آگی انکا نام تہا کاہنا قوم سکہہ عبد الرحمن جوان صالح
صاف دل بردبار خندہ لب آگے انکا نام تہا ہرکرن قوم برہمن تگا ساکن پرچہیت گڈہ بیوی اور اولاد اور تمام قوم
کو چہوڑکر مسلمان ہوئی عبد النور موذن مرد نیک اور انکا بیٹا عبد الکریم دونو مسلمان ہوی متوطن ضلع
لاڈوہ شیخ عبد الرحمن ساکن میرہٹہ قوم کایت عبد اللہ ساکن میرہٹہ رحمن بخش ساکن
کشن گڈہ مولوی شیخ عبد الرحمن آگے انکا نام تہا بہیمی نراین قوم کایت متوطن شاہ جہان اباد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال اور دین اسلام کی حقیت اور کفر کا بطلان معلوم کرکی یکلخت مشرف
باسلام ظاہر ہوی اور قرآن مجید حفظ کیا اور علم فقہ اور حدیث اور تفسیر حاصل کیا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ اور بعضی شخص ایسی ہین کہ دلسی بصدق تمام ایمان لائی ہین
لیکن ابتلک ظاہر مسلمان نہین ہوی اور اکثر ان مین ایسی خوش اعتقاد اور راسخ نہاد ہین کہ کیا اونکی خوبی
کو بیان کرون حق تعالی اپنی فضل سی اونکا کہیوا پار کری اور اسلام ظاہری نصیب کری چنانچہ اونکی نام
قدیمی بسبب اخفای کی مینی یہان نہین لکہی مگر نام اسلام کی جو اونکی مقرر ہوگئی ہین یہان لکہتا ہون
عبد اللہ کہتری انکی بیوی بہی ایمان لائی اور دو تو حجاب کی حالت مین فوت ہولی کہبی ایسا ہوتا کہ میان
عبد اللہ کبہی مہینی پہلی رمضان شریف سی ونکا کہانا چہوڑ دیتی تاکہ اس پردی مین رمضان کی روزہ رکہی
جاوین علی محمد کہتری اگرچہ حجاب مین رہی لیکن جب کوئی شخص دین اسلام کی مذمت کرتا اوسکو جواب خوب
دیتی اوسی حال مین اونکا انتقال ہوا اور کئی بار مجکو خواب مین نظر آئی ایکدفعہ مینی پوچہا کہ اللہ نی تمسی کیا
معاملہ کیا کچہہ عذاب تو نہین ہوا بولی کہ کچہہ عذاب نہین ہوا مینی کہا کہ تم تو بڑی شریر تہی کہنی لگی کہ اللہ
تعالی نی بخشدیا عبد الستار کہتری خوب سیرت نیک صورت نیز طبع مرد قابل ہین امیر علی کہتری
مرد قابل خوش اخلاق اور انکی چہوٹی بہائی نام اونکا محمد اور امیر علی کی بیوی بہی مسلمان ہی اور انکو واسطی
اظہار اسلام کی تاکید کیا کرتی ہی اور انکی ایک دوست پردی مین مسلمان تہی فوت ہوگئی اونکو مینی نہین دیکہا
لیکن سنا ہے کہ عجیب ادب سے تہی عبد الغفار کہتری عبد الوہاب برہمن محمد اسحٰق کہتری شیخ احمد

برہمن انکی بیوی بہی پردی مین ایمان داری اور ایک دفعہ شیخ احمد نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین
دیکہا ہی عبد السلام فقیر نربلا نجات اللہ کہتری رحمۃ اللہ کہتری عبد الکریم سود
عبد الرحیم بنیا صبغۃ اللہ کہتری عبد الرحمن کلال محمد عثمان کہتری اور انکا ایک چہوٹا بہائی
غلام قادر کہتری ضیاء الدین بنیا محمد عمر کہتری عبد الغفور بنیا یہہ چہیون جب
بڑی امیرزادی ہین عبد العزیز جاٹ احمد صدیق جاٹ عبد الکریم کہتری عبد العزیز
کہتری اور انکی کئی دوست جنکی نام اب یاد نہین ہین عبد اللہ کہتری قربان حسن کہتری
عبد اللطیف کہتری اور انکی ایک دوست تہے جو حجاب کی حالت مین دنیا سی گذر گئی نثار احمد
اور کئی یار انکی عبد اللہ سراوگی جنکا ذکر پہلی باب کی چہٹی فصل مین ہی عبد العزیز کہتری درویش محمد
برہمن شہاب الدین کہتری عبد الحمید کہتری محمد صدیق برہمن اور سوای انکی
بعضون کی نام مجہکو اسوقت یاد نہین ہین حق سبحانہ وتعالی ان سبکو دنیا اور عاقبت مین خوش رکہی اور
تمام مسلمانون مردون اور عورتون کو ایمان کی ساتہہ جہان سی اوٹہاوی اور عذاب سی بچاوی اور اسیطرح
اور کافرون کو ہدایت کری اور ہمکو ابدا لآباد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین رکہی اور مدینہ
منورہ مین موت نصیب کری سے نکل جاوے دم تیری قدمون کی نیچی ✤ یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہی
اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَہٗ وَیُکَافِیْٔ مَزِیْدَ
کَرَمِہٖ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مَحْبُوْبِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَخْرِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ ہَادِی الْمُضِلِّیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَالتَّابِعِیْنَ
لَہُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمٰتِ الْاَحْیَاءِ
مِنْہُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞ اب مسلمانون کی خدمت مین
عرض یہہ ہی کہ مصنف اور کاتب اور مہتمم مطبع اور پڑہنی اور سننی والی بلکہ تمام مومنین اور مومنات کی
حق مین دعای سلامتی ایمان اور عافیت دنیا اور آخرت کی کرین خوش بگو عاشقانہ بگو مخلصانہ بگو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۞

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1 بیخ سلیم نے کتہا کہانی راکہا نام سلونی — دیکہو یہہ پنڈت کی باتین ساری گریا کہوی — کہو یہہ کون دہرم ہی
2 دروپتی رانی مہا بہوانی ارجن جنکی ناری — پانچون پانڈی اوسکو بہوگین اپنی اپنی باری — کہو یہہ کون دہرم ہی
3 سب دیوون مین بڑے مہادیو جٹا سی نکلی گنگا — سب پوجین انکی مورت پوجین انکا لنگا — کہو یہہ کون دہرم ہی
4 تالناب اوپر پانچ ڈالین اور جلین جو دادین — سب مردون مل ڈنڈوت کرین تب ہی بہگین جو داین — کہو یہہ کون دہرم ہی
5 کورا ماتا بڈی بدہ تا اون ہنک ایسی کرین — پان پہول اور سبہی پوجا پاپہک مین انکی بہرین — کہو یہہ کون دہرم ہی
6 جگی جگ نارائین جک کے شامی سب کے انتر گیانی — ناری جنکی اودہل گئی کچہو نیک سدہ نہین جانی — کہو یہہ کون دہرم ہی
7 بکنشت سبہا کے سرجن ہری من سب کے انتر گیانی — جیو جنت کیری پسو کی سدہ راکہین سکہ بسرانی — کہو یہہ کون دہرم ہی
8 جو ہر انتر گیانی ہوتی سیتا سدہ کیون نہین راکہی — ہٹیک ہٹکا نا کہین بجا جب لوگن مین بہا کہی — کہو یہہ کون دہرم ہی
9 ہنومان سی کہا رام نی کہین ہیرو تم جاؤ — سیتا گہر سی نکس گئی ہی نیک سدہ لی آؤ — کہو یہہ کون دہرم ہی
10 ہنومان ہو یرا دیا لا سیتا راون ہر لے گئے — مہا جدہ کر راون سیتی سیتا او لٹی پہر لی — کہو یہہ کون دہرم ہی
11 سیتا من اوربہار اون چینٹ نہ رام سی راکہی — راون کی مورت ہوا کرنٹ واہی کو جہانکی — کہو یہہ کون دہرم ہی
12 پاپ چہپائی نا چہپین انت کو بات او کہاری — رام کان مین بہنک پڑی جب سیتا گہر سی کاڑہی — کہو یہہ کون دہرم ہی
13 جو سیتا ستونتی ہوتی تو کیون پہر ایسا کینا — پاپ اودی ہوی سیتا کی جب رام دیو تا دینا — کہو یہہ کون دہرم ہی
14 جو سیتا ستونتی ہوتی تو کا ہیکو راون ہرتا — ستونتی سراپی پربت جل گئی سیتا سراپی راون — کہو یہہ کون دہرم ہی
15 کشن مراری ات بل کاری ہت جنکی گاوین — پرناری پر گردہاری اور جہی وہ چہین کے کہاوین — کہو یہہ کون دہرم ہی
برج کی ناری سکہی پیارے نت اوٹہہ جمنا نہاوین — جنکی بستر ہرنی مو در برجہہ اور برجہہ جاوین — کہو یہہ کون دہرم ہی

اور جہی یعنی کشن او جہی ۱۲ قولہ برج نام ملک ضلع متہرا بندرابن ۱۲ قولہ بستر گری قولہ برن چہین لین قولہ دمو در خطاب کشن قولہ برجہہ درخت ۱۲

ناریجاری پہرین اوکہاڑی جلمین گات کو پوری	کہین اینت کرونت کا نہا گوہ مرتو یسی چہوری	کہو یہہ کون دھرم ہے
کہامراری ہوی اوگہاڑی جل سی نکس تم او	گات اوگہارا دیکہون تہارا تب ہون نستارا او	کہو یہہ کون دھرم ہے
ناہی اوپرنکہٹ پہرین اور سب مل ہرگن گاوین	آپ ناچین اوراوسی نچاوین ایسا راس کراوین	کہو یہہ کون دھرم ہے
ار سندر سندر بنی گوپی رادہ ستی کبجا ناری	بہری سبہا مین ناچت ڈولین بہاوتتا وت سیاری	کہو یہہ کون دھرم ہے
راس کراوین سب مل گہورین باپولالا کاکا	ایک ندی مین سبکی کرچی نیک اتر نہین پاکہا	کہو یہہ کون دھرم ہے
پرکہاؤ نکی بار بچاوین جسمین ہدوی ٹہانتی ہو	جوناری نچانی پدوی تہائی تواہی نچانہین جاتی ہو	کہو یہہ کون دھرم ہے
پہلی پوجین سیس نواوین سب مل آرتی گاوین	پیچہی گہورین اور ستاوین سب دھرم کہلاوین	کہو یہہ کون دھرم ہے
کشن مراری جای دوارکا ایسا اندر مچایا	جادو بنس مین دوبت ڈالکی آپسمین جہج کروایا	کہو یہہ کون دھرم ہے
اری ہتیلی مین جہپی مراری کہاج بہو جہہ بی	ایک اہیری تیر جو مارا پران مکت ہووت	کہو یہہ کون دھرم ہے
پل بہدرجی بی گوپین کو دوارکا سیتی بہاگے	سب گوپین گیلی مین اونہہ پہل لوتنی لاگے	کہو یہہ کون دھرم ہے
گوونہیل لئی رادہی کبجاکو لئی رکمن پیاری	کائی سکہی کا ست نرا کہا دہرم ہشت کری ساری	کہو یہہ کون دھرم ہے
ترلوکی کے ناتہہ کی ناری جنکی یہہ گت ہووی	بوڈہی اونکی پوجن ہاری اونکی کیا پت ہووے	کہو یہہ کون دھرم ہے
گنگا جاوین اور نہاوین گنڈہی اوسمین ہووین	جو گنگا مین گرلاڈالین اوسی نار استی ہووین	کہو یہہ کون دھرم ہے
گانڈ جہنون کی اوتم ہیری نہنہہ ندہم کرینا	موہنہ جہونگا گاند مسی ہم دہر کہ اسیونکا جینا	کہو یہہ کون دھرم ہے
دالی دہ مین کودی مرارکے ناگہہ ناتہہ سی بہی	ناگ ایک پہونکار جو ماری جہلس کالی ہوگئی	کہو یہہ کون دھرم ہے
کہی شیخ سلیم سنو بہائی ساد موموا چرج یہہ آوے	ترلوکی کی ناتہہ کا رنگ کیا ناگ کی پہونکی سی بہاوے	کہو یہہ کون دھرم ہے
بان کو پوجین تاپ کولادین کرنت مین جاتو	پہرواکی جام کی پہنین پہنیا مہاکرت مین پاپو	کہو یہہ کون دھرم ہے
جیتی پوجان ہوئی نہ جہو مین دور دور سب بہاجین	ڈسیڈ چماردن ہاتہہ کہچاوین ٹیکادہاری جین	کہو یہہ کون دھرم ہے
مسلمان جوگئو ناسی تو ہنیا جان کہناوین	گئوہنتیا تواپ کرین جوگئو چماردن لوٹ جاوین	کہو یہہ کون دھرم ہے
ہاڈ ماس سب دوودہ نکالین سب ہمین مل کہاوین	دیکہو یہہ پنڈت کی بتیاں بس دیکہہ گہنیاوین	کہو یہہ کون دھرم ہے
گوموت کو مکہہ مین ڈالین جنتہا تکنہہ لگاوین	جوگئو پانی مین مکہہ بورتی تو جہوٹا کبہی نکہاوین	کہو یہہ کون دھرم ہے
گانڈ گئو کی اوتم نہائی موہنہ ندہم کرینا	چاتر موسو مین پانی پہٹ ہندو کا جینا	کہو یہہ کون دھرم ہے
تہنڈتی ناری رام سنواری جل جمنا پرجاوے	جوبن ماتی کہویکی گاتی مردون بیچ نہاوین	کہو یہہ کون دھرم ہے
بہمن آگی بیت اوکہاری ٹیکا بندی لاوین	روپ سروپ انوپ بناکی جہنٹ جوبن دکہلاوین	کہو یہہ کون دھرم ہے
کہی شیخ سلیم سنو بہائی ساد موموا چرج یہہ آوی	پورکہہ او نہون کے منت کے کہنچی اوکو لاج نہ آوی	کہو یہہ کون دھرم ہے

راجہ اندر سنہری بسی بیکنٹہ تہمارا	گوتم رکہہ کی تی چہتاری پاپی بہلین فرار	کہو یہہ کون دہرم ہے
لاج کلاج کہو یہہ گوبنت دان کہلاوے	اوتکی اوہی کولی کہوری گی ٹی جوبن رس لیجاوے	کہو یہہ کون دہرم ہے
داتا بانٹی دکہیا چہالی پہیا کوی اٹاوی لی لوڑی	منکہ جنم کا یہہ پہل ہے کوئی کا ہوسی توڑتی	کہو یہہ کون دہرم ہے
یہہ پہالک جہیتا رکہ رس بہینا ہندون جب اوی	نرناری کا بالک بوڑہا سب کے پیت ڈگ جاوے	کہو یہہ کون دہرم ہے
پیٹہر گوبر کہولین ڈالین اٹپین دہوم مچاوین	نرناری سب ناچن لاگین ایسو پہاگ رچاوین	کہو یہہ کون دہرم ہے
موہنہ پر آوی سو تکین بکاوین لاج کا موہی گرین	لسی گلال ہاتہن مین ڈولین نرناری کی مکہہ پر ملین	کہو یہہ کون دہرم ہے
کاموکی ناری گوئی رنگ ڈالی کوئی کولی بہر لیوی	پورکہہ کہڑا تماشا دیکہی نیک اور نہین دیوی	کہو یہہ کون دہرم ہے
بکین بکاوین مولی گاوین کتو دین اور ستاوین	بہڑوا بہڑوا کہین کہاوین نرناری پر دہوم مچاوین	کہو یہہ کون دہرم ہے
جہانہہ اوکہارین لنگ کہلاڑین دہ ستنا کہلاوین	نرناری مین پہرن اور کہاڑی نیک نہین لجاوین	کہو یہہ کون دہرم ہے
مات پتا کی کہوپری اپنی ہاتہہ سی گوٹ چہیت جلاوین	لی کا نور گنگا کو جاوین ایسو تیرت نہاوین	کہو یہہ کون دہرم ہے
سورکا کلا پور جنکی کانت اوٹہہ نرکہہ جو کہاوین	انسی جنکی مات پتا سو مکت کہان سی پاوین	کہو یہہ کون دہرم ہے
مسلمانونکو نام دہرن اور ہاڈ ماس ہی کہاوین	یہہ ہند در جہوٹ کہاوین نیک نہین لجاوین	کہو یہہ کون دہرم ہے
سیکہہ سکہہ پنڈت ہو بیٹہین پہر آپ ہی پاپ کماوین	اورونکو اپدیس بتاوین آپ نرک مین جاوین	کہو یہہ کون دہرم ہے
ہاتہہ سی اپنی پتہر لاوین جسکا دیو بناوین	جہاک جہک اوسکو سیس نواوین اولٹا گیان بتاوین	کہو یہہ کون دہرم ہے
گیارس ہائی ربہی اور ماوس چودس پونو نہاوین	گہی شکر کا شیرا کرکی پہلا بہرکر کی کہاوین	کہو یہہ کون دہرم ہے
لیپ پوت کی چوکا دہوین بہت کرین ستہرائی	اوڑ مکہی بہوجن پر بیٹہی جہوٹ کہان تیرائی	کہو یہہ کون دہرم ہے
نودرگا کا برت کرین اور دسوان ہوم رچاوین	جیتا بکرا گردن مارین ایسو پاپ کماوین	کہو یہہ کون دہرم ہے
کیڑی اوپر چاکرین اور جیتا منش جلاوین	ناہ جلی تو مار جلاوین ایسا ست کرواوین	کہو یہہ کون دہرم ہے
متی کی گنگور بناوین ندی اوپر لیجاوین	بہن بہاجی اوسکی آگی ستی مین نچواوین	کہو یہہ کون دہرم ہے
رامائن بہاگوت مین دیکہی سومین سار رتی کالی	گہی شیخ سلیم سنو بہائی سادہ موتی نہین بنائی	کہو یہہ کون دہرم ہے

تقریظ تصنیف واقف اسرار خفی وجلی مولوی محمد حسین بنی متخلص بہ فقیہ

شکری مولا تیری انعام کا	ہر جگہہ چمکایا نور اسلام کا	گر تجلیگاہ اپنا دل میرا	سرسبز ہو جائی یہہ آب و گل مرا
یا میری الله الفت اپنی دی	مجہکو تو خالص محبت اپنی دی	بہول سن دنیا کی سب ڈہن جاے دل	تیری نور عشق سی بہن جاے دل
کیا بڑی نعمت ملی مولی کا شکر	کیونکہ ہو اس نعمت عظمی کا شکر	جسکو مرسل ہو انس و جن کیا	اوس سی لاکہوں کی بہین ہو گیا
جہنڈا برق جمال مصطفی	خرمن کفار کر ڈالے فنا	واہ آب خنجر خیر البشر	شرک کی آتش بجہائی سرسبز

یا خدا اوس ذات پر ہر صبح و شام | اس فقیر خستہ سے لاکھون سلام

امابعد عرض بندۂ بی توقیر محمد حسین فقیر خلف شیخ محمد اسمعیل سلمہ اللہ الجلیل ساکن بنت ہداہ اللہ وسکنتہا الی السنة خدمت برادران دین اور مومنین صداقت آئین مین یہہ ہی کہ جبذا التحفہ قند مکرر و خوشا ہدیہ نبات توحید خالق اکبر یعنے خالق اکبر یعنی کتاب بی مثل و مانند تحفة الہند مطبع ہاشمی میرٹھہ مین مکرر طبع ہوئی اور تلخی کفر و بدعت دفع ہوئی

اشعار

جاہلیت سی غلام کفر ہین | جاہی اس قند سی ہر یک مرور
اور نبات فعل سنت کا مزا | یعنی تلخکام
اور غفلت سے پئی نام و نمود | ذائقہ تبدیل کر ڈالی ضرور
یہہ عسل تو ہی عسل بی خوش مذاق | جو عمل مین لائی ہین رسم ہنود
گرچہ کڑوا جانی کوئی بی نفاق | یعنی جو جو تلخکام کفر ہین
چکھین شیرینی وحدت کا مزا | مصنف اسکی مولینا

حقایق آگاہ مولوی محمد عبید اللہ سلمہ اللہ ہین اشعار پاک صورت نیک سیرت بی مثل

عالم دین صاحب علم و عمل | ہیر یا حاجی بیت اللہ ہین
زایر بیت رسول اللہ ہین | انکا حرفہ وعظ اور تذکیر ہی
وعظ مین انکی بہت تاثیر ہی | جب زبان پر ہو وہی جو دلمین ہو
کیون اثر انکا نہ ہر محفل مین ہو | کیون نہو آخر گلستانکی ہوا

لائی ہی اوہی خوش راحت فزا اور باعث طبع مکرر کی محبت با وقار نیکو کار نیک کردار خلیق عجیب و نادر منشی محمد عبد القادر سلمہ اللہ اکبر ہین اشعار

جو نہ دیکھا جوان صالح ہو | تو کوئی آنکر انہیں دیکھو
مہربان روی مہربانی خوی | بس ظریف اور مشفق دلجوی
جی سی ہین مومنون کی خیر رسان | سر سر انکی سعی ہو مشکور
تیری رحمت سی یا خدای غفور | دی خدا انکو خوبی دو جہان

اور اہتمام اسکی طبع کا مطبع زیب مطابع مرغوب طبائع ہاشمی مین ہوا جو کہ منسوب باسم حبیب لبیب ذی فضل وسیع اخلاق گستر دیندار خفی و جلی مولوی محمد ہاشم علی مہتمم مطبع ہاشمی ہی شعر

وجاہت انکی دیکھی ہی خبر اہل دین ایسے | جوانی مین نہ دیکھی صلاحیت کہین ایسے

اور زیادہ حسن خوبی اس کتاب کی کیون نہو کہ قلم مرصع رقم جواہر نگار جادو طراز منشی محمد ممتاز سی مزین بکتابت ہوئی سبحان اللہ کیا خوشنویس مثل خوش اخلاق ہی کی اور مرد صالح و حلیم الطبع ہین اور مرصع نگاری انکی کب ایسی ہی کہ اس سیاہی سی کاغذ پر لکھا کرین بلکہ یون سزاوار ہی کہ آب زر سی زبرجد اور زمرد پر تحریر فرمایا کرین شعر

با آب زر اگر لکھا کرین لوح زبرجد پر | تو زیبا ہی نہین ہی بلکہ الواح زمرد پر

والحمد للہ علی ختم الکتاب ❊ مادہ تاریخ عربیہ ❊ ھی بشری للمتقین بطبعہا قطعہ تاریخ فارسیہ

برختم کتاب تحفة الہند | گویم ہزار شکر غفار
گفتم سر لات و وُدّ بریدہ | دیدم کہ برای سال طبعش
میکرد فقیر فکر بسیار | شد طبع کتاب رد کفار

قطعہ تاریخ ہندیہ

جب مطبع ہاشمے مین از بس ✝ مرغوب چہپی یہہ تحفۃ الہند
نکلی دل فکر سے یہہ تاریخ کیا خوب چہپی یہہ تحفۃ الہند

۱۲ ۷۷

الہی ہکی مصنف اور باعث طبع اور مہتمم اور جملہ شائقین ناظرین اور سب مومنین کا خاتمہ بالخیر ہو اور سب بزرگوان کی طفیل اس فقیر کو بہی نصیب جنت کی سیر ہو وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

قصیدہ خاتمۃ الطبع از مہتمم مطبع ہاشمی

ای ہاشم کرو اوشکر اوس خدا کا — پیغمبر جسنی بہیجا مصطفی سا
اور اوسنی راہ ہر یک کو بتائی — جہان سی کفر بطلان کو مٹایا
ہوئی جب اوسکی پیدایش کی شہرت — گری بت کانپ اوٹہا ایوان کسرا
کیا امت کی میری ساری عالم — ہین اسرائیل کی نبیون کی ہمتا
مین لاکہون وہ لکہون کس کس کا احوال — ہوی اور اب بہی ہین موجود ہر جا
ہین ایک صاحب عبید اللہ نامی — کہ جنکا ہند مین ہر جا ہی چرچا
فضیلت مین وہ یکتا ہیں زمانہ — شریعت مین بہی کہتا ہی اونکا
لکہا ہی ایک رسالہ تحفۃ الہند — کہ جس سی کہل گیا بطلان سارا
تہا پہلی اوسکو تحسین نی کیا طبع — ہوا خوبی سی وہ مطبوع دل کا
ہوا وہ تحفہ چہپ کر ایسا تقسیم — کہ طالب کو پتا اوس کا نپایا
تو پہر منشی عبد القادر آئی — اور آکر پہر کیا مذکور اوس کا
کہا سنکر اوسی مینی بہی دل مین — سر نو پہر یہہ چہپ جای تو اچہا
لیا از منشی موصوف سے کل — اور اپنی ہاشمی مطبع مین چہپایا
بصد کوشش خط نزہت رقم سے — ہوا سر سبز یہہ باغ تمنا
ہوئی جب مجکو فکر سال تاریخ — اور اوسکی مادہ کو دلمین سوچا
تو ہاتف نی کہا ناگہہ سر بحث — بہرا تحفۃ الہند اب چہپایا

مادہ تاریخ

ز ممتاز علی کاتب شال میخوان
رقمہائے نزہت رقم ہمبئی

